1078

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ21۔مارچ2014

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اورنعت رسول مقبولﷺ

سوالات

(محکمہ منصوبہ بندی وترقیات)

نشان زدہ سوالات اوراُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

قبل از بجٹ بحث

1080

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا ساتواں اجلاس

جمعتہ المبارک،21۔مارچ2014

(یوم الجمع،19۔ جمادی الاوّل1435ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10بج کر14منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

أَمَّنْ جَعَلَ الْأَرْضَ قَرَارًا وَجَعَلَ خِلَالَهَا

ءَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٦١﴾ أَمَّن يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ

إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ۗ ءَإِلَٰهٌ مَّعَ

اللَّهِ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ﴿٦٢﴾ أَمَّن يَهْدِيكُمْ فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَ

مَن يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۗ ءَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ ۚ

تَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٦٣﴾

سورة النّمل آيات 61 تا 63

بھلا کس نے زمین کو قرار گاہ بنایا اور اس کے بیچ نہریں بنائیں اور اس کے لئے پہاڑ بنائے اور (کس نے) دو دریاؤں کے بیچ اوٹ بنائی (یہ سب کچھ اللہ نے بنایا) تو کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ (ہرگز نہیں) بلکہ ان میں اکثر دانش نہیں رکھتے (61) بھلا کون بیقرار کی التجا قبول کرتا ہے۔ جب وہ اس سے دعا کرتا ہے اور (کون اس کی) تکلیف کو دور کرتا ہے اور (کون) تم کو زمین میں (اگلوں کا) جانشین بناتا ہے (یہ سب کچھ اللہ کرتا ہے) تو کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے (ہرگز نہیں مگر) تم بہت کم غور کرتے ہو (62) بھلا کون تم کو جنگل اور دریا کے اندھیروں میں رستہ بناتا ہے اور (کون) ہواؤں کو اپنی رحمت کے آگے خوشخبری بنا کر بھیجتا ہے (یہ سب کچھ اللہ کرتا ہے) تو کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ (ہرگز نہیں)۔ یہ لوگ جو شرک کرتے ہیں اللہ (کی شان) اس سے بلند ہے (63)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

یہ ناز یہ انداز ہمارے نہیں ہوتے
جھولی میں اگر ٹکڑے تمھارے نہیں ہوتے
ہم جیسے نکموں کو گلے کون لگاتا
سرکار اگر آپ ہمارے نہیں ہوتے
ملتی نہ اگر بھیک حضور آپ کے در سے
اس ٹھاٹھ سے منگتوں کے گزارے نہیں ہوتے
بے دام ہی بک جایئے بازار نبی میں
اس شان کے سودے میں خسارے نہیں ہوتے

سوالات

(محکمہ منصوبہ بندی وترقیات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے آج کے ایجنڈے پر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی طرف ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال پیر کاشف علی چشتی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر مراد راس صاحب کا ہے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! .On his behalf (معزز ممبر نے ڈاکٹر مراد راس کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سوال نمبر بولئے گا۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 672 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: پی پی۔152 میں ترقیاتی منصوبوں کی منظوری ودیگر تفصیلات

*672: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔152 لاہور میں صحت اور تعلیم کے کون کون سے منصوبہ جات کی منظوری دی، علیٰحدہ علیٰحدہ سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان میں سے کتنے ایسے منصوبے ہیں جو بروقت مکمل نہ ہو سکے، اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ج) یہ منصوبہ جات کب شروع کئے گئے اور ان کی مدت تکمیل کیا تھی؟

(د) ان کو بروقت مکمل نہ کرنے والے افسران کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی اگر نہیں تو کیوں؟

(ہ) یہ منصوبہ جات کب تک مکمل کر لئے جائیں گے، تاریخ وسال سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی وترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال):
(الف)

شعبہ صحت: محکمہ پی اینڈ ڈی قواعد وضوابط کے مطابق ان ترقیاتی منصوبہ جات کی منظوری دیتا ہے جن کی مالیت 200 ملین روپے یا اس سے زیادہ ہو۔ محکمہ ہذا نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔152 میں صحت کے ان دو منصوبہ جات کی منظوری دی۔

1. Establishment of Pediatric Hospital / Institute, Lahore
2. Female / male Internees Hospital in Children Hospital Lahore .

منصوبہ جات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

شعبہ تعلیم: محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔152 میں تعلیم کے شعبہ میں صرف گورنمنٹ کالج فار وومن گوالمنڈی کی منظوری دی جو کہ بروقت مالی سال 13۔2012 میں مکمل ہو گیا ہے۔

(ب) شعبہ صحت: متعلقہ نہیں ہے۔
شعبہ تعلیم: لاگو نہیں ہوتا۔

(ج) شعبہ صحت: یہ منصوبہ جات 14۔2013 میں مکمل ہو جائیں گے۔ منصوبہ جات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
شعبہ تعلیم: لاگو نہیں ہوتا۔

(د) شعبہ صحت: متعلقہ نہیں ہے۔
شعبہ تعلیم: لاگو نہیں ہوتا۔

(ہ) شعبہ صحت: فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
شعبہ تعلیم: لاگو نہیں ہوتا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جتنے بھی سوالات کئے گئے ہیں محکمہ پی اینڈ نے ان کا جواب یہ بھیجا ہے کہ یہ ہمارے متعلقہ نہیں ہیں لیکن میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ پنجاب گورنمنٹ کے rules-1974 کے amended rules 2011 ہیں اور اس میں rule-39 کے sub-rule-4 کے مطابق کسی ادارے کو اگر غلطی سے کوئی سوالات چلے جاتے ہیں

تو وہ ادارہ duty bound ہوتا ہے کہ وہ سوالات متعلقہ ادارے کو ٹرانسفر کر دے۔ آپ پی اینڈ ڈی کی seriousness کو دیکھیں کہ اگر غلطی سے اس کے پاس اسمبلی کے یہ سوالات چلے گئے ہیں تو اس نے ان rules کے تحت اپنی ذمہ داری پوری نہیں کی ہے تو میری یہ درخواست ہو گی کہ یہ ensure کیا جائے کیونکہ آپ ہی کہتے ہیں کہ جتنی بھی اسمبلی کی proceedings ہوں وہ rules کے تحت ہونی چاہئیں تو ان اداروں کو بھی rules کے تحت چلنا چاہئے۔ آپ کہتے ہیں تو میں یہ sub-rule-4 پڑھ دیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بالکل مجھے اس کا پتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! فرمائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! اس میں request یہ ہے کہ معزز ممبر نے جس طرح point out کیا ہے لیکن اس میں جو specific issue تھا یہ کسی اور دیگر محکمے کے حوالے سے نہیں تھا یہ صرف اور صرف محکمہ پی اینڈ ڈی کے حوالے سے تھا۔ اگر کسی محکمے کے حوالے سے ہوتا تو ہم اسے refer کر دیتے کیونکہ باقی سوالات بھی ہم نے refer کئے ہیں۔ یہ ان کا point valid ہے لیکن انہوں نے شاید اس میں سوال غور سے نہیں پڑھا۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں پڑھ دیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پڑھ دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! سوال یہ ہے کہ محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔152 لاہور میں صحت اور تعلیم کے کون کون سے منصوبہ جات کی منظوری دی، علیحدہ علیحدہ سال وار تفصیل سے آگاہ کیا جائے، اس میں محکمہ پی اینڈ ڈی نے دو منصوبوں کی منظوری دی تھی۔ اس میں جو منصوبے صحت اور تعلیم کے حوالے سے ہیں ان کی تفصیل لکھ دی گئی ہے، یہ منصوبے بروقت مکمل ہو گئے تھے اور اس میں کوئی ایسا specific issue نہیں ہے۔ اگر کوئی اور ہے تو بتائیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ تھا کہ اگر ان کے متعلقہ نہیں تھے تو وہ متعلقہ اداروں کو refer کر دیتے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ جز(ب) کے متعلق کہہ رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات(ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! جز(ب) میں پوچھا گیا تھا کہ ان میں سے کتنے ایسے منصوبے ہیں جو بروقت مکمل نہ ہو سکے ان کی وجوہات بیان کریں یا تو اس میں یہ سوال کیا جاتا ہے کہ یہ کس محکمے نے مکمل کئے ہیں اور کس محکمے کے تھے کیونکہ یہ Specifically محکمہ پی اینڈ ڈی کے حوالے سے ہے تو یہ ہماری ڈیوٹی نہیں بنتی کہ ہم اس کو آگے refer کرتے یا تو پھر یہ نیا سوال دیں کہ یہ اس محکمے میں کیوں مکمل نہیں ہوئے؟

جناب قائم مقام سپیکر: صدیق خان صاحب! آپ کی بات بالکل valid ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری بنتی ہے کہ اگر ان سوال سے متعلقہ نہیں ہیں تو جس ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہیں وہ اس ڈیپارٹمنٹ کو refer کر دیں۔ یہ بالکل ان کی ذمہ داری بنتی ہے اور یہ انشاء اللہ اس چیز کو ensure کرائیں گے۔ دوسری بات اس میں جو پوچھی گئی ہے، یہ چونکہ کسی ڈیپارٹمنٹ سے متعلق نہیں ہے تو اس لئے انہوں نے اس کا جواب نہیں دیا۔ اگلا سوال بھی ڈاکٹر مراد راس صاحب کی طرف سے ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! سوال نمبر 673 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: پی پی-152 میں لوکل گورنمنٹ کے منصوبہ جات کی منظوری کی تفصیلات

*673: **ڈاکٹر مراد راس:** کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی-152 لاہور میں لوکل گورنمنٹ کے کون کون سے کتنے منصوبوں کی منظوری دی، علیحدہ علیحدہ سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان میں سے کتنے ایسے منصوبے ہیں جن کو بروقت مکمل نہیں کیا گیا، اس کی وجوہات کیا تھیں؟

(ج) یہ منصوبے کب شروع کئے گئے اور ان کی مدت تکمیل کیا تھی؟

(د) ان منصوبہ جات کو بروقت مکمل نہ کرنے والے افسران کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی، اگر ہاں تو ان افسران کے نام و عہدہ، گریڈ و موجودہ تعیناتی سے آگاہ کریں؟

(ہ) کیا حکومت آئندہ ایسے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے کہ کوئی منصوبہ تاخیر کا شکار نہ ہو اور اگر ہو تو تاخیر کرنے والے ذمہ داران کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی وترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال):

(الف) قواعد وضوابط کے تحت صرف وہ منصوبے جن کی لاگت 200 ملین روپے یااس سے زیادہ ہوتی ہے منظوری کے لئے پی اینڈ ڈی میں پیش کئے جاتے ہیں اور اس سے کم لاگت کے منصوبے مقامی یا محکمے کی سطح پر منظور کئے جاتے ہیں۔ مذکورہ عرصے کے دوران محکمہ پی اینڈ ڈی کو پی پی۔152 لاہور لوکل گورنمنٹ کا کوئی بھی منصوبہ جس کی لاگت 200 ملین روپے یااس سے زائد ہو منظوری کے لئے پیش نہ کیا گیا۔

(ب) چونکہ محکمہ پی اینڈ ڈی کو پچھلے پانچ سالوں میں پی پی۔152 لاہور لوکل گورنمنٹ کے کسی بھی منصوبے کو منظوری کے لئے پیش نہیں کیا گیا للہذا یہ سوال محکمہ پی اینڈ ڈی سے متعلقہ نہیں ہے۔

(ج) ایضًا

(د) ایضًا

(ہ) ایضًا

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں ایوان میں ابھی ابھی آیا ہوں I am not prepared اور میں ایسے ہی اٹھ کر کوئی سوال نہیں کرنا چاہتا لہذا میرا اس سوال سے متعلق کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ satisfied ہیں؟

ڈاکٹر مراد راس: جی، میں satisfied ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال جناب ظہیر الدین خان علیزئی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی جناب ظہیر الدین خان علیزئی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سردار وقاص حسن مؤکل صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہے لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی سردار وقاص حسن مؤکل صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال شیخ علاؤالدین صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی شیخ علاؤالدین صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا

جاتا ہے۔اگلا سوال جناب جاوید اختر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال کو بھیdispose ofکیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی جناب جاوید اختر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose ofکیا جاتا ہے۔اگلا سوال ملک تیمور مسعود صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھیdispose ofکیا جاتا ہے۔اگلا سوال بھی ملک تیمور مسعود صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھیdispose ofکیا جاتا ہے۔اگلا سوال پیر کاشف علی چشتی صاحب کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھیdispose ofکیا جاتا ہے۔اگلا سوال ڈاکٹر محمد افضل صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھیdispose ofکیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ زیب النساء اعوان صاحبہ کی طرف سے ہے۔

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر!سوال نمبر 1048 ہے، جواب پڑھاہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھاہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چکوال: واٹر سپلائی و سیوریج کے منصوبوں کی منظوری و دیگر تفصیلات

*1048: **محترمہ زیب النساء اعوان:** کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران ضلع چکوال میں واٹر سپلائی اور سیوریج کے کون کون سے منصوبوں کی منظوری دی، علیحدہ علیحدہ سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان میں سے کتنے منصوبے ایسے ہیں جن کو بروقت مکمل نہیں کیا جا سکا، یہ منصوبے کب شروع کئے گئے اور ان کی مدت تکمیل کیا تھی؟

(ج) ان منصوبوں کو بروقت مکمل نہ کرنے والے افسران کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی، اگر ہاں تو ان افسران کے نام، عہدہ، گریڈ و موجودہ تعیناتی سے آگاہ کریں؟

(د) آئندہ حکومت کوئی ایسے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے کہ شروع کئے گئے منصوبے وقت پر مکمل ہو سکیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال):

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی قواعد و ضوابط کے مطابق ان ترقیاتی منصوبہ جات کی منظوری دیتا ہے جن کی مالیت 200 ملین روپے یا اس سے زیادہ ہو۔ محکمہ نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران ضلع چکوال

میں کسی واٹر سپلائی اور سیوریج کے منصوبے کی منظوری نہیں دی اس سے کم مالیت کے منصوبوں کی تفصیل متعلقہ محکمہ کے پاس ہوتی ہے۔

(ب) چونکہ محکمہ پی اینڈ ڈی نے کسی منصوبہ کی منظوری نہیں دی لہذا یہ سوال محکمہ پی اینڈ ڈی سے متعلقہ نہ ہے۔

(ج) ایضاً۔

(د) ایضاً۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر! میں سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال بھی محترمہ آپ کی طرف سے ہے۔

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر! سوال نمبر 1049 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع چکوال: لوکل گورنمنٹ میں سکیموں کی منظوری و دیگر تفصیلات

*1049: **محترمہ زیب النساء اعوان:** کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران ضلع چکوال میں لوکل گورنمنٹ کی کون کون سی سکیموں کی منظوری دی، علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان میں کتنی سکیمیں بروقت مکمل نہ ہو سکیں، اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ج) ان سکیموں کو بروقت مکمل نہ کرنے والے افسران کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی، اگر نہیں تو کیوں، اگر کی گئی تو ان کے نام، عہدہ، گریڈ و موجودہ تعیناتی سے آگاہ کریں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ان سکیموں کی تکمیل میں تاخیر کے باعث حکومت کو کروڑوں / اربوں روپے کا مزید مالی بوجھ برداشت کرنا پڑا؟

(ہ) کیا محکمہ آئندہ کے لئے کوئی ایسے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتا ہے کہ منصوبہ جات تاخیر کا شکار نہ ہوں، اگر ہوں تو، تاخیر کرنے والے ذمہ دار افسران کے خلاف سخت کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال):

(الف) قواعد و ضوابط کے تحت صرف وہ سکیمیں جن کی لاگت 200 ملین روپے یا اس سے زیادہ ہوتی ہے منظوری کے لئے محکمہ پی اینڈ ڈی میں پیش کی جاتی ہیں اور اس سے کم لاگت کی سکیمیں مقامی یا محکمے کی سطح پر منظور کی جاتی ہیں۔ مذکورہ عرصے کے دوران محکمہ پی اینڈ ڈی کو ضلع چکوال لوکل گورنمنٹ کی کوئی بھی سکیم جس کی لاگت 200 ملین روپے یا اس سے زائد ہو منظوری کے لئے پیش نہیں کی گئی۔

(ب) چونکہ محکمہ پی اینڈ ڈی کو پچھلے پانچ سالوں میں ضلع چکوال لوکل گورنمنٹ کی کسی بھی سکیم کو منظوری کے لئے پیش نہیں کیا گیا للہذا یہ سوال پی اینڈ ڈی سے متعلقہ نہیں ہے۔

(ج) ایضاً

(د) ایضاً

(ہ) ایضاً

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر! میں سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کی طرف سے ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 1165 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم: آئی ٹی کے ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1165: **محترمہ راحیلہ انور:** کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم میں محکمہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) اس ضلع کو 13-2012 کے دوران کتنی رقم وصول ہوئی؟

(ج) کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں ٹی اے / ڈی اے پر خرچ ہوئی؟

(د) کتنی رقم انفارمیشن ٹیکنالوجی کی ٹریننگ پر خرچ ہوئی نیز یہ ٹریننگ کن کن اداروں کے ملازمین کو دی گئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی وترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال):

(الف) ضلع جہلم میں باقی اضلاع کی طرح آئی ٹی کا کوئی دفتر موجود نہ ہے۔گورنمنٹ آف پنجاب نے بحوالہ چٹھی نمبری SOR(G)39-6/2008 مورخہ 2008-04-20 کے تحت ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر (آئی ٹی) کی پوسٹ ختم کر دی تھی اور اس طرح تمام اضلاع میں EDO(I.T کے دفاتر ختم کر دیئے گئے جہلم میں بھی آئی ٹی کا کوئی دفتر موجود نہ ہے۔EDO(I.T) کے تمام موجودہ سٹاف کو EDO(F&P) کے ساتھ منسلک کر دیا گیا ہے۔یہ سٹاف EDO(F&P) کے مختلف دفاتر میں اپنے فرائض منصبی سرانجام دے رہا ہے۔تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	عہدہ	سکیل
1	سسٹم نیٹ ورک ایڈمنسٹریٹر	BS-5
2	ڈیٹاانٹری آپریٹر	BS-5
3	سٹور کیپر	BS-4
4	ڈرائیور	BS-2
5	نائب قاصد	BS-1
6	بل میسنجر	BS-1
7	نائب قاصد	BS-1
8	چوکیدار	BS-1

(ب) اس ضلع کو 2012-13 کے دوران 6,20,000 روپے رقم وصول ہوئی۔

(ج) تنخواہیں / ٹی اے / ڈی اے -/15,77,557 روپے۔

(د) کوئی بھی ٹریننگ نہ دی گئی اور نہ ہی محکمہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کی کوئی رقم خرچ ہوئی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! انہوں نے فرمایا ہے کہ اس ضلع کو 13-2012 کے دوران 6 لاکھ 20 ہزار روپے کی رقم موصول ہوئی۔جواب کے جز (الف) میں انہوں نے کہا ہے کہ محکمہ میں آئی ٹی کا کوئی دفتر موجود نہ ہے کیونکہ اس محکمہ کو ایک دوسرے آفس میں dissolve کر دیا ہے۔میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ تنخواہیں اور ٹی اے / ڈی اے پھر کس سلسلے میں دیئے گئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی وترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! میری محترمہ سے یہ گزارش ہو گی کہ ہم نے اس سے متعلقہ ساری انفارمیشن دی ہے، پے سکیل نمبر 5 کے ملازمین کو کسی نہ کسی آفس میں ذمہ داری دی جاتی ہے، گورنمنٹ کی پالیسی کے تحت ان ملازمین کو ختم

نہیں کیا جاتا اس لئے ان کی تنخواہیں اور ٹی اے / ڈی اے جو بمطابق قانون ان کی بنتی ہیں وہ ان کو pay کی گئی ہیں۔ یہ بھی ای ڈی او (فنانس) یعنی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے ان کو pay کیا ہے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ لوئر کلاس کے جو ملازمین ہوتے ہیں ان کا کوئی ٹی اے / ڈی اے نہیں ہوتا، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جز (ج) میں انہوں نے کہا ہے کہ 15 لاکھ 77 ہزار 557 روپے ٹی اے / ڈی اے کی مد میں خرچ ہوئے ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہو گا کہ چھوٹے ملازمین یعنی کلاس فور کے جو ملازمین ہیں، ان کو کسی دوسرے محکمہ میں merge کر دیا گیا ہے۔ کیا ان کو ٹی اے ڈی اے اب اسی ڈیپارٹمنٹ سے ملے گا اور کیا وہ اس کے حق دار ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! اس میں میری گزارش یہ ہے کہ یہ رقم ٹی اے / ڈی اے اور تنخواہوں کی مد میں ادا کی گئی ہے۔ اگر یہ ٹی اے / ڈی اے کا علیحدہ پوچھنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے نیا سوال لے آئیں ہم اس کی تفصیل بتا دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے کی مد میں ٹوٹل رقم 15 لاکھ 77 ہزار 557 روپے لکھی ہوئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! جی، ہاں۔ 13-2012 میں ہم نے ان کو تنخواہوں کی مد میں ادا کئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: تنخواہوں اور / ٹی اے / ڈی اے کی مد میں ادا کئے گئے ہیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! اس میں ٹی اے / ڈی اے add کیا گیا ہے میرا اسی حوالے سے ضمنی سوال تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! اگر میرے معزز ممبر سوال کو پڑھ لیں، اس میں پوچھا گیا ہے کہ کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے پر خرچ ہوئی؟ جواب بھی ہم نے اسی sequence سے دیا ہے اگر یہ specifically ٹی اے / ڈی اے کا پوچھتے تو ہم انہیں بتاتے کہ ہم نے دیئے ہیں یا نہیں۔

جناب محمد صدیق خان: آپ کا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ صرف تنخواہوں میں دیا گیا ہے، ٹی اے / ڈی اے نہیں دیا گیا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی وترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): میں نے تو پہلے ہی request کی ہے کہ تنخواہوں کی مد میں یہ رقم خرچ کی گئی ہے، اگلی دفعہ جوابات کی مزید اصلاح کر دی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔ محترمہ فوزیہ ایوب قریشی صاحبہ!

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 1771 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور: واٹر سپلائی اور سیوریج کے منصوبہ جات ودیگر تفصیلات

*1771: **محترمہ فوزیہ ایوب قریشی:** کیا وزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔271 بہاولپور میں واٹر سپلائی اور سیوریج کے کون کون سے منصوبہ جات کی منظوری دی، سال وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ب) ان میں سے کتنے منصوبے ایسے ہیں جو بروقت مکمل نہ ہو سکے اور اس سے ان منصوبہ جات کے تخمینہ لاگت میں مزید کتنا اضافہ ہوا؟

(ج) منصوبہ جات کو بروقت مکمل کرنے کے لئے محکمہ کوئی مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی وترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال):

(الف) محکمہ محکمہ پی اینڈ ڈی قواعد وضوابط کے مطابق ان ترقیاتی منصوبہ جات کی منظوری دیتا ہے جن کی مالیت 200 ملین روپے یا اس سے زیادہ ہو۔ محکمہ نے پچھلے پانچ سالوں میں پی پی۔271 بہاولپور میں کسی واٹر سپلائی اور سیوریج کے منصوبے کی منظوری نہیں دی اس سے کم مالیت کے منصوبوں کی تفصیل متعلقہ محکمہ کے پاس ہوتی ہے۔

(ب) چونکہ پی اینڈ ڈی نے کسی منصوبہ کی منظوری نہیں دی لہذا یہ سوال محکمہ پی اینڈ ڈی سے متعلقہ نہ ہے۔

(ج) ایضاً۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: سوال کے جز(الف) میں لکھا ہے کہ محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔271 بہاولپور میں واٹر سپلائی اور سیوریج کے کون سے منصوبہ جات کی منظوری دی گئی، ساری تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ جز(الف) کا جواب پڑھ دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کے قواعد و ضوابط کے مطابق ان ترقیاتی منصوبہ جات کی منظوری دیتا ہے جن کی مالیت 200 ملین روپے یا اس سے زیادہ ہو، محکمہ نے پچھلے پانچ سالوں میں پی پی۔271 بہاولپور میں کسی واٹر سپلائی اور سیوریج کے منصوبے کی منظوری نہیں دی۔ اس سے کم مالیت کے منصوبوں کی تفصیل متعلقہ محکموں کے پاس ہوتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ! انہوں نے اس قسم کی کوئی منظوری نہیں دی۔

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہ رہی تھی کہ پانی صحت کے لئے main چیز ہے، انہوں نے جو جواب دیا ہے میں اس سے satisfied تو ہوں مگر یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ کیا وہاں پر واٹر سپلائی سکیم بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! یہ سوال ان کے محکمہ سے متعلقہ نہیں ہے بلکہ پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے۔

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 1772 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور: سکولز اور ہائر ایجوکیشن کے منصوبہ جات و دیگر تفصیلات

*1772: **محترمہ فوزیہ ایوب قریشی:** کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔271 بہاولپور میں سکولز اور ہائر ایجوکیشن کے لئے کون کون سے منصوبہ جات کی منظوری دی، سال وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) ان میں سے کتنے منصوبے ایسے ہیں جو ابھی تک مکمل نہیں ہوئے ہیں یہ منصوبے کب شروع کئے گئے تھے اور ان کی مدت تکمیل کیا تھی؟

(ج) ان منصوبہ جات کے بروقت مکمل نہ ہونے کے باعث تخمینہ لاگت میں کتنا اضافہ ہوا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال):

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ قواعد وضوابط کے مطابق ان ترقیاتی منصوبہ جات کی منظوری دیتا ہے جن کی مالیت 200 ملین روپے یا اس سے زیادہ ہو۔ محکمہ نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران ضلع بہاولپور پی پی۔271 میں کسی سکولز اور ہائر ایجوکیشن کے منصوبے کی منظوری نہیں دی اس سے کم مالیت کے منصوبوں کی تفصیل متعلقہ محکمہ کے پاس ہوتی ہے۔

(ب) چونکہ محکمہ پی اینڈ ڈی نے کسی منصوبہ کی منظوری نہیں دی، لہذا یہ سوال محکمہ پی اینڈ ڈی سے متعلقہ نہ ہے۔

(ج) ایضاً۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جی، میں اس سوال کے جواب سے satisfied ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال مہر خالد محمود سرگانہ صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی مہر خالد محمود سرگانہ صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب احمد خان بھچر صاحب کا ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! سوال نمبر 1785 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

میانوالی: پی پی۔45 میں واٹر سپلائی و سیوریج کے منصوبوں کی منظوری و دیگر تفصیلات

*1785: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔45 میانوالی میں واٹر سپلائی اور سیوریج کے کون کون سے منصوبہ جات کی منظوری دی، علیٰحدہ علیٰحدہ سال وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) ان میں سے کتنے ایسے منصوبہ جات ہیں جو بروقت مکمل نہ ہو سکے۔ یہ منصوبہ جات کب شروع کئے گئے اوران کی مدت تکمیل کیا تھی؟

(ج) ان منصوبہ جات کو بروقت مکمل نہ کرنے سے تخمینہ لاگت میں مزید کتنا اضافہ ہوا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی وترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال):

(الف) محکمہ منصوبہ بندی وترقیات نے مالی سال10۔2009 جامع منصوبہ برائے واٹر سپلائی وسیوریج سکیم میانوالی شہر کی منظوری دی۔

(ب) یہ منصوبہ مالی سال10۔2009 میں شروع ہوااوراس کی مدت تکمیل تین سال تھی لیکن مکمل فنڈز کی عدم فراہمی کی وجہ سے بروقت مکمل نہ ہو سکا۔

(ج) یہ منصوبہ350.800 ملین روپے کا منظور ہوا تھا جو موجودہ مالی سال میں پرائس ویریئیشن اور کنسلٹنسی کی وجہ سے431.646 ملین روپے کا ریوائز ہوا ہے اب اس کی تاریخ تکمیل جون 2015ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میرا اس سلسلے میں ضمنی سوال یہ ہے جز(ج) میں آپ دیکھ لیں کہ یہ منصوبہ revised ہو کر431 ملین روپے ہو گیا ہے اوراس کی تاریخ انہوں نے جون2015 بتائی ہے۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ابھی تو وہاں پر کوئی کام بھی شروع نہیں ہوا، کوئی feasibility report بنی اور نہ ہی کوئی ٹینڈر ہوئے ہیں۔ اب جون کا مہینہ تو تین مہینے کے بعد آ رہا ہے۔ کیا یہ اس بات کی surety دے سکتے ہیں کہ جون تک یہ کام مکمل ہو جائے گا؟ کیونکہ اس میں گورنمنٹ فنڈ کا پہلے ہی اتنا ضیاع ہو چکا ہے کہ350 ملین روپے کا منصوبہ431 ملین روپے میں revised ہوا ہے اور اب اگر یہ مزید اس کو revise کریں گے تو اس میں اخراجات اور بڑھ جائیں گے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اس منصوبے کو جون تک مکمل کرنے کا ارادہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! بالکل۔ ہمارا اس کو مکمل کرنے کا ارادہ ہے، ارادہ کی پختگی اس میں ہے کہ ہم نے پچاس ملین روپے جاری

کر دیئے ہیں اور 35 ملین روپے فنانس ڈیپارٹمنٹ نے ڈسٹرکٹ میں بھی بھیج دیئے ہیں اور وہاں پر کام جلد execute ہونے والا ہے۔ جیسا کہ اس سوال کا جواب ہے انشاء اللہ 2015 تک ہم اس کو ہر صورت میں مکمل کریں گے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر اجازت ہے تو میں کچھ عرض کروں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اسی سے related ہے؟

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب والا! میں نے کچھ عرض کرنی تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر: سندھو صاحب! ضمنی سوال ہے؟

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ضمنی سوال تو نہیں ہے بلکہ میں محترم پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے ایک پالیسی سٹیٹمنٹ لینا چاہتا ہوں کہ جو منصوبے 12-2011 میں recently مکمل ہوئے ہیں یا 13-2012 میں مکمل ہوئے ہیں، چاہے وہ سیوریج یا واٹر سپلائی کے منصوبے ہیں، مثال کے طور پر میں کہتا ہوں کہ کوٹ مومن جو کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہے وہاں پر 88 ملین روپے سے سیوریج لائن بچھائی گئی ہے لیکن وہ choke ہو گئی ہے، کرپشن کی نذر ہو گئی ہے۔ شہری چیخ رہے ہیں، چلا رہے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ان کے متعلقہ کیا بات ہے؟

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ میری بات تو سن لیں، عرض تو سن لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگر کوئی ضمنی سوال ہے تو کر لیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ضمنی سوال ہی ہے، اگر آج یہ دن آگیا ہے اور ہم بھی ایوان میں ہیں تو آپ کو۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سندھو صاحب! وقفہ سوالات کے بعد اس پر بات کر لیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ میری بات تو سنیں، میری بات تو مکمل ہونے دیں، یہ کیا طریقہ ہے کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، آپ اس طرح سے Chair کے ساتھ بات نہیں کر سکتے، ان کا مائیک بند کریں، سوال کرنے کا یہ کوئی طریقہ نہیں ہے، ضمنی سوال کے لئے میں نے آپ کو floor دیا ہے، ان کا مائیک بند کریں۔ اگلا سوال جناب احمد خان بھچر صاحب!

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ میری بات تو سنیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، آپ اس طرح Chair کے ساتھ بات نہیں کر سکتے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں بات کیوں نہیں کر سکتا؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اس طرح سے بات نہیں کر سکتے۔ NO

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! .This is no way آپ اس معزز ایوان کو bulldoze کرنے کے لئے بیٹھے ہیں؟ میں اپنی بات کر رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ Chair سے اس طرح بات نہیں کر سکتے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ آپ کا بھی کوئی طریقہ نہیں ہے، آپ کا اس پر ضمنی سوال نہیں بنتا بس ختم ہو گئی بات۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): آپ بات تو کرنے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ آپ اس طرح بات نہیں کر سکتے۔ اگلا سوال جناب احمد خان بھچر! سندھو صاحب! آپ Chair سے اس طرح سے بات نہیں کر سکتے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): Chair کو بھی تو خیال کرنا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، Chair آپ کا خیال کرتی ہے، پلیز!

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جو ایوان کو bulldoze کرنے کی کوشش کرے گا ہم اس کے خلاف جائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نے جو کرنا ہے اس ایوان میں کریں۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ آپ Chair کے ساتھ اس طرح بات کریں۔

CHAUDHARY TAHIR AHMED SINDHU (Advocate): Sir, it is my right to speak but you are going against my right.

یہ کیا طریقہ ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! جز(ب) میں وہی بات جو صدیق خان صاحب نے کہی ہے کہ یہ سوال محکمہ پی اینڈ ڈی سے متعلقہ نہیں ہے۔ میں بھی وہی عرض کروں گا کہ ہمارے پاس 1997 کے Rules of Business کی کاپی موجود ہے جو 2011 میں amend ہوئے ہیں۔اس کی کلاز 39(4) میں واضح لکھا ہوا ہے یہ اسے پڑھ لیں کہ اس rule کے تحت یہ اس محکمے کو سوال refer کرنے کے پابند ہیں۔آٹھ ماہ بعد ہمارے یہ سوالات آئے ہیں اب اگر دوبارہ fresh question کو اس محکمے کی طرف بھیجیں گے تو مزید آٹھ مہینے لگ جائیں گے- میری request ہے کہ rules کی کلاز 4 میں پڑھ لیں اس میں واضح لکھا ہوا ہے کہ جس محکمے کے متعلقہ ہے محکمے کو پتا ہوتا ہے یہ بذریعہ چیف سیکرٹری ادھر بھیجنے کے پابند ہیں۔آپ یہ رولنگ دے دیں کہ ہمارا سوال اس محکمے میں بھیج دیں اور ابھی یہ pending کر دیں تاکہ اگلے اجلاس تک اس کا جواب آ جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بالکل ملک صاحب! اس کو متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کے پاس بھیجیں اور آئندہ اس چیز کا خیال کریں آپ کے لئے یہ ورانگ ہے۔آپ سن رہے ہیں یہ سوال متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو بھیجیں میں اس سوال کو pending کرتا ہوں اور اس ڈیپارٹمنٹ سے اس کا جواب لیا جائے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ میں 1998 سے اس ایوان میں بیٹھ رہا ہوں اور اس Chair پر بڑے سپیکر صاحبان بیٹھتے رہے ہیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ ہم سب ممبر ہیں، آپ بھی پہلے ممبر ہیں پھر سپیکر ہیں۔ہمارے ساتھ آپ کا طریق کار تھوڑا سا پیار کا ہونا چاہئے، ہمیں بڑے پیار سے بات سمجھائیں اور میں اپنے معزز ممبر سے بھی کہوں گا کہ اس طرح نہیں ہونا چاہئے۔ میری استدعا ہے کہ آپ اس پر نظر ثانی کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس پر بات ہو گئی، چودھری اشرف علی انصاری صاحب!

چودھری اشرف علی انصاری: شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 2033 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گوجرانوالہ: آئی ٹی کے دفاتر و دیگر تفصیلات

*2033: **چودھری اشرف علی انصاری:** کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں آئی ٹی کے کتنے دفاتر ہیں۔ ان میں کتنے ملازمین گریڈ ایک تا اوپر کے کام کر رہے ہیں اور وہ کیا ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) یہ دفاتر ضلع کی عوام کو کس کس شعبے میں کون کون سی سہولیات فراہم کر رہے ہیں، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں باقی اضلاع کی طرح آئی ٹی کا کوئی دفتر موجود نہ ہے۔ گورنمنٹ آف پنجاب نے بحوالہ چٹھی نمبری SOR(G)39-6/2008 مورخہ 08-04-20 کے تحت ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر (آئی ٹی) کی پوسٹ ختم کر دی تھی اور اس طرح تمام اضلاع میں EDO(I.T) کے دفاتر ختم کر دیئے گئے گوجرانوالہ میں بھی آئی ٹی کا کوئی دفتر موجود نہ ہے۔ EDO(I.T) کے تمام موجودہ سٹاف کو EDO(F&P) کے ساتھ منسلک کر دیا گیا ہے۔ یہ سٹاف EDO(F&P) کے مختلف دفاتر میں اپنے فرائض منصبی سرانجام دے رہا ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	عہدہ	سکیل
1	سٹینوگرافر	14
2	ڈرائیور	5
3	نائب قاصد	2
4	نائب قاصد	2
5	بل میسنجر	2
6	خاکروب	2
7	چوکیدار	1

(ب) ضلع گوجرانوالہ میں آئی ٹی کا کوئی دفتر نہ ہونے کی وجہ سے آئی ٹی کی سہولیات ذیلی ادارے فراہم کر رہے ہیں۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! جز(الف) میں تھا کہ ضلع گوجرانوالہ میں IT کے کتنے دفاتر ہیں ان میں کتنے ملازمین گریڈ ایک تا اوپر کے کام کر رہے ہیں؟ جواب میں فرمایا گیا ہے کہ ضلع گوجرانوالہ میں باقی اضلاع کی طرح IT کا کوئی دفتر موجود نہ ہے اور اس کو گورنمنٹ آف پنجاب کی چٹھی نمبر so and so کے ذریعے تمام دفاتر ختم کر دیئے گئے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ اگر کوئی بھی سٹوڈنٹ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے سلسلے میں کوئی قابل قدر کارنامے سرانجام دیتا ہے تو ہم اس کو قومی ہیرو کا درجہ دیتے ہیں جس کی مثال لاہور میں ارفع کریم ٹاور ہے۔ ہم ایک طرف توان کو ہیرو تصور کرتے ہیں اور دوسری طرف ہیرو پیدا کرنے والے جو ادارے اور دفاتر ہیں انہیں سرے سے ہی ختم کر رہے ہیں۔ یہ دہرا تضاد ہے، یہ دہرا معیار سمجھ سے بالاتر ہے کہ کیا ہم ہیرو پیدا کرنے والی قوم ہیں یا وہ دفاتر ختم کرنے والی جو ہیرو پیدا کرتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! اس میں آپ کا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ ادارے کیوں ختم کئے گئے ہیں؟

چودھری اشرف علی انصاری: جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! بنیادی طور پر پچھلا جو District Government Devolution Plan تھا اس میں یہ بنائے گئے تھے لیکن ان پر کام نہیں کیا گیا تھا اور 2008 میں صوبائی حکومت نے انہیں ختم کر دیا تھا اور اس کا سارا سسٹم جیسے معزز ممبر فرما رہے ہیں کہ ارفع کریم ٹاور اور بڑے بڑے سنٹر ہیں انہیں centralize کیا گیا تھا کیونکہ Districts میں اس کا کام نہیں تھا اس لئے وہ آفس ختم کئے گئے تھے اب الحمد للہ وہ کام یہاں اچھے طریقے سے ہو رہا ہے بلکہ اس کے ملازمین میں بھی ہم نے adjust کئے اور وہ EDO(F&P) کے پاس کام کر رہے ہیں۔ یہ گورنمنٹ کی پالیسی ہے اس حوالے سے انہوں نے وہ دفاتر ختم کئے تھے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! یہ فرما رہے ہیں کہ اچھے طریقے سے کام ہو رہا ہے۔ جب وہ ادارہ ہی موجود نہیں ہے جہاں پر کام ہونا ہے پھر ہم کیسے مان لیں کہ کام اچھے طریقے سے ہو رہا ہے۔ جیسے آج یہ ایوان چل رہا ہے تو ہم کہہ رہے ہیں کہ ایوان ہے۔ اگر ایوان ہی نہ ہو تو پھر کارروائی کیسے چلے گی؟ دفتر ہو گا تو احسن طریقے سے کام ہو گا۔ دفتر کے بغیر کس طرح کام ہو سکتا ہے؟ یہ بات میری سمجھ میں تو نہیں آتی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جناب سپیکر! میرے محترم ممبر صاحب خود فرما گئے ہیں کہ ہم کافی کام کر رہے ہیں اور میں نے اس کی مثال بھی دی ہے کہ آئی ٹی سنٹر ارفع کریم ٹاور ہے یہاں پر انفارمیشن ٹیکنالوجی کا ایک اور سنٹر بن رہا ہے، ہر ضلع میں ویب سائٹ ہے چونکہ وہاں اس کا function نہیں تھا وہاں پر ان کا کوئی کام نہیں تھا اس لئے حکومت 2008 میں وہ دفاتر ختم کر کے انہیں ادھر لاہور میں لے آئی اور اس حوالے سے گورنمنٹ بہت زیادہ کام کر رہی ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): Sir, I object: پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو انہوں نے چٹ بھیجی ہے۔ یہ کس rule کے تحت بھیجی ہے؟ کیا یہ نقل لگانے کے لئے ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے اس کا جواب دے دیا ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ اس پر رولنگ دیں کہ کیا یہ چٹ دے سکتے ہیں اور کس rule کے تحت دی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: سندھو صاحب! یہ میری مرضی ہے کہ میں اس پر رولنگ دوں یا نہ دوں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): یہ تو کوئی بات نہیں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں آپ سے بڑی مؤدبانہ گزارش کروں گا کہ ممبر کو ناراض کرنا مقصد نہیں ہے وہ ہمارے بڑے قابل احترام ہیں لیکن یہ چٹ بھیجنا عین rules کے مطابق ہے۔ اگر ان کے پاس کوئی ایسا rule ہے جس میں چٹ بھیجنا نامناسب ہے تو وہ rule quote کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ practice ہے آپ بڑے پرانے پارلیمنٹیرین ہیں۔

چوہدری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جہاں چٹ کی اجازت ہے وہ rules دکھائیں۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نے کوئی ضمنی سوال کرنا ہے؟

جناب ذوالفقار غوری: جی، کرنا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کریں۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! میں سوال کے جز (الف) کے حوالے سے نشاندہی کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں لکھا ہے کہ ان میں کتنے ملازمین گریڈ ایک یا اوپر کے کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے جواب میں نمبر 6 پر لکھا ہے کہ خاکروب 2۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ لفظ خاکروب نہیں بلکہ سینٹری ورکر ہونا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سینٹری ورکر ہونا چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جی، ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ، اگلا سوال چوہدری اشرف علی انصاری صاحب کا ہے۔

چوہدری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! سوال نمبر 2034 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: واٹر سپلائی اور سیوریج کی سکیموں کی منظوری و دیگر تفصیلات

*2034: چوہدری اشرف علی انصاری: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی-93 ضلع گوجرانوالہ میں ہاؤسنگ کی واٹر سپلائی اور سیوریج کی کتنی سکیموں کو منظور کیا؟

(ب) یہ سکیمیں کتنی لاگت کی تھیں، ان میں سے کتنی سکیمیں تاحال مکمل نہیں ہوئیں، اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ج) ان سکیموں کی تکمیل میں تاخیر کے باعث حکومت کو کتنا مزید مالی بوجھ برداشت کرنا پڑے گا اور یہ کب تک مکمل ہو جائیں گی، تاریخ و سال سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی وترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال):

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی قواعد وضوابط کے مطابق ان ترقیاتی منصوبہ جات کی منظوری دیتا ہے جن کی مالیت 200 ملین روپے یا اس سے زیادہ ہو۔ پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔93 ضلع گوجرانوالہ کے لئے ہاؤسنگ کی واٹر سپلائی اور سیوریج کا کوئی منصوبہ محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کو موصول ہوا اور نہ ہی منظور کیا گیا۔

(ب) متعلقہ نہیں ہے۔

(ج) متعلقہ نہیں ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! اس کا بھی وہی سلسلہ ہے اس کے جز (الف) کے جواب میں انہوں نے فرمایا ہے کہ محکمہ پی اینڈ ڈی قواعد وضوابط کے مطابق ان ترقیاتی منصوبہ جات کی منظوری دیتا ہے جن کی مالیت 200 ملین روپے یا اس سے زیادہ ہو۔ یہ Rules of Business کی کلاز (4)39 میں لکھا ہے کہ اگر کوئی سوال کسی محکمے کے متعلقہ نہ ہو تو پھر وہ اس کو متعلقہ محکمے کے پاس بھیج دیتا ہے۔ اب میری گزارش ہے کہ اگر یہ منصوبہ جات کی cost دو سو ملین روپے سے کم تھی تو یہ کسی نہ کسی ادارے کی تو ذمہ داری تھی۔ وہ کون سا ادارہ ہے جس کی یہ ذمہ داری تھی، انہوں نے میرے اس سوال کو refer کیوں نہ کیا؟

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے۔ میں نے ان کو وارننگ دے دی ہے اور میں آپ کے اس سوال کو pending کرتا ہوں، یہ متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو بھیجیں گے اور اس سے اس کا جواب لیا جائے گا۔ اگر آئندہ اس قسم کی غلطی ہوئی تو پھر قابل قبول نہیں ہو گی۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔ ڈاکٹر صاحبہ سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 2252 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: واٹر سپلائی اور سیوریج کے منصوبہ جات کی منظوری ودیگر تفصیلات

*2252: **ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:—

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔144لاہور واٹر سپلائی اور سیوریج کے کون کون سے منصوبہ جات کی منظوری دی، سال وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ب) ان میں سے کتنے منصوبے ایسے ہیں جو بروقت مکمل نہ ہو سکے اور اس سے ان منصوبہ جات کے تخمینہ لاگت میں کتنا اضافہ ہوا، ان منصوبہ جات کو محکمہ کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال):

(الف) پچھلے پانچ سالوں کے دوران واسا لاہور میں پی پی۔144لاہور کے لئے محکمہ پی اینڈ ڈی پنجاب کی جانب سے تین جامع منصوبوں کی منظوری کے تحت واٹر سپلائی اور سیوریج کی پانچ عدد سکیمیں عمل میں آئیں جامع منصوبوں کے نام درج ذیل ہیں۔

(1) لاہور شہر کے مختلف علاقوں میں مدت پوری کردہ (Outlived)ٹیوب ویلز استعداد 4کیوسک اور2کیوسک کی تبدیلی(لاگت505.286ملین روپے)

(2) لاہور کے مختلف ٹاؤنز میں سیوریج اور ڈرینج کی متفرق ضروریات(پیکج1068.00ملین روپے)

(3) واسا ایل ڈی اے لاہور کے ٹاؤنز میں نشیبی مقامات میں بارشی پانی کے ٹھہراؤ کے وقت میں کمی لانا (نشیبی مقامات پیکج 1336.135ملین روپے) پانچ عدد سکیموں کی سال وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان میں سے کوئی منصوبہ ایسا نہ ہے جو بروقت مکمل نہ ہو سکا اور اس سے اس کی تخمینہ لاگت میں اضافہ ہوا ہو۔ان تمام منصوبہ جات کو مکمل کیا جا چکا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں اس سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں اس لئے اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔تمام سوالات مکمل ہو گئے ہیں۔میں نے جو دو سوالات pending کئے ہیں ان کا جواب منگوائیں اور ایوان میں پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (ملک احمد کریم قسور لنگڑیال): جی، انشاء اللہ۔

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

(جوایوان کی میز پر رکھے گئے)

بہاولپور: چولستان میں تعلیم کے فروغ کے لئے شروع کئے جانے والے منصوبہ کی تفصیلات

*132: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیاوزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیایہ درست ہے کہ میاں محمد شہباز شریف نے فروری 2010میں چولستان میں فروغ تعلیم کے لئے پانچ سالہ منصوبہ پڑھالکھاچولستان کاآغاز کیااس کے لئے 57.905ملین روپے مختص کئےاوراس طرح 75کیمونٹی سکولز کاآغاز چولستان میں ہوگیا؟

(ب) اس وقت ان سکولوں میں کتنے اساتذہ خدمت سرانجام دے رہے ہیں،اساتذہ کے کتنے cadresبنائے گئے ہیں اوران cadres کے تحت ایک استاد کی کتنی تنخواہ ہے؟

(ج) کتنے طلباان سکولوں میں زیر تعلیم ہیں اوراس وقت کل کتنے سکول کام کررہے ہیں؟

(د) کیایہ درست ہے کہ مارچ 2014میں یہ منصوبہ ختم کیاجارہاہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ہاں!یہ درست ہے کہ میاں محمد شہباز شریف وزیراعلیٰ پنجاب نے فروری 2010میں فروغ تعلیم کے لئے پانچ سالہ منصوبہ پڑھالکھاچولستان کاآغاز کیااس کے لئے 57.905ملین روپے مختص کئےاور چولستان ترقیاتی ادارہ،بہاولپور نے پڑھالکھاچولستان پراجیکٹ کاآغاز چیف منسٹر پنجاب مراسلہ نمبری DS(CD)CMS/08/OT-55/A-17902مورخہ 2008-12-20 کی تعمیل میں ڈویلپمنٹ ورکنگ پارٹی (DDWP)ڈویژنل بہاولپور میٹنگ مورخہ 2009-04-01منظوری سے کیااور پراجیکٹ کے تحت 75چولستان کیمونٹی سکولز کاآغاز چولستان میں ہوگیا۔

(ب) اس وقت ان سکولوں (چولستان کیمونٹی سکولز میں منظور شدہ 150اساتذہ میں سے کل 113اساتذہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ فنانس ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب نے لیٹر نمبر U.O.No.FD.SO(P&D)3-5/2004مورخہ 2010-05-25اساتذہ کے دو مجوزہ

cadres کی منظوری دی۔ جن میں cadres No.1 سکول ٹیچرز کی تنخواہ مبلغ پانچ ہزار ماہوار اور Cadres No.2 جونیئر ٹیچر کی تنخواہ مبلغ دوہزار پانچ سو ماہوار ہے۔
چولستان ترقیاتی ادارہ، بہاولپور نے 2009 میں پڑھا لکھا چولستان پراجیکٹ شروع کیا جس کے تحت چولستان کے تینوں اضلاع بہاولپور، بہاولنگر اور رحیم یار خان میں 75 چولستان کمیونٹی سکول بنائے گئے ہر سکول میں دو خواتین اساتذہ کو بھرتی کیا گیا۔ چونکہ یہ سکول غیر رسمی تعلیم کے تھے اس لئے ان اساتذہ کی تنخواہ نہیں بلکہ اعزازیہ رکھا گیا تھا جو کہ منظور شدہ PC–I کے مطابق سکول ٹیچر۔/5000 روپے اور جونیئر ٹیچر۔/2500 روپے ماہانہ تھا۔ PC–I کے مطابق یہ پراجیکٹ 31۔مارچ 2014 کو اختتام پذیر ہو رہا ہے۔

(ج) ان سکولوں (چولستان کمیونٹی سکولز) میں کل 4565 طلباء وطالبات زیر تعلیم ہیں (طلباء 2112 اور طالبات 2453 ہیں) اور پڑھا لکھا چولستان پراجیکٹ کے تحت قائم کئے جانے والے 75 کمیونٹی سکولز میں سے اس وقت 67 سکولز کام کام کر رہے ہیں۔ آٹھ سکولز بند ہو گئے ہیں۔

(د) ڈویژنل ڈویلپمنٹ ورکنگ پارٹی (DDWP) بہاولپور کی میٹنگ مورخہ یکم اپریل 2009 میں منظور کردہ چولستان ترقیاتی ادارہ، بہاولپور کے پڑھا لکھا چولستان پراجیکٹ کی مدت یکم اپریل 2009 تا 31۔مارچ 2014 ہے لہذا 31۔مارچ 2014 میں مدت کی تکمیل پر یہ منصوبہ ختم کیا جا رہا ہے جبکہ چولستانی لٹریٹ 75 سکولز پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن (PEF) کے حوالے کرنے کی تجویز کی گئی ہے۔

صوبہ میں منصوبہ جات کے لئے مختص کئے گئے فنڈز واستعمال کی تفصیلات

*664: پیر کاشف علی چشتی: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:–

(الف) صوبہ میں محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران مختلف سکیموں اور منصوبہ جات کے لئے کتنے فنڈز کی منظوری دی، ان میں سے کتنے فنڈز کو استعمال میں لایا گیا، سال وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) ان سکیموں اور منصوبہ جات میں سے کتنی سکیمیں اور منصوبہ جات مکمل کئے گئے اور کتنے ابھی تک زیر التواء ہیں، زیر التواء منصوبہ جات و سکیموں کو کس بناء پر التواء میں رکھا گیا، ان کی سال وار مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کتنی ابھی تک نامکمل ہیں ان کو کب تک مکمل کر دیا جائے گا؟
(د) کیا محکمہ پی اینڈ ڈی جن منصوبہ جات وسکیموں کی منظوری دیتا ہے کیا محکمہ ان سکیموں کو مکمل کروانے کے لئے خصوصی چیک وانسپکشن کرتا ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ منصوبہ بندی وترقیات کی طرف سے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران مختلف منصوبہ جات کے لئے مختص کئے گئے اور خرچ شدہ فنڈز کی تفصیل منسلکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گزشتہ پانچ سال کے دوران مکمل کئے گئے ترقیاتی منصوبوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

مالی سال	تکمیل شدہ منصوبہ جات کی تعداد
2008-09	120
2009-10	83
2010-11	118
2011-12	799
2012-13	896

(ج) مالی سال 14-2013 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل تمام سکیمیں تکمیل کے مختلف مراحل میں ہیں یہ تمام جاری منصوبہ جات مختلف مالی سالوں میں مکمل ہوں گے۔

(د) سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل سکیموں کی مانیٹرنگ ہر متعلقہ محکمہ کرتا ہے۔ تاہم محکمہ منصوبہ بندی وترقیات میں اس مقصد کے لئے ایک جامع اور مربوط پروگرام تشکیل دیا گیا ہے جس کے تحت ہر سکیم کی ماہوار رپورٹ لی جاتی ہے اور اس کو ماہرین کی نگرانی میں جانچا جاتا ہے صوبائی سطح پر چیئرمین محکمہ پی اینڈ ڈی اور محکمہ ہذا کے دوسرے سینئر افسران ماہانہ اجلاسوں میں ہر سکیم پر ترقیاتی کاموں کا جائزہ لیتے ہیں جبکہ ڈویژن کی سطح پر کمشنر حضرات ان ترقیاتی سکیموں کی جانچ پڑتال کرتے ہیں اور ان پر عملدرآمد کی رفتار کو بہتر بنانے کے لئے متعلقہ محکمہ کے افسران کو ہدایات جاری کی جاتی ہیں۔

ملتان: پی پی۔194 میں لوکل گورنمنٹ کے منصوبوں کی منظوری کی تفصیلات

*675: جناب ظہیر الدین خان علیزئی: کیا وزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی-194 ملتان میں لوکل گورنمنٹ کی کتنی، کون کون سی سکیموں کی منظوری دی، علیحدہ علیحدہ تفصیل سے آگاہ کریں؟
(ب) ان میں کتنی سکیمیں بروقت مکمل نہ ہو سکیں، اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟
(ج) ان سکیموں کو بروقت مکمل نہ کرنے والے افسران کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی، اگر نہیں تو کیوں، اگر کی گئی تو ان کے نام، عہدہ، گریڈ و موجودہ تعیناتی سے آگاہ کریں؟
(د) کیا یہ درست ہے کہ ان سکیموں کی تکمیل میں تاخیر کے باعث حکومت کو کروڑوں اربوں روپے کا مزید مالی بوجھ برداشت کرنا پڑا؟
(ہ) کیا محکمہ آئندہ کے لئے کوئی ایسے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتا ہے کہ کوئی منصوبہ تاخیر کا شکار نہ ہو اور اگر ہو تو تاخیر کرنے والے ذمہ داران افسران کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) قواعد وضوابط کے تحت صرف وہ سکیمیں جن کی لاگت 200 ملین روپے یا اس سے زیادہ ہوتی ہے منظوری کے لئے محکمہ پی اینڈ ڈی میں پیش کی جاتی ہیں اور اس سے کم لاگت کی سکیمیں مقامی یا محکمے کی سطح پر منظور کی جاتی ہیں۔ مذکورہ عرصے کے دوران محکمہ پی اینڈ ڈی کو پی پی-194 ملتان لوکل گورنمنٹ کی کوئی بھی سکیم جس کی لاگت 200 ملین روپے یا اس سے زائد ہو منظوری کے لئے پیش نہیں کی گئی۔
(ب) چونکہ محکمہ پی اینڈ ڈی کو پچھلے پانچ سالوں میں پی پی-194 ملتان لوکل گورنمنٹ کے کسی بھی سکیم کو منظوری کے لئے پیش نہیں کیا گیا لہٰذا یہ سوال محکمہ پی اینڈ ڈی سے متعلقہ نہیں ہے۔
(ج) ایضاً
(د) ایضاً
(ہ) ایضاً

ملتان: پی پی-194 میں صحت کے منصوبوں کی منظوری کی تفصیلات

*676: جناب ظہیر الدین خان علیزئی: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔194 ملتان میں صحت کے لئے کتنے کون کون سے منصوبہ جات کی منظوری دی گئی؟

(ب) یہ کب شروع کئے گئے ان کی مدت تکمیل کیا تھی، ان میں سے کتنے منصوبے ایسے جو تاحال مکمل نہ ہوئے ہیں، مکمل نہ ہونے کی وجوہات بیان کریں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان منصوبہ جات میں تاخیر کے باعث حکومت کو کروڑوں روپے کا مزید مالی بوجھ برداشت کرنا پڑے گا؟

(د) کیا محکمہ کوئی ایسے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتا ہے کہ شروع کئے گئے منصوبہ جات کو بروقت مکمل کر لیا جائے تاکہ کروڑوں / اربوں روپے کو ضائع ہونے سے بچایا جا سکے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی قواعد وضوابط کے مطابق ان ترقیاتی منصوبہ جات کی منظوری دیتا ہے جن کی مالیت 200 ملین روپے یا اس سے زیادہ ہے۔ پچھلے پانچ سالوں میں پی پی۔194 سے کوئی ترقیاتی منصوبہ محکمہ پی اینڈ ڈی نے منظور نہیں کیا۔

(ب) جواب(الف) کی روشنی میں یہ سوال متعلقہ نہیں ہے۔

(ج) نہیں۔

(د) نہیں۔

قصور:پی پی۔180 میں لوکل گورنمنٹ اور آبپاشی کے منصوبہ جات کی منظوری کی تفصیلات

*679: سردار وقاص حسن موکل: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔180 قصور میں لوکل گورنمنٹ اور آبپاشی کے کون کون سے منصوبہ جات کی منظوری دی، علیحدہ علیحدہ سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان میں سے کتنے ایسے منصوبہ جات ہیں جو افسران بالا کی غفلت اور لاپرواہی کے باعث بروقت مکمل نہ ہو سکے، یہ منصوبے کب شروع کئے گئے اور ان کی مدت تکمیل کیا تھی، آگاہ کریں؟

(ج) ان منصوبہ جات کو بروقت مکمل نہ کرنے والے افسران کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی، اگر نہیں تو کیوں؟

(د) کیا محکمہ آئندہ کے لئے کوئی ایسے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتا ہے کہ کوئی منصوبہ تاخیر کا شکار نہ ہو اور اگر ہو تو تاخیر کرنے والے ذمہ دار وافسران کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) شعبہ لوکل گورنمنٹ: قواعد وضوابط کے تحت صرف وہ منصوبے جن کی لاگت 200 ملین روپے یا اس سے زیادہ ہوتی ہے، منظوری کے لئے محکمہ پی اینڈ ڈی میں پیش کئے جاتے ہیں اور اس سے کم لاگت کے منصوبے مقامی یا محکمے کی سطح پر منظور کئے جاتے ہیں۔ مذکورہ عرصے کے دوران محکمہ پی اینڈ ڈی کو پی پی۔180 قصور لوکل گورنمنٹ کا کوئی بھی منصوبہ جس کی لاگت 200 ملین روپے یا اس سے زائد ہو منظوری کے لئے پیش نہ کیا گیا۔

شعبہ آبپاشی: محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔180 قصور میں آبپاشی کے کسی بھی منصوبہ کی منظوری نہیں دی۔ محکمہ پی اینڈ ڈی کو منظوری کے لئے وہ منصوبہ جات آتے ہیں جن کی مالیت 200 ملین روپے سے زیادہ ہوتی ہے۔ ان پانچ سالوں کے دوران محکمہ پی اینڈ ڈی میں ایسا کوئی منصوبہ نہیں آیا۔

(ب) شعبہ لوکل گورنمنٹ: چونکہ محکمہ پی اینڈ ڈی کو پچھلے پانچ سالوں میں پی پی۔180 قصور لوکل گورنمنٹ کے کسی بھی منصوبے کو منظوری کے لئے نہیں پیش کیا گیا لہذا یہ سوال محکمہ پی اینڈ ڈی سے متعلقہ نہ ہے۔

شعبہ آبپاشی: کوئی نہیں۔ چونکہ کوئی ایسا منصوبہ روبہ عمل نہیں اس لئے سوال کا اطلاق نہ ہے۔

(ج) شعبہ لوکل گورنمنٹ: چونکہ محکمہ پی اینڈ ڈی کو پچھلے پانچ سالوں میں پی پی۔180 قصور لوکل گورنمنٹ کے کسی بھی منصوبے کو منظوری کے لئے نہیں پیش کیا گیا لہذا یہ سوال محکمہ پی اینڈ ڈی سے متعلقہ نہ ہے۔

شعبہ آبپاشی: کوئی نہیں۔ سوال کا اطلاق نہ ہے۔

(د) شعبہ لوکل گورنمنٹ: چونکہ محکمہ پی اینڈ ڈی کو پچھلے پانچ سالوں میں پی پی۔180 قصور لوکل گورنمنٹ کے کسی بھی منصوبے کو منظوری کے لئے نہیں پیش کیا گیا لہذا یہ سوال محکمہ پی اینڈ ڈی سے متعلقہ نہ ہے۔

شعبہ آبپاشی: اوپر بیان کئے گئے تناظر میں اس سوال کا اطلاق نہ ہے۔

قصور: پی پی 180 میں ہاؤسنگ اور لائیو سٹاک کی سکیموں کی منظوری کی تفصیلات

*680: سردار وقاص حسن مؤکل: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔180 قصور میں ہاؤسنگ و پبلک ہیلتھ، لائیو سٹاک کی کون کون سی کتنی سکیموں کی منظوری دی، علیحدہ علیحدہ سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان میں سے کتنے ایسے منصوبہ جات ہیں جو تاحال مکمل نہ ہو سکے، یہ کب شروع کئے گئے اور ان کی مدت تکمیل کیا تھی، آگاہ کریں؟

(ج) ان منصوبہ جات کو بروقت مکمل نہ کرنے والے افسران کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی، اگر ہاں تو ان افسران کے نام، عہدہ، گریڈ و موجودہ تعیناتی سے آگاہ کریں، اور اگر کارروائی نہیں کی گئی تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) شعبہ ہاؤسنگ و پبلک ہیلتھ: محکمہ پی اینڈ ڈی قواعد و ضوابط کے مطابق ان ترقیاتی منصوبہ جات کی منظوری دیتا ہے جن کی مالیت 200 ملین روپے یا اس سے زیادہ ہو۔ محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں میں پی پی۔231 ضلع قصور میں پبلک ہیلتھ کے کسی منصوبے کی منظوری نہیں دی۔ اس سے کم مالیت کے منصوبوں کی تفصیل متعلقہ محکمہ کے پاس ہوتی ہے۔

شعبہ لائیو سٹاک: محکمہ پی اینڈ ڈی کی طرف سے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔180 قصور میں ایک ہی پراجیکٹ سپورٹس سروسز فار لائیو سٹاک فارمرز فیز تھری کی منظوری دی، جس کی مالیت 964 ملین روپے تھی منصوبہ سال 07۔2006 سے شروع ہوا اور

سال2010۔11 میں مکمل ہوا جس کے تحت متذکرہ حلقہ میں12 ویٹرنری ڈسپنسریز تعمیر کرنے کا منصوبہ بنایا گیا جن کے نام درج ذیل ہیں۔

سال2008۔09:ویٹرنری ڈسپنسری الہ آباد، گہلن ہتھاڑ، لنڈے، بھاگیوال، بنگی کلیاں، آکیکے، رسول پور، جمشیر کلاں، کوٹھا اور گندی روپ سنگھ۔

سال2010۔11:ویٹرنری ڈسپنسری کل مؤکل اور ججل۔

(ب) شعبہ ہاؤسنگ وپبلک ہیلتھ:چونکہ پی اینڈ ڈی نے کسی منصوبے کی منظوری نہیں دی، لہذا یہ سوال محکمہ پی اینڈ ڈی سے متعلقہ نہ ہے۔

شعبہ لائیوسٹاک:تمام منصوبہ جات اپنی مقررہ مدت کے دورانیہ میں مکمل کر لئے گئے اور کسی قسم کی تاخیر نہ ہوئی۔

(ج) شعبہ ہاؤسنگ وپبلک ہیلتھ:چونکہ محکمہ پی اینڈ ڈی نے کسی منصوبے کی منظوری نہیں دی لہذا یہ سوال محکمہ پی اینڈ ڈی سے متعلقہ نہ ہے۔

شعبہ لائیوسٹاک:کیونکہ کوئی بھی منصوبہ نامکمل یا تاخیر کا شکار نہیں ہوا اس لئے کسی آفیسر کے خلاف انضباطی کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی۔

قصور:پی پی۔181 میں صحت کے منصوبوں کی منظوری کی تفصیلات

*682:شیخ علاؤالدین:کیا وزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔181 ضلع قصور میں صحت کے لئے کتنے کون کون سے منصوبہ جات کی منظوری دی، علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان میں سے کتنے ایسے منصوبہ جات ہیں جو تاحال مکمل نہ ہوئے، مکمل نہ ہونے کی وجوہات اور حکومت نے اس کی تاخیر کے ذمہ داران کے خلاف کیا کارروائی کی، آگاہ کریں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان منصوبہ جات کی تاخیر کے باعث حکومت کو کروڑوں واربوں روپے کا مزید مالی بوجھ برداشت کرنا پڑا؟

(د) یہ منصوبہ جات کب تک مکمل ہو جائیں گے، تاریخ وسال سے آگاہ کریں؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی قواعد وضوابط کے مطابق ان ترقیاتی منصوبہ جات کی منظوری دیتا ہے جن کی مالیت 200 ملین روپے یا اس سے زیادہ ہے۔ پچھلے پانچ سالوں میں پی پی۔181 سے کوئی ترقیاتی منصوبہ پی اینڈ ڈی نے منظور نہیں کیا۔

(ب) جواب(الف) کی روشنی میں یہ سوال متعلقہ نہیں ہے۔

(ج) ۔ایضاً۔

(د) ۔ایضاً۔

قصور:پی پی۔181 میں تعلیم کے منصوبوں کی منظوری ودیگر تفصیلات

*683: شیخ علاؤالدین: کیاوزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔181 ضلع قصور میں تعلیم کے لئے کتنے کون کون سے منصوبہ جات کی منظوری دی، علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان میں سے کتنے ایسے منصوبے ہیں جو ابھی تک مکمل نہ ہوئے ہیں، یہ منصوبے کب شروع کئے گئے اور ان کی مدت تکمیل کیا تھی، آگاہ کریں؟

(ج) ان منصوبہ جات کی بروقت تکمیل کے لئے محکمہ کیا کیا اقدامات اٹھاتا ہے، ان کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) ان منصوبہ جات میں تاخیر کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کی گئی، اگر ہاں تو کن کن کے خلاف ان کے نام، عہدہ، گریڈ سے آگاہ کریں؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی قواعد وضوابط کے مطابق ان ترقیاتی منصوبہ جات کی منظوری دیتا ہے جن کی مالیت 200 ملین روپے یا اس سے زیادہ ہو۔ محکمہ نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران ضلع قصور پی پی۔181 میں تعلیم کے کسی منصوبہ کی منظوری نہیں دی اس سے کم مالیت کے منصوبوں کی تفصیل متعلقہ محکمہ کے پاس ہوتی ہے۔

(ب) چونکہ محکمہ پی اینڈ ڈی نے کسی منصوبہ کی منظوری نہیں دی لہذا یہ سوال محکمہ پی اینڈ ڈی سے متعلقہ نہ ہے۔

(ج) ۔ایضاً۔

(د) ۔ایضاً۔

ملتان:پی پی۔195 میں ہاؤسنگ سکیموں کی منظوری و دیگر تفصیلات

*686: جناب جاوید اختر: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔195 ملتان میں ہاؤسنگ کی کون کون سی سکیموں کی منظوری دی، علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) یہ سکیمیں کتنی لاگت کی تھیں، ان میں سے کتنی سکیمیں تاحال مکمل نہ ہوئیں ہیں، اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ج) ان سکیموں کی تکمیل میں تاخیر کے باعث حکومت کو کتنا مزید مالی بوجھ برداشت کرنا پڑے گا اور یہ کب تک مکمل ہو جائیں گے، تاریخ و سال سے آگاہ کریں؟

(د) کیا ان سکیموں کی تکمیل میں تاخیر کی وجہ بننے والے افسران کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔195 ملتان کا کوئی منصوبہ برائے منظوری نہ بھیجا گیا ہے لہذا تاخیر کا کوئی جواز نہ ہے۔

(ب) متعلقہ نہ ہے۔

(ج) متعلقہ نہ ہے۔

(د) متعلقہ نہ ہے۔

ملتان:پی پی۔195 میں لوکل گورنمنٹ کے منصوبوں کی منظوری و دیگر تفصیلات

*687: جناب جاوید اختر: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔195 ملتان میں لوکل گورنمنٹ کی کتنی سکیموں کی منظوری دی، علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) یہ سکیمیں کب شروع کی گئیں اوران کا تخمینہ لاگت کیا تھا، یہ کب مکمل ہونا تھیں؟

(ج) ان میں کتنی سکیمیں تاحال نامکمل ہیں، ان سکیموں میں تاخیر کا باعث بننے والے افسران کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی اگر ہاں تو ان کے نام، عہدہ، گریڈ و موجودہ تعیناتی سے آگاہ کریں اور اگر نہیں تو کیوں؟

(د) یہ سکیمیں کب تک مکمل ہو جائیں گی، تاریخ و سال سے آگاہ کریں؟

(ہ) کیا محکمہ آئندہ کے لئے کوئی ایسے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتا ہے کہ کوئی منصوبہ تاخیر کا شکار نہ ہو؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) قواعد و ضوابط کے تحت صرف وہ سکیمیں جن کی لاگت 200 ملین روپے یا اس سے زیادہ ہوتی ہے منظوری کے لئے محکمہ پی اینڈ ڈی میں پیش کی جاتی ہیں اور اس سے کم لاگت کی سکیمیں مقامی یا محکمے کی سطح پر منظور کی جاتی ہیں۔ مذکورہ عرصے کے دوران محکمہ پی اینڈ ڈی کو پی پی-195 ملتان لوکل گورنمنٹ کی کوئی بھی سکیم جس کی لاگت 200 ملین روپے یا اس سے زائد ہو منظوری کے لئے پیش نہیں کی گئی تھی۔

(ب) چونکہ محکمہ پی اینڈ ڈی کو پچھلے پانچ سالوں میں پی پی-195 ملتان لوکل گورنمنٹ کی کسی بھی سکیم کو منظوری کے لئے پیش نہیں کیا گیا لہٰذا یہ سوال پی اینڈ ڈی سے متعلقہ نہیں ہے۔

(ج) ایضاً

(د) ایضاً

(ہ) ایضاً

راولپنڈی: پی پی-8 میں صحت و تعلیم کے منصوبوں کی منظوری و دیگر تفصیلات

*725: ملک تیمور مسعود: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی-8 راولپنڈی میں صحت اور تعلیم کے کون کون سے منصوبہ جات کی منظوری دی، علیٰحدہ علیٰحدہ سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان میں سے کتنے ایسے منصوبہ جات ہیں جو افسران کی لاپروائی کی وجہ سے بروقت مکمل نہ ہو سکے، یہ منصوبہ جات کب شروع کئے گئے اور ان کی مدت تکمیل کیا تھی، آگاہ کریں؟

(ج) ان منصوبہ جات کو بروقت مکمل نہ کرنے والے افسران کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی، اگر ہاں تو ان افسران کے نام، عہدہ، گریڈ و موجودہ تعیناتی سے آگاہ کریں اور اگر کارروائی نہیں کی گئی تو کیوں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) شعبہ صحت: پی پی۔8 میں پچھلے پانچ سالوں میں صحت سے متعلقہ کوئی بھی منصوبہ پیش نہیں کیا گیا۔

شعبہ تعلیم: محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات قواعد و ضوابط کے مطابق ان ترقیاتی منصوبہ جات کی منظوری دیتا ہے جن کی مالیت 200 ملین روپے یا اس سے زیادہ ہو۔ محکمہ نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران ضلع راولپنڈی پی پی۔8 میں کسی سکول اور ہائر ایجوکیشن منصوبہ کی منظوری نہیں دی اس سے کم مالیت کے منصوبوں کی تفصیل متعلقہ محکمہ کے پاس ہوتی ہے۔

(ب) شعبہ صحت: الف کی روشنی میں متعلقہ نہیں ہے۔

شعبہ تعلیم: چونکہ محکمہ پی اینڈ ڈی نے کسی منصوبے کی منظوری نہیں دی لہذا یہ سوال محکمہ پی اینڈ ڈی سے متعلقہ نہ ہے۔

(ج) شعبہ صحت: ایضًا

شعبہ تعلیم: ایضًا

راولپنڈی: پی پی۔8 میں لوکل گورنمنٹ کے منصوبوں کی منظوری کی تفصیلات

*726: **ملک تیمور مسعود:** کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔8 راولپنڈی میں لوکل گورنمنٹ کے کون کون سے منصوبہ جات کی منظوری دی، علیحدہ علیحدہ سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان میں سے کتنے ایسے منصوبے ہیں جو بروقت مکمل نہ ہو سکے، اس کی وجوہات کیا ہیں، یہ منصوبے کب شروع کئے گئے اور ان کی مدت تکمیل کیا تھی؟

(ج) ان منصوبہ جات کو بروقت مکمل نہ کرنے والے افسران کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی، اگر نہیں تو کیوں؟

(د) کیا محکمہ آئندہ کے لئے کوئی ایسے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتا ہے کہ کوئی منصوبہ تاخیر کا شکار نہ ہو اور اگر ہو تو تاخیر کرنے والے ذمہ داران کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) قواعد وضوابط کے تحت صرف وہ منصوبے جس کی لاگت 200 ملین روپے یا اس سے زیادہ ہوتی ہے منظوری کے لئے محکمہ پی اینڈ ڈی میں پیش کئے جاتے ہیں اور اس سے کم لاگت کے منصوبے مقامی یا محکمے کی سطح پر منظور کئے جاتے ہیں۔ مذکورہ عرصے کے دوران محکمہ پی اینڈ ڈی کو پی پی۔8 راولپنڈی لوکل گورنمنٹ کا کوئی بھی منصوبہ جس کی لاگت 200 ملین روپے یا اس سے زائد ہو منظوری کے لئے پیش نہ کیا گیا تھا۔

(ب) چونکہ محکمہ پی اینڈ ڈی کو پچھلے پانچ سالوں میں پی پی۔8 راولپنڈی لوکل گورنمنٹ کے کسی بھی منصوبے کو منظوری کے لئے پیش نہیں کیا گیا لہٰذا یہ سوال پی اینڈ ڈی سے متعلقہ نہیں ہے۔

(ج) ایضًا

(د) ایضًا

پاکپتن: پی پی 231 میں تعلیم کے منصوبوں کی منظوری و دیگر تفصیلات

*728: پیر کاشف علی چشتی: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔231 پاکپتن میں سکولز ایجوکیشن کے لئے کون کون سے منصوبہ جات کی منظوری دی، ان کی علیحدہ علیحدہ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) ان میں کتنے منصوبے ہیں جو ابھی تک مکمل نہیں ہوئے ہیں، یہ منصوبے کب شروع کئے گئے تھے اور ان کی مدت تکمیل کیا تھی، آگاہ کریں؟

(ج) مذکورہ منصوبہ جات کو جلد از جلد یا بروقت تکمیل کے لئے محکمہ کیا کیا اقدامات اٹھاتا ہے، ان کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) ان میں سے جو منصوبہ جات بروقت مکمل نہ ہو سکے، اس کی وجوہات اور اس تاخیر کے ذمہ داران کے خلاف کیا کارروائی کی گئی، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی قواعد وضوابط کے مطابق ان ترقیاتی منصوبہ جات کی منظوری دیتا ہے جن کی مالیت 200 ملین روپے یا اس سے زیادہ ہو۔ محکمہ نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران ضلع پاکپتن پی پی۔231 میں تعلیم کے کسی منصوبہ کی منظوری نہیں دی اس سے کم مالیت کے منصوبوں کی تفصیل متعلقہ محکمہ کے پاس ہوتی ہے۔

(ب) چونکہ محکمہ پی اینڈ ڈی نے کسی منصوبہ کی منظوری نہیں دی لہذا یہ سوال محکمہ پی اینڈ ڈی سے متعلقہ نہ ہے۔

(ج) ایضاً۔

(د) ایضاً۔

بہاولپور: چولستان میں واٹر سپلائی کی پائپ لائنوں کو درست کر کے چالو کرنے کا معاملہ

*781: ڈاکٹر محمد افضل: کیا وزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 2004 سے سال 2006 تک حکومت نے بہاولپور چولستان میں واٹر سپلائی کی اڑھائی سو کلو میٹر پائپ لائنیں بچھائیں، جو کہ سال 2009 تک چالو حالت میں ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ بالا واٹر سپلائی کی پائپ لائنیں سال 2009 سے بند پڑی ہیں اور علاقے کے لوگوں کو پینے کا پانی تک میسر نہیں؟

(ج) کیا حکومت عوام الناس کی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے مندرجہ بالا واٹر سپلائی لائنوں کو درست /مرمت کر کے دوبارہ چالو کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) چولستان ترقیاتی ادارہ بہاولپور نے 04-2003 میں چار عدد واٹر سپلائی سکیمیں بچھائی تھیں 2004 سے لے کر اب تک یہ واٹر سپلائی سکیمیں کام کر رہی ہیں ان کی لمبائی 262 کلو میٹر ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ 2009 سے سکیمیں بند پڑی ہیں یہ سکیمیں کام کر رہی ہیں اور لوگوں کو پینے کا پانی سپلائی کر رہی ہیں عرصہ دس سال چلنے کے بعد ان کی efficiency کم ہو چکی ہے۔

(ج) چولستان ترقیاتی ادارہ بہاولپور ان واٹر سپلائی سکیموں کی بحالی / مرمت کے لئے کوشش کر رہا ہے حکومت پنجاب نے ان سکیموں کی بحالی / مرمت کے لئے 9.75 ملین روپے مختص کئے ہیں مرمت کے بعد اس سال کے آخر تک ان پائپ لائنوں کی کارکردگی مزید بہتر ہو جائے گی۔

جھنگ: سکولز اور ہائر ایجوکیشن کے منصوبہ جات کی تفصیلات

*1773: مہر خالد محمود سرگانہ: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔79 جھنگ میں سکولز اور ہائر ایجوکیشن کے لئے کون کون سے منصوبہ جات کی منظوری دی ان کی علیحدہ علیحدہ سال وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) ان میں سے کتنے منصوبے ہیں جو ابھی تک مکمل نہیں ہوئے۔ یہ منصوبے کب شروع کئے گئے تھے اور ان کی مدت تکمیل کیا تھی، آگاہ کریں؟

(ج) ان میں سے جو منصوبہ جات بروقت مکمل نہ ہو سکے اس کی وجوہات اور ان منصوبہ جات کے بروقت مکمل نہ ہونے کے باعث تخمینہ لاگت میں کتنا اضافہ ہوا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی قواعد و ضوابط کے مطابق ان ترقیاتی منصوبہ جات کی منظوری دیتا ہے جن کی مالیت 200 ملین روپے یا اس سے زیادہ ہو۔ محکمہ نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران ضلع جھنگ پی پی۔79 میں محکمہ سکولز اور ہائر ایجوکیشن کے منصوبے کی منظوری نہیں دی اس سے کم مالیت کے منصوبوں کی تفصیل متعلقہ محکمہ کے پاس ہوتی ہے۔

(ب) چونکہ محکمہ پی اینڈ ڈی نے کسی منصوبہ کی منظوری نہیں دی لہذا یہ سوال محکمہ پی اینڈ ڈی سے متعلقہ نہ ہے۔

(ج) ایضاً۔

ضلع جھنگ: صحت کے منصوبہ جات کی منظوری و دیگر تفصیلات

*1774: مہر خالد محمود سرگانہ: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی-79 ضلع جھنگ میں صحت کے لئے کون کون سے منصوبہ جات کی منظوری دی، علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان میں کتنے ایسے منصوبہ جات ہیں جو ابھی تک مکمل نہیں ہوئے۔مکمل نہ ہونے کی وجہ سے اور اس کی تاخیر کے ذمہ داران کے خلاف کیا کارروائی کی گئی؟

(ج) محکمہ ان منصوبہ جات کی بروقت تکمیل کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھاتا ہے؟

(د) ان منصوبہ جات کی تکمیل میں تاخیر کے باعث اس کے تخمینہ لاگت میں کتنا اضافہ ہوا،اس کی منصوبہ وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی پی-79 ضلع جھنگ میں پچھلے پانچ سالوں میں صحت سے متعلقہ کوئی بھی منصوبہ پیش نہیں کیا گیا۔

(ب) جواب(الف)کی روشنی میں متعلقہ نہیں ہے۔

(ج) ایضاً۔

(د) ایضاً۔

میانوالی:پی پی-45 میں لوکل گورنمنٹ کے منصوبہ جات کی منظوری و دیگر تفصیلات

*1786:جناب احمد خان بھچر:کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی-45 میانوالی میں لوکل گورنمنٹ کے کون کون سے منصوبہ جات کی منظوری دی، سال وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) ان میں سے کتنے ایسے منصوبے ہیں جو بروقت مکمل نہ ہو سکے اس کی وجوہات،نیز یہ منصوبے کب شروع کئے گئے اور ان کی مدت تکمیل کیا تھی؟

(ج) کیا محکمہ آئندہ کے لئے کوئی ایسے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتا ہے کہ کوئی منصوبہ تاخیر کا شکار نہ ہو اور اگر ہو تو تاخیر کرنے والے ذمہ داران کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) قواعد وضوابط کے تحت صرف وہ سکیمیں جن کی لاگت 200 ملین روپے یا اس سے زیادہ ہوتی ہے منظوری کے لئے محکمہ پی اینڈ ڈی میں پیش کی جاتی ہیں اور اس سے کم لاگت کی سکیمیں

مقامی یا محکمے کی سطح پر منظور کی جاتی ہیں۔ مذکورہ عرصے کے دوران محکمہ پی اینڈ ڈی کو پی پی۔45 میانوالی لوکل گورنمنٹ کی کوئی بھی سکیم جس کی لاگت 200 ملین روپے یا اس سے زائد ہو منظوری کے لئے پیش نہیں کی گئی۔

(ب) چونکہ محکمہ پی اینڈ ڈی کو پچھلے پانچ سالوں میں پی پی۔45 میانوالی لوکل گورنمنٹ کے کسی بھی سکیم کو منظوری کے لئے پیش نہیں کیا گیا لہٰذا یہ سوال محکمہ پی اینڈ ڈی سے متعلقہ نہیں ہے۔

(ج) ایضاً

لاہور: پی پی۔144 صحت کے منصوبہ جات کی منظوری کی تفصیلات

*2251: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔144 لاہور میں صحت کے کون کون سے منصوبہ جات کی منظوری دی، سال وار تفصیل ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ب) ان میں سے کتنے منصوبے ایسے ہیں جو بروقت مکمل نہ ہو سکے اور اس سے ان منصوبہ جات کے تخمینہ لاگت میں مزید اضافہ ہوا، ان منصوبہ جات کو محکمہ کب تک مکمل کروانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی قواعد و ضوابط کے مطابق ان ترقیاتی منصوبہ جات کی منظوری دیتا ہے جن کی مالیت 200 ملین روپے یا اس سے زیادہ ہو۔ لاہور پی پی۔144 میں پچھلے پانچ سالوں میں صحت سے متعلقہ کوئی بھی منصوبہ پیش نہیں کیا گیا۔

(ب) الف کی روشنی میں متعلقہ نہیں ہے۔

لاہور: ہائر ایجوکیشن کے منصوبہ جات کی منظوری و دیگر تفصیلات

*2253: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔143، 144 لاہور میں سکولز اور ہائر ایجوکیشن کے لئے کون کون سے منصوبہ جات کی منظوری دی، سال وار تفصیل ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ب) ان میں سے کتنے منصوبے ایسے ہیں جو ابھی تک مکمل نہیں ہوئے۔یہ منصوبے کب شروع کئے گئے تھے اوران کی مدت تکمیل کیا تھی،ان منصوبہ جات کے بروقت مکمل نہ ہونے کے باعث تخمینہ لاگت میں کتنا اضافہ ہوا؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی قواعد وضوابط کے مطابق ان ترقیاتی منصوبہ جات کی منظوری دیتا ہے جن کی مالیت 200 ملین روپے یا اس سے زیادہ ہو۔ محکمہ نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران ضلع لاہور پی پی۔143، 144 میں محکمہ سکولز اور ہائر ایجوکیشن کے منصوبے کی منظوری نہیں دی اس سے کم مالیت کے منصوبوں کی تفصیل متعلقہ محکمہ کے پاس ہوتی ہے۔

(ب) چونکہ محکمہ پی اینڈ ڈی نے کسی منصوبہ کی منظوری نہیں دی، لہذا یہ سوال محکمہ پی اینڈ ڈی سے متعلقہ نہ ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: اب تحاریک استحقاق کا وقت ہے۔وزیر قانون تشریف نہیں لائے اس لئے ان کو pending کرتے ہیں اور تحاریک التوائے کار کو take up کرتے ہیں۔ محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کی تحریک التوائے کار نمبر 328/14 ہے۔اس کا جواب آنا تھا۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

لاہور میں ادارے کی غفلت کی وجہ سے ون ویلنگ کے واقعات کے نتیجے میں ہلاکتوں میں اضافہ

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ اقبال ٹاؤن ڈویژن میں سال 2014 میں ون ویلنگ کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے پانچ مقدمات درج رجسٹر کئے گئے، ماڈل ٹاؤن ڈویژن میں کل 222 مقدمات درج

ہوئے، سٹی ڈویژن میں کل 24 مقدمات درج ہوئے ہیں اور ملزمان کو گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا۔ کینٹ ڈویژن میں کل 9 مقدمات درج ہوئے، صدر ڈویژن میں 19 مقدمات درج ہوئے اور سول لائن ڈویژن میں 21 مقدمات درج رجسٹر کئے گئے۔ Muhafiz Escort and Mobile Escort کی گشت کو مزید مؤثر بنایا گیا ہے اور تمام افسران و ملازمین کو ہدایت کی گئی ہے کہ اگر کوئی بھی ون ویلنگ کرتا ہوا پایا جائے تو اس کے خلاف فوری حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 329، ڈاکٹر محمد افضل، چودھری عامر سلطان چیمہ اور سردار وقاص حسن مؤکل کی طرف سے ہے۔ اس کا بھی جواب آنا تھا۔

محکمہ صحت کی عدم توجہ کی وجہ سے لاہور کے سرکاری ہسپتالوں میں وینٹی لیٹرز کی کمی کے باعث مریضوں کو پریشانی کا سامنا

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ صحت پنجاب مریضوں کو صحت کی بروقت سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے ہر وقت کوشاں ہے۔ اس سلسلے میں specialist doctors کی کمی کو پورا کرنے کے لئے ایسے مرد میڈیکل آفیسر اور خواتین میڈیکل آفیسر جنہوں نے متعلقہ شعبہ میں specialization کی ہوتی ہے انہیں بطور specialist doctor تعینات کیا جا رہا ہے تاکہ متعلقہ ڈاکٹروں کی کمی کو پورا کیا جا سکے۔

جناب سپیکر! جہاں تک شاہدرہ میں اینستھیزیا کے ڈاکٹر کی موجودگی کا تعلق ہے تو اس بارے میں عرض ہے کہ شاہدرہ ٹیچنگ ہسپتال میں اس وقت اینستھیزیا کے ڈاکٹر پہلے ہی کام کر رہے ہیں اور مریضوں کو طبی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔

جناب سپیکر! وینٹی لیٹرز کی فراہمی کے بارے میں عرض ہے کہ لاہور کے تمام چھوٹے بڑے سرکاری ہسپتالوں میں وینٹی لیٹرز مریضوں کو health care مہیا کرنے کے لئے مناسب تعداد میں موجود ہیں۔ تاہم ایسے مریضوں کی تعداد جن کو وینٹی لیٹر کی ضرورت پڑتی ہے میں بتدریج اضافے کے پیش نظر بعض اوقات یہ تعداد کم پڑ جاتی ہے جس کو مدنظر رکھتے ہوئے محکمہ اس میں اضافہ کے لئے بروقت کوشاں رہتا ہے۔ یہاں یہ واضح کرنا بھی ضروری ہے کہ وینٹی لیٹر کی سہولت حادثات کے شکار

ہونے والے Neurosurgery کے مریضوں، سینہ اور پھیپھڑوں کے مریضوں کی امراض میں پیچیدگی پیدا ہونے کی صورت میں درکار ہوتی ہے۔ چونکہ وینٹی لیٹر کی سہولت مہیا کرنے کے لئے اور بہت سی تکنیکی سہولیات اور infrastructure کی ضرورت ہوتی ہے جس میں آئی سی یو، تربیت یافتہ سٹاف، technicians and specialist doctors جو مریض کو monitor کر سکے کا ہونا ضروری ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کی خصوصی ہدایت کے پیش نظر محکمہ صحت سرکاری ہسپتالوں میں ہر قسم کی ایمرجنسی، آئی۔ سی۔ یو اور وارڈ میں services کو بہتر سے بہتر کرنے کے لئے کوشاں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 331/14 محترمہ نگہت شیخ کی ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی محترمہ نگہت شیخ کی ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 336/14 ڈاکٹر مراد راس، محترمہ راحیلہ انور اور محترمہ شُنیلا رُوت کی طرف سے ہے۔ جی، محترمہ!

محکمہ آبپاشی کے افسران کا ورک چارج کے نام پر
سالانہ کروڑوں روپے کا حکومتی خزانے کو نقصان پہنچانا

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جناح" مورخہ 4-مارچ 2014 کی خبر کے مطابق محکمہ آبپاشی پنجاب میں تقریباً 100 ڈویژنوں میں اس وقت ہزاروں کی تعداد میں ورک چارج کے نام پر قومی خزانے کو دونوں ہاتھوں سے لوٹا جا رہا ہے حالانکہ سرکاری طور پر عام حالات میں ورک چارج ملازمین کی تعیناتی پر پابندی ہے اور اشد ضرورت پر بھی اجازت کے بغیر کوئی ڈویژن ورک چارج ملازم نہیں رکھ سکتی لیکن چند ڈویژنوں کو چھوڑ کر سبھی ڈویژنوں میں بوگس ورک چارج ملازمین کی بھرتیوں کے نام پر ہر ماہ تقریباً 2 کروڑ 25 لاکھ روپے اور سالانہ 27 کروڑ روپے کی بندر بانٹ کی جا رہی ہے۔ ذرائع سے پتا چلا ہے کہ صوبہ بھر کی تمام سب ڈویژنوں خصوصاً نہری سب ڈویژن میں ورک چارج ملازمین کی بھرمار ہو چکی ہے۔ ورک چارج پر بھرتی ہونے والے زیادہ تر ملازمین کا صرف کاغذوں میں وجود ہوتا ہے لیکن عملی طور پر وہ کہیں نظر

نہیں آتے بلکہ گھروں میں بیٹھے ہوئے معذور لوگوں کے صرف شناختی کارڈ استعمال کر کے ہر ماہ ان کی تنخواہ اپنی جیبوں میں ڈال لی جاتی ہے۔اس کرپشن میں اوور سیئر سے لے کر ایس ای تک سبھی شامل ہیں کیونکہ ورک چارج ملازم ایس ڈی او کی صوابدید پر بھرتی کیا جاتا ہے اور تنخواہ بھی سب ڈویژن ہی دیتی ہے اس لئے ان پر کوئی check and balance نہیں ہوتا اور زیادہ تر افسران اپنے عزیز رشتے داروں کے شناختی کارڈ استعمال کر کے ہر ماہ لاکھوں روپے اپنی جیبوں میں ڈال رہے ہیں۔کچھ افسران نے ایسے لوگوں کو بھی ورک چارج پر رکھا ہے جن کو مرے ہوئے سالہا سال گزر چکے ہیں اور ان کی تنخواہیں متعلقہ سب ڈویژن کے افسران میں تقسیم ہو جاتی ہیں۔ایس ڈی او، ایکسیئن، ایس ای اور چیف انجینئر تک تقریباً ہر افسر کے گھر میں کام کرنے والے چوکیدار مالی باورچی اور گھریلو ڈرائیور سبھی کام تو افسران کے گھروں میں کرتے ہیں لیکن تنخواہ بطور ورک چارج سرکاری خزانے سے لیتے ہیں۔کئی افسران تو اپنے تبادلے کے بعد اپنے قریبی ملازمین کو بھی ساتھ لے جاتے ہیں لیکن ان کی تنخواہ بدستور پچھلی سب ڈویژن سے ہی آتی ہے۔حتیٰ کہ بعض ریٹائرڈ اعلیٰ افسران کے گھروں میں آج بھی محکمہ کے ورک چارج ملازمین کام کر رہے ہیں۔اس کروڑوں روپے ماہانہ کی معصومانہ کرپشن کے بارے میں اُوپر سے لے کر نیچے تک سبھی ملوث ہیں جس کی وجہ سے تمام اعلیٰ حکام علم ہونے کے باوجود اس گھناؤنی کرپشن کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرتے ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!اس تحریک التوائے کار کا ابھی تک جواب موصول نہیں ہوا لہذا اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending فرمادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 339/14، ڈاکٹر مراد راس، محترمہ شُنیلا رُوت اور محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی طرف سے ہے۔

ٹولنٹن مارکیٹ لاہور میں بیمار جانوروں کی کھلے عام فروخت جاری

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ

روزنامہ "دُنیا" مورخہ 4۔مارچ2014 کی خبر کے مطابق ٹولنٹن مارکیٹ میں کھلے عام بیمار اور چھوٹے جانوروں کی فروخت نے اصل دکانداروں کا بھی کاروبار تباہ کر دیا۔ مارکیٹ میں تجاوزات کی بھرمار اور جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر ہیں جس کے باعث گاہکوں کا مارکیٹ میں داخل ہونا محال ہو چکا ہے۔ان خیالات کااظہار ٹولنٹن مارکیٹ کے دکانداروں نے کیا کہ مارکیٹ کا سب سے بڑامسئلہ چھوٹے اور بیمار جانوروں کی کھلے عام خرید وفروخت ہے۔چند دکاندار ایسے بھی ہیں جو ذبح کی ہوئی مرغیوں کے وزن کو بڑھانے کے لئے پانی کے ٹیکے لگاتے ہیں جو ہیپاٹائٹس کا سبب بنتے ہیں۔ کچھ دکانداروں نے غیر قانونی طور پر تجاوزات کی ہوئی ہیں جس کی وجہ سے گاہکوں کا مارکیٹ میں آنا محال ہو چکا ہے۔ مارکیٹ میں جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں اور سڑکیں بھی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔ سیوریج کانظام مکمل طور پر خراب ہے جس کی وجہ سے عوام میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہذاا ستدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!اس تحریک التوائے کار کا جواب ابھی نہیں آیا تو اس تحریک التوائے کار کو بھی next week کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،اس تحریک التوائے کار کو next week کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 340/14 محترمہ شُنیلا رُوت صاحبہ اور محترمہ سعدیہ سہیل رانا صاحبہ کی ہے۔ جی، محترمہ!

پنجاب کی جیلوں میں قیدی خواتین کی ابتر حالت

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" مورخہ 4۔مارچ2014 کی خبر کے مطابق پنجاب کی مختلف جیلوں میں قید خواتین کی اکثریت کی حالت وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ابتر ہوتی جارہی ہے اور ان کی بھلائی کے سلسلے میں کوئی خاطر خواہ اقدامات نہیں اٹھائے جارہے۔ خواتین کے عالمی دن سے بے خبر سینکڑوں خواتین جیلوں میں انصاف کی متلاشی ہیں۔ پاکستان سمیت دنیا بھر میں 8۔ مارچ کو خواتین کا عالمی دن منایا جارہا ہے۔ اس حوالے سے حاصل ہونے والے اعداد وشمار کے مطابق پنجاب کی 32 جیلوں میں 838 خواتین قیدی

موجود ہیں جنہیں مختلف مقدمات کا سامنا ہے جن میں قتل، اغواء، منشیات، سمگلنگ اور حدود آرڈیننس کے مقدمات شامل ہیں۔ پنجاب کی 32 جیلوں میں سے سب سے زیادہ سنٹرل جیل راولپنڈی میں 133 قیدی ہیں۔ سنٹرل جیل لاہور میں 127، سنٹرل جیل گوجرانوالہ میں 54، سنٹرل جیل ساہیوال میں 39 اور اسی طرح صوبے کی باقی جیلوں میں بھی خواتین سزائیں کاٹ رہی ہیں۔ قیدی خواتین کی حالت زار پر کام کرنے والی غیر سرکاری تنظیم کی نمائندہ نے بتایا کہ صوبے کی جیلوں میں خواتین قیدیوں کی دیکھ بھال کے لئے کوئی خاتون ڈاکٹر نہیں۔ بڑے شہروں میں لیڈی ڈاکٹر نہ ہونے کی وجہ سے ایک قیدی شاہین بی بی زچگی کے دوران ہلاک ہو گئی لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب ابھی نہیں آیا تو اس تحریک التوائے کار کو بھی next week کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو بھی next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار 14/341 چودھری مونس الہیٰ، چودھری عامر سلطان چیمہ اور سردار وقاص حسن مؤکل کی طرف سے ہے۔

پنجاب کے ہسپتالوں میں آڈیالوجسٹ کی عدم دستیابی

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ڈان" مورخہ 4-مارچ 2014 کی خبر کے مطابق لاہور میں منعقدہ ایک کانفرنس کے حوالے سے یہ تشویش انگیز انکشاف ہوا ہے کہ صوبہ پنجاب کے ہسپتالوں میں Audiologist نہیں ہیں جو کہ سماعت سے محروم ہو جانے والے بچوں کی بڑی تعداد سے نمٹنے سے محروم ہیں۔ صرف سروس اور چلڈرن ہسپتال میں دو Audiologist ہیں جن میں سے ایک ترقی کے مواقع نہ ہونے کی وجہ سے استعفیٰ دے گئے ہیں۔ صورتحال یہ ہے کہ سماعت سے محروم افراد کی تعداد صوبہ پنجاب میں سب سے زیادہ ہے۔ بروقت علاج معالجے کی سہولت نہ ہونے کی وجہ سے سکول جانے والے بچوں میں 5 سے 6 بچے فی ہزار کو مستقل بہرے پن کا شکار ہونے کا خطرہ ہے۔ میڈیکل کے ماہرین کے مطابق نئے پیدا ہونے

والے بچوں کی Hearing Screening بہت ضروری ہے تاکہ ان کا بروقت علاج ہو سکے۔ Congenital Hearing Loss سے بچے تین سے چار فی ہزار سے دوچار ہوتے ہیں مگر پنجاب کے کسی بھی ہسپتال میں Hearing Screening کی سہولت موجود نہیں۔اس کے ادراک اور بروقت Identification اور علاج نہ ہونے کے اثرات بچوں کی قوت گویائی پر بھی ہوتا ہے اور یوں وہ گونگا بہرہ کہلاتے ہیں اگر اس قوت سماعت کی تشخیص دیر میں ہوگی تو علاج میں بھی بہت دقت ہوگی۔ مندرجہ بالا حقائق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ حکومت اور محکمہ صحت بچوں کی صحت کے بارے میں قابل افسوس حد تک بے خبر اور بے پرواہے۔ ماہرین طب کا کہنا ہے کہ حکومت اس مسئلے کے حل کے لئے فوری اقدامات اٹھائے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحاریک التوائے کار کا جواب ابھی نہیں آیا تو اس تحریک التوائے کار کو بھی next week کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو next week کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 378/14 سید طارق یعقوب صاحب کی ہے انہوں نے اس تحریک التوائے کار کو pending کرنے کی request کی ہے تو اس تحریک التوائے کار کو بھی next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 379/14 ملک مظہر عباس راں صاحب کی ہے، جی، ملک صاحب!

ملتان فیصل آباد موٹروے کی تعمیر میں استعمال ہونے والی بھاری مشینری سے جنوبی پنجاب کی تباہ ہونے والی سڑکات کا متعلقہ ٹھیکیدار سے مرمت کروانے کا مطالبہ

ملک مظہر عباس راں: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ملتان، فیصل آباد موٹروے سیکشن زیر تعمیر ہے۔ این ایچ اے کے پاس اس کا ٹھیکہ ہے اور اس ادارہ نے آگے ٹھیکہ دے رکھا ہے۔ بھاری مشینری استعمال ہو رہی ہے۔ ٹرک اور ٹرالے اور لوڈروں کے استعمال سے پی پی۔201 ضلع ملتان کی خاص طور پر اور جنوبی پنجاب کے متعلقہ علاقہ کی سڑکیں عام طور پر تباہ و برباد

کر دی گئی ہیں۔ ٹھیکہ کی شرائط میں یہ شق موجود ہے کہ ان سڑکوں وسولنگ اور پلوں کے ٹوٹ پھوٹ کی مرمت ٹھیکہ دار کے ذمہ ہو گی۔ ٹھیکہ دار کو پابند بنایا جائے اور اس سے undertaking لی جائے کہ وہ اس نقصان کا ازالہ کرنے کے لئے، ان کی مرمت کرے گا کیونکہ اگر وہ بل لے کر اور نقصان کر کے نکل گیا تو ان کی مرمت صوبائی فنڈ سے پچاس سال تک نہ ہو سکے گی۔ اس پر کمیٹی بنائی جائے۔ متعلقہ صوبائی ممبر سے سرٹیفکیٹ لینے کا پابند بنایا جائے کہ اس نے مرمت مکمل کر دی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب ابھی نہیں آیا تو اس تحریک التوائے کار کو بھی next week کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو next week کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/380۔ محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ ان کی تحریک پڑھی جا چکی ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/411 جناب منان خان صاحب کی ہے، جی، منان صاحب!

نارروال تا مرید کے سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے سے مسافروں کو پریشانی کا سامنا

جناب منان خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ نارووال سے مرید کے تک سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار، سڑک پر ڈکیتی اور راہزنی کی وارداتوں میں دن بدن اضافہ، مریض راستہ ہی میں مرنے لگے۔ تفصیل یوں ہے کہ ضلع نارووال کی اکلوتی سڑک جو شہر نارووال سے مرید کے تک آتی ہے۔ سڑک انتہائی خستہ حالت اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے کے باعث مریضوں کو لے جانے کے لئے کئی گھنٹے لگ جاتے اور اکثر مریض ایمبولینس میں ہی مر جاتے ہیں۔ عام مسافروں کو دوران سفر بے حد مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور شام ہوتے ہی گاڑیوں کو لوٹنے کی وارداتیں بڑھتی جا رہی ہیں۔ نارووال کے منتخب نمائندوں نے متعدد مرتبہ سڑک کی از سر نو تعمیر و مرمت کے لئے اعلیٰ حکام کو درخواستیں دیں لیکن کوئی شنوائی نہ ہوئی اور اب سڑک کی ٹوٹ پھوٹ

کی وجہ سے جرائم پیشہ افراد نے وارداتوں میں اضافہ کر دیا ہے۔ جو روڈ under construction ہے، اُس کا کام انتہائی سست روی کا شکار ہے، اس طرح تو یہ کام آئندہ پانچ سال تک بھی مکمل نہ ہو گا۔ متذکرہ صورتحال پر اہل علاقہ میں سخت بے چینی پائی جاتی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب ابھی نہیں آیا تو اس تحریک التوائے کار کو بھی next week کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو بھی next week کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ تحاریک التوائے کار ختم ہوئیں۔ جی، شیخ علاؤالدین صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ آج میں نے سبزی اور فروٹ منڈی کے اوپر تحریک التوائے کار پیش کی جو جناب نے pending فرما دی ہے۔ خیال یہ ہے کہ Monday کو اجلاس نہیں ہو گا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! میں نے اُس کو pending نہیں کیا وہ ابھی process میں ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اگر آپ نے میری تحریک التوائے کار pending نہیں کی تو میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ منڈی کی یونین کے صرف تین چار لوگ آپ کے چیمبر میں موجود ہیں۔ آپ صرف اُن سے پوچھ لیں کہ کیا حکومت نے اُن سے پوچھا ہے؟ میں آپ سے عرض کروں کہ یہاں پر یہ tradition بن گئی ہے کہ مال روڈ کو بند کر واور جو مرضی منوالو۔ میں یا کوئی بھی معزز ممبر یہ کہتا ہے کہ خُدا کے لئے حکومت کو embarrassment اور پبلک کو پریشانی سے بچائیں۔ آپ صرف اُن کی بات سُن لیں کہ وہ کس قدر پریشان ہیں اور یہاں حکومت نے جواب دیا ہے کہ ہم اُن کے کہنے پر وہاں سے منڈی تبدیل کر رہے ہیں۔ آپ کی بڑی مہربانی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی ایک اور توجہ چاہتا ہوں کہ Procedure کی Condition No. 60 ہے۔ آج Question Hour میں میرے سوالات تھے اور مجھے اطلاع کوئی نہیں تھی کہ آج میرے سوالات آ رہے ہیں۔ میں ان سوالات کا چھ مہینے سے انتظار کر رہا تھا۔ کسی معزز ممبر کو پتا نہیں ہوتا کہ آج میرا سوال آ رہا ہے۔ میں نے بارہا آپ کی اور جناب سپیکر کی خدمت میں یہ عرض کیا ہے کہ:

Answers to questions which the Minister proposes to give in the Assembly shall not be released for publication.

Mr Speaker! Publication means for media, not for the Hon'able Members.

تو یہ بڑی زیادتی ہے۔ ہم کوئی ولی تو ہیں نہیں کہ ہمیں پتالگ جائے کہ کل ہمارے سوال آرہے ہیں۔ میں یہ بات کہنا نہیں چاہتا لیکن میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ جب کوئی ممبر موجود نہیں ہوگا تو آپ کہیں گے dispose of، جو کہنے پر آپ حق بجانب ہیں۔ آج میرے اہم سوال تھے جن کا میں نے چھ مہینے انتظار کیا اور یقین کریں کہ میں صبح 9:00 بجے سے پبلک کے ہی کام کر رہا تھا، میں کسی اپنے کام میں مصروف نہیں تھا لیکن جب میں ایوان میں enter ہوا تو مجھے پتا چلا کہ میرے سوال نکل گئے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! کل ہم نے صبح 9:00 بجے کا اجلاس announce کیا تھا اور آپ کو آج کا ایجنڈا بھی کل دے دیا گیا تھا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پچھلے 50 سال سے ہمیں پہلے سوال مل جاتے تھے تو اب یہ فیصلہ کیوں کیا گیا ہے جبکہ رولز بھی یہ نہیں کہتے آپ publication کی interpretation جس سے چاہے کرالیں۔

"Publication means publication for the media not for the honourable Members."

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اس میں ہماری بھی ذمہ داری بنتی ہے۔ میں اِدھر صبح نو بجے سے موجود ہوں اور ہم نے ساڑھے دس بجے اجلاس شروع کیا کیونکہ ڈیڑھ گھنٹہ تاخیر سے ممبران آئے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ کی حلقہ کی ذمہ داریاں ہیں، بالکل ہیں اور اسی طرح میری بھی حلقہ کی ذمہ داریاں ہیں۔ آپ کی بطور سپیکر بھی ذمہ داریاں ہیں لیکن آپ Rule-60 پڑھ تو لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ یہ سوالات بھی حلقہ کے لوگوں کے لئے اور ان کے مفاد کے لئے ہی لے کر آتے ہیں تو آپ کو کل بتادیا گیا تھا کہ آج کس محکمہ کے سوالات و جوابات ہوں گے۔ آپ کو بروقت آنا چاہئے تھا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ میری عرض سن لیں۔ آپ publication کی کسی سے بھی interpretation کرالیں، میں تو جاہل آدمی ہوں۔ مجھے تو انگریزی نہیں آتی۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، نہیں۔آپ جاہل نہیں ہیں۔آپ ماشاء اللہ بڑے سمجھدار اور پڑھے لکھے آدمی ہیں۔

شیخ علاؤ الدین: نہیں سر نہیں۔ میں تو مانتا ہوں کہ مجھے انگریزی کی سمجھ نہیں ہے لیکن آپ publication کا کسی سے بھی پوچھ لیں۔یہ بڑی زیادتی ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے کہا تھا کہ یہ شوگر ملوں کے معاملہ پر ان کو بلائیں گے۔ وہ شوگر ملوں کا مسئلہ بھی pending ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہاں پر دو دن پہلے بھی ایک معزز ممبر نے کھڑے ہو کر کہا کہ ابھی اجلاس شروع ہی نہیں ہوا اور میڈیا پر پہلے سوالات چل گئے ہیں۔ ہمارے سوالات کے ساتھ کیا ہو رہا ہے ؟ اس دن شاید آپ ایوان میں موجود تھے۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! آپ تیاری کر کے بیٹھتے ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ تیاری کر کے آتے ہیں میں آپ کے پاس گیا تھا تو مجھے خوشی ہوئی تھی کہ آپ نے پڑھا ہوا ہے۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ اگر publication کا یہی حال اور Rule-60 کو ہم نے bulldoze کرنا تھا تو یہ بڑی زیادتی ہے۔ منسٹر صاحب کو بھی پڑھنا چاہئے، پارلیمانی سیکرٹریز کو بھی پڑھنا چاہئے کہ ان پر کیا آ رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! بالکل پڑھنا چاہئے۔ پارلیمانی سیکرٹری بھی صبح 9:00 بجے کے یہاں پر موجود تھے۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! میں یہ کہتا ہوں کہ جس جس ممبر کا سوال آ رہا ہے اس کو تو پتا نہیں ہے کہ میرا سوال آ رہا ہے۔ رولز بھی یہ کہتے ہیں کہ ہمیں بتایا جائے اور پھر tradition بھی یہ ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! آپ ruling دے دیں۔

شیخ علاؤ الدین: سر! آپ دفتر کے ورغلانے میں نہ آئیں۔ آپ اپنا فیصلہ کریں۔ یہ تو ورغلا دیتے ہیں۔ یہاں کوئی اور بیٹھا ہوگا تو اس کو کہیں گے کہ جناب! نہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آج اس پر یہ decide کر لیتے ہیں کہ جس وقت اجلاس شروع ہوگا، مثلاً 9 بجے اجلاس کے شروع ہونے کا وقت ہے تو آپ یہ commitment کر لیں کہ آپ 9 بجے یہاں پر موجود ہوں گے۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! آپ کی بات صحیح ہے لیکن میری عرض یہ ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ہماری بھی کچھ ذمہ داری بنتی ہے۔ میں یہاں پر 9:00 بجے موجود تھا، متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کے پارلیمانی سیکرٹری موجود تھے لیکن ممبران نہیں تھے۔ ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد اجلاس شروع کیا گیا اور۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ کی بات صحیح ہے لیکن میری عرض یہ ہے کہ۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کے سوال 11 بج کر 45 منٹ پر آئیں تب بھی آپ یہاں پر موجود نہ ہوں تو یہ کس کی ذمہ داری ہے۔ آپ مجھے یہ بتائیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ میٹرک کا سوال تو نہیں ہے کہ مجھے یہ کاپی صرف امتحانی سنٹر کا دروازہ کھلنے پر ہی ملے گی۔ یہ اسمبلی سوالات ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! آپ کو پتا ہے کہ آپ نے سوالات دیئے ہیں۔ آپ کو پتا ہے کہ صبح فلاں ڈیپارٹمنٹ کے سوالات ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ اسی کو argument بنالیں۔ میرے اگر ایک سو سوال ہیں تو مجھے کیا پتا ہے کہ میرا کل کون سا سوال آ رہا ہے۔ میرے لئے may be وہ اتنا اہم نہ ہو یا وہ معاملہ ٹھیک ہو چکا ہو۔ اگر آپ اس اسمبلی کو powerful رکھیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! آپ کی عزت، احترم اور اس اسمبلی کا وقار میرے لئے سب سے زیادہ ضروری ہے۔ میں آپ کی عزت کرتا ہوں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ صرف لفظ publication کو دیکھ لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! آپ اور سردار وقاص حسن مؤکل صاحب آ جائیں۔ اس معاملہ پر ہم بیٹھ کر discuss کر لیتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شوگر مل والوں اور Cane Commissioner کو بلا لیں کیونکہ لوگ روتے پھر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: Cane Commissioner کو بلا کر پوچھ لیتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آج پھر گورنمنٹ نے اس پر غلط بات کہی ہے کہ payments ہو گئی ہیں۔ I will prove it. کہ اس کی payment نہیں ہوئی۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! میں نے اسے pending کیا ہوا ہے۔ آپ نے ادھر on the floor of the House کہا تھا کہ یہ جواب غلط ہے۔ میں نے اس کو آپ کے کہنے پر pending کیا ہوا ہے۔ آپ کو پتا ہے کہ اجلاس چل رہا ہے اور آج جمعۃ المبارک ہے۔ ہم سوموار کو انشاء اللہ Cane Commissioner کو بھی یہاں پر بلائیں گے، آپ بھی اس میں موجود ہوں گے، متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب بھی یہاں پر موجود ہوں گے اوران سے اس کی وضاحت لی جائے گی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ابھی لاء منسٹر صاحب آ جائیں تو منڈی والی تحریک التوائے کار بھی take up کر لیں۔ میں اس میں proof پیش کروں گا کہ کتنی دروغ گوئی ہے۔ شکریہ

سرکاری کارروائی

قبل از بجٹ بحث

(۔۔۔جاری)

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! آپ کی تحریک process میں ہے۔ میں اسے دیکھ رہا ہوں انشاء اللہ وہ بھی take up کر لیں گے۔ قبل از بجٹ بحث کا آغاز ہو چکا ہے۔ آج آخر میں وزیر خزانہ اس بحث کو wind up کریں گے۔

سید محمد محفوظ مشہدی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پیر صاحب!

سید محمد محفوظ مشہدی: جناب سپیکر! میرے ضلع منڈی بہاؤالدین میں ترقیاتی فنڈز کے لئے package میں جو رقوم دی گئی ہیں، ہماری مرضی کے بغیر مقامی منہ زور انتظامیہ اپنی مرضی سے استعمال کر رہی ہے اور منصوبوں کے افتتاح کر رہی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پیر صاحب! رولز کے مطابق آپ اس پر کوئی تحریک التوائے کار دیں۔ میں انشاء اللہ اگلے اجلاس میں اس کو اِدھر ایوان میں لے کر آؤں گا۔

میری قبل از بجٹ بحث کے حوالے سے گزارش ہے کہ میں نے اپوزیشن کے ممبران کو کل پورا وقت دیا تھا کہ جس نے جتنی دیر بات کرنی ہے وہ کر لے۔ میں نے جس طرح پہلے کہا ہے کہ وقت کم

ہے، جمعۃ المبارک ہے اور ناموں کی فہرست بہت بڑی ہے۔ امید ہے کہ سب مختصر اور جامع بات کریں گے۔ جی، محمد صدیق خان صاحب!

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! آج وزیر خزانہ صاحب نہیں ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہاں جناب شیر علی خان صاحب موجود ہیں یہ ان کے behalf پر آپ کی تجاویز note کریں گے۔ وہ بھی ابھی تھوڑی دیر میں آجائیں گے۔ آپ وقت کا خیال رکھئے گا تاکہ زیادہ لوگ اپنی بات کر سکیں۔

جناب آزاد علی تبسم: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آزاد علی تبسم صاحب!

جناب آزاد علی تبسم: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ کامران اکمل کیس کے بعد ٹریفک وارڈنز کی بد تمیزیاں اور بد اخلاقیاں اپنے عروج پر پہنچ گئی ہیں۔ یہ عوام کے ساتھ انتہائی ناجائز اختیارات کا استعمال کر رہے ہیں۔ اس کی مثال یہ ہے کہ گزشتہ روز میں مال روڈ پر جا رہا تھا، میں جب جم خانہ چوک پر پہنچا ہوں تو وہاں پر تعینات ایک ٹریفک وارڈن نے مجھے گاڑی روکنے کا اشارہ کیا، میں نے گاڑی رکوائی تو اس نے کہا کہ ڈرائیونگ لائسنس دکھائیں، میرا بھائی گاڑی چلا رہا تھا اس نے ڈرائیونگ لائسنس پیش کیا، ڈرائیونگ لائسنس پکڑنے کے بعد وہ ٹریفک وارڈن (مجھے اس کا نام بعد میں مصطفیٰ معلوم ہوا ہے) سڑک سے دور جا کر کم از کم پندرہ گز کے فاصلے پر کھڑا ہو گیا اور اشارہ کیا کہ آپ گاڑی سے نیچے اتریں اور میرے پاس آئیں۔ میرے پاس جب دوسرا ٹریفک اہلکار آیا تو میں نے اس سے وجہ پوچھی کہ کس وجہ سے ڈرائیونگ لائسنس لیا ہے اور مجھے وجہ بتائیں کہ آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟ اِس پر اُس نے کہا کہ ہمیں وائرلیس پر اطلاع ملی ہے کہ آپ کو پیچھے رکنے کا اشارہ کیا گیا اور آپ وہاں سے بھاگ آئے ہیں۔ میں نے کہا کہ کیا میں ڈاکو یا چور ہوں جبکہ میں نے اپنا تعارف بھی کرا دیا تھا۔ اس کے باوجود اس اہلکار نے میری بات سننے سے انکار کر دیا اور میں انتہائی قوت برداشت کا مظاہرہ کرتے ہوئے دوبارہ وہاں پر گیا جہاں سے وائرلیس چلی تھی۔ وہاں شاہد نامی اہلکار نے مجھے بتایا کہ میں نے آپ کو رکنے کا اشارہ کیا تھا لیکن آپ نہیں رُکے۔ میں نے کہا کہ شاہد صاحب آپ مجھے بتائیں کہ آپ نے کس وجہ سے اشارہ کیا تھا؟ پہلی بات تو یہ ہے کہ میں نے آپ کا اشارہ نہیں دیکھا اور نہ آپ نے اشارہ کیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: تبسم صاحب! بات یہ ہے کہ اس معاملہ پر ابھی آپ کی اور میری بات ہو گئی ہے۔آپ میرے پاس تشریف لائے تھے۔آپ مجھے جو کہہ رہے تھے کہ تحریک لائیں گے تو وہ آپ جمع کرا دیں۔اس پر انشاء اللہ action بھی لیا جائے گا۔انہوں نے اگر آپ کے ساتھ ایسا کیا ہے تو ان کا یہ روّیہ بالکل نامناسب ہے۔آپ اس پر تحریک لے کر آئیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ Rule-74 کے تحت direct action لے سکتے ہیں۔آج اجلاس ختم ہو جائے گا۔آپ اس ایوان کے custodian ہیں۔آپ Rule-74 دیکھ لیں اس کے تحت آپ direct action لے سکتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! یہ تحریک بھی دے دیں گے تو پھر میرے چیمبر میں بیٹھ کر بات ہو جائے گی۔ہم متعلقہ لوگوں کو بلا لیں گے۔

شیخ علاؤالدین: یہ لکھ کر دے دیتے ہیں لیکن آپ direct action لے سکتے ہیں۔یہ آپ کے اختیار میں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگر یہ مجھے تحریک دے دیں گے تو میں اسے آج ہی process کرالوں گا۔میں نے ان سے پہلے بھی کہہ دیا ہے۔ہم اسے کمیٹی کو بھجوا دیتے ہیں۔جی، محمد صدیق خان صاحب!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! ابھی لاء منسٹر صاحب آ جاتے ہیں۔ان کی طرف سے ابھی request آئی تھی کہ اس کو pending کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں اس پر کچھ کہنا چاہتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! جس وارڈن کی میں نے بات کی ہے وہ psychological patient نکلا ہے جس کا یہ problem ہے کہ وہ خواتین کے ساتھ پہلے بھی بد تمیزیاں کرتا رہا ہے۔اس کے باوجود میری privilege motion پچھلے دو ہفتے سے pending رکھی ہوئی ہے جو کہ ناانصافی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! بات یہ ہے کہ سپیکر صاحب نے اس کو pending کیا تھا یہ ان کے knowledge میں ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! مجھے سپیکر صاحب نے کہا تھا کہ آپ اس کو پیش نہ کریں میں اس کو automatically کمیٹی میں بھیج دوں گا جس پر میں نے کہا کہ ٹھیک ہے لیکن وہ تحریک کمیٹی میں گئی ہے اور نہ ہی اس کا کچھ بنا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ عظمیٰ بخاری صاحبہ! بات یہ ہے کہ چونکہ سپیکر صاحب نے اس پر decision لیا تھا۔ میرے knowledge میں نہیں تھا لیکن میں آج سپیکر صاحب سے بات کر لیتا ہوں۔ اگر اس پر کچھ بنتا ہے تو ان سے بات کر کے اس تحریک کو انشاء اللہ کمیٹی میں بھجوا دیتے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: بہت شکریہ

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: دیکھیں، time short ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میری privilege motion کا مسئلہ تھا وہ کہاں تک پہنچی ہے کیونکہ وہ چار ماہ پرانی ہے اس پر کیا کارروائی کی گئی ہے اگر کوئی مسئلہ ہے تو مجھے بتادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آصف صاحب! وہ سپیکر صاحب کے notice میں ہے۔ لاء منسٹر صاحب کل چلے گئے تھے۔ میں آج ان سے بات کر لیتا ہوں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آج اجلاس ختم ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: آصف صاحب! انشاء اللہ اجلاس آتے رہیں گے۔ تحریک استحقاق دینا آپ کا حق ہے لیکن آپ کی وہ تحریک کہیں نہیں جاتی۔ جی، صدیق خان صاحب! آپ اس پر بات کریں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر!۔۔۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں اور ان کو بات کرنے دیں۔ پلیز آپ تشریف رکھیں۔ جی، خان صاحب!

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے pre budget discussion میں مجھے اپنی معروضات پیش کرنے کی اجازت فرمائی ہے۔ جیسا کہ وزیر خزانہ صاحب نے اس ایوان میں آنے والے بجٹ کے لئے اپنی ترجیحات کا ذکر کیا ہے جس میں انہوں نے سب سے

پہلے فرمایا ہے کہ گورنمنٹ کی مالی اصلاحات کی بنیاد پر جہاں پنجاب حکومت کے indeed recourses میں اضافہ ہوا ہے وہاں مرکزی حکومت جس کا 80 فیصد تقریباً پنجاب کا ADP ہے یا بجٹ ہے اس کا share ہوتا ہے۔ مرکزی حکومت کی جو اصلاحات ہیں ان کی بنیاد پر اس میں اضافہ ہوا ہے۔ Indeed recourses کے اضافے اور اصلاحات کی بات کی گئی تو میں سمجھتا ہوں کہ macro economy کو تو انہوں نے stabilize کیا ہے لیکن micro economy جو عام masses کی economy ہے ان کی زندگیوں میں بہت سارے مسائل پیدا کر دیئے گئے ہیں۔ پنجاب کی جو مالی اصلاحات تھیں، ان میں ایک تو پانچ مرلہ گھر میں رہنے والوں پر ٹیکس نافذ کر دیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ جو چھوٹے کاشتکار ہیں ان پر بھی ٹیکس نافذ کیا گیا ہے۔ میں عرض کر رہا تھا کہ پنجاب کے indeed recourses میں اضافہ ہوا ہے، ایک غریب آدمی جو پانچ مرلے کے گھر میں رہتا تھا اس پر ٹیکس لگا کر حکومتی economy میں بہتری لائی گئی اور دوسرا کاشتکاروں پر taxation کر کے اس صوبے کی kitty میں اضافہ کیا گیا ہے۔ اس پر میرا نقطہ نظر اور میری معروضات یہ ہیں کہ اس سے غریب آدمی انتہائی متاثر ہوا ہے۔ میری درخواست ہے کہ پانچ مرلہ کے گھروں میں رہنے والوں پر جو ٹیکس نافذ کیا گیا ہے اس کے خاتمے کے لئے اقدامات فرمائے جائیں۔ اگر اس کو ختم نہیں کیا جا سکتا، اس کے rate کو fix کیا گیا ہے اور جو fix taxation کی گئی ہے اس میں کمی کر کے ان کے مسائل میں کمی کی جائے۔ اس کے علاوہ کاشتکار پر جو taxation کی گئی ہے تو کاشتکار پہلے ہی لا محدود مسائل سے دوچار ہے، وہ ہر چیز پر ٹیکس ادا کرتا ہے وہ چاہے pesticides، seeds یا کھاد ہو، ہر چیز پر وہ indirect tax دیتا ہے۔ اس کی جو ceiling ہے، اس کی جو income کی ceiling ہے وہ 80 ہزار روپے پر مشتمل ہے حالانکہ جو businessman ہے اس کی ceiling پانچ لاکھ روپے پر مشتمل ہے تو میری درخواست ہو گی کہ چھوٹے کاشتکاروں پر بھی آنے والے بجٹ میں رحم کیا جائے۔ ان کو بجلی، seeds اور کھادوں میں subsidy دی جائے۔ اس حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ کاشتکار کے جو مالی وسائل ہیں اس میں کمی لانے کے لئے اس طرح کے اقدامات اٹھانا اس حکومت کے لئے موجودہ بجٹ میں بہت ضروری ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ چیف منسٹر ہاؤس اور دوسرے جتنے بھی ادارے ہیں ان کے جو administrative expenditure ہیں ان میں 15 فیصد کمی کی گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر letter and spirit واقعی ہی 15 فیصد کمی کی ہے اور اگر یہ کی گئی تو یہ ایک خوش آئند قدم ہے لیکن جیسا کہ پچھلے سال کے بجٹ میں بھی آیا تھا اور آج بھی اس ایوان میں work charge ملازمین کے

حوالے سے بات کی گئی تو work charge ملازمین کے بارے میں میرا تصور تھا کہ اگر کوئی نیا پراجیکٹ شروع ہوتا ہے تو پھر work charge ملازمین رکھے جاتے ہیں لیکن یہ اداروں کی routine بن چکی ہے کہ وہ کوئی نہ کوئی low pos create کر کے اس طرح کی چیزیں introduce کرواکر اس صوبے کی عوام جو اپنے خون پسینے کی کمائی سے ٹیکس دیتے ہیں اس کو نقصان پہنچتا ہے۔ جس سے میں سمجھتا ہوں کہ اس صوبے کا عام آدمی متاثر ہوتا ہے۔ میری درخواست ہو گی کہ جو ضمنی بجٹ آتا ہے۔ جیسا کہ پہلے بھی 14-2013 کا 85 بلین ضمنی بجٹ آیا حالانکہ ضمنی بجٹ کی جو آئینی طور پر provision ہے وہ یہ ہے کہ ایسا کوئی un for seen واقعہ آجاتا ہے، کوئی un for seen expenditure آجاتے ہیں، کسی calamity کی صورت میں کوئی expenditure آجاتے ہیں تو پھر بجٹ کی sanctity کو ملحوظ رکھتے ہوئے unavoidable situation میں بجٹ کو disturb کیا جاتا ہے otherwise disturb نہیں کیا جاتا۔ میری یہ درخواست ہو گی واقعی کہ اگر یہ اچھا قدم ہے تو اس پر عمل بھی ہونا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: خان صاحب! wind up کریں۔

جناب صدیق خان صاحب: جناب سپیکر! میری چھوٹی چھوٹی سی گزارشات ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: خان صاحب! ٹائم بہت کم ہے۔

جناب صدیق خان: جناب سپیکر! بس میں نے ایک بات کرنی ہے۔ یہاں بالخصوص poverty elevation کے حوالے سے بات کی گئی اور بے روزگاری کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔ میں اس حوالے سے یہ عرض کروں گا کہ ہر مہینے میں دو روپے فی یونٹ بجلی مہنگی ہوتی ہے، جی ایس ٹی 16 فیصد سے 17 فیصد کر دیا گیا ہے اور جو unregistered companies ہیں ان پر جی ایس ٹی 19 فیصد لگا دیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے poverty میں اضافہ ہو گا۔ اس کے ساتھ ساتھ یہاں Nature Resources بالخصوص معدنیات کے منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں ان کو میں تحصیل ٹیکسلا کے حوالے سے بے روزگاری کی بات کروں گا کہ تحصیل ٹیکسلا کی جتنی بھی آبادی ہے اس کا انحصار Margla Crushers پر ہے۔ میں ثبوت کے ساتھ آپ کے سامنے پیش کروں گا کہ ایک قلم کی جنبش سے سیاسی مخالفت کی بنیاد پر تیس ہزار مزدوروں کو بے روزگار کیا جا رہا ہے۔ ہر روز ان کے خلاف مقدمات درج کئے جاتے ہیں اور میرے خیال میں گزشتہ سال چار سو مقدمات درج ہوئے۔ میری یہ عرض ہے کہ ایک طرف گورنمنٹ کہتی ہے کہ ہم poverty کو ختم کریں گے تو دوسری طرف گورنمنٹ کہتی ہے کہ ہم

بے روزگاری کا خاتمہ کریں گے لیکن practically ٹیکسلا کے تیس ہزار مزدوروں کا استحصال کیا جا رہا ہے جو صرف سیاسی بنیادوں پر کیا جا رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: صدیق خان صاحب! آپ کا بہت شکریہ

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میری معدنیات اور قدرتی وسائل پنجاب کے جو منسٹر ہیں اُن سے یہ درخواست ہو گی کہ وہ لوگ جو ان مسائل سے دوچار ہیں ان سے نکالا جائے۔ ان سے lease money لی جائے تاکہ پنجاب کے بجٹ میں بھی اضافہ ہو اور ان لوگوں کے روزگار کو بھی ensured کیا جائے۔ میری یہی درخواست ہے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلے مقرر جناب محمد سبطین خان صاحب ہیں۔ سردار صاحب! آج ٹائم short ہے لہذا ذرا مہربانی کیجئے گا۔

جناب محمد سبطین خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! جب میں بولنے لگتا ہوں تو ہمیشہ ٹائم short ہوتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! آج جمعۃ المبارک ہے اور مقرر بہت سارے ہیں۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! میں جلد wind up کر دوں گا۔

MR ACTING SPEAKER: Thank you very much Sardar Sahib.

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! اس وقت ہمارے اس ملک کا سب سے basic issue اور basic necessity یہ ہے کہ 1998 کے بعد آج تک ہمارے census نہیں ہوئے۔ دیکھیں، 1951 then 1961 then 1972 then 1981 then 1998 کے ہمارے آخری census تھے جس کے مطابق ہماری population کو determine کیا گیا۔ اس کے بعد preliminary جو result تھا وہ 2010 اور 2011 تک 1998 والے census کو delay کیا گیا جس میں بتایا گیا کہ approximately ساڑھے اٹھارہ کروڑ کی ہماری آبادی ہو گئی ہے۔ یہ census اس لئے ضروری ہے کیونکہ اس وقت we are the fifth largest population wise country in the world. اگر ہمارا census ہی نہیں ہو گا تو distribution of resources کو کس طرح ہم manage کریں گے؟ جب ہمیں یہ ہی نہیں پتا ہو گا کہ پنجاب، بلوچستان، سندھ اور خیبر پختونخوا کی آبادی کتنی ہے، جب آبادی کا پتا ہو گا تب ہی determination ہو گی کہ ہم اپنے resources کی distribution کس طرح کرتے ہیں؟ اس کے علاوہ آپ کی وساطت سے منسٹر فنانس اور جناب شیر علی

خان سے میری یہ پُرزور اپیل ہے کہ گورنمنٹ سے یہ کہا جائے کہ ہمارے census کروائے جائیں کیونکہ آج منسٹر فنانس کی جگہ پر جناب شیر علی خان notes لے رہے ہیں۔ اسی اسمبلی میں بیٹھے بیٹھے سترہ کروڑ کی آبادی ہو گئی، ہم نے کہنا شروع کر دیا کہ اٹھارہ کروڑ ہو گئی، انیس کروڑ ہو گئی اور یہ بات میں ریکارڈ پر لانا چاہ رہا ہوں کہ عنقریب within few months آپ دیکھیں گے کہ ہم اسمبلی میں کہنا شروع کر دیں گے کہ بیس کروڑ کی آبادی ہو گئی ہے۔ کیا وہ آبادی authentic ہو گی؟ میں کہتا ہوں کہ وہ authentic بالکل نہیں ہو گی۔

جناب سپیکر! اگلی بات میں Select Committees کے بارے میں کہوں گا۔ ہمارے بجٹ کے دو parts ہوتے ہیں۔ ایک متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو جاتا ہے چاہے وہ ایگریکلچر، ایجوکیشن یا ہیلتھ ہو اور ایک part وہ ہوتا ہے جو Chief Executive of the Province کی discretionary grant ہوتی ہے جس کو آپ bulk allocation بھی کہتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ ماسوائے تین چار کمیٹیوں جیسے استحقاق کمیٹی اور پبلک اکاؤنٹس کمیٹیوں کے ہماری جو چھتیس یا چالیس Select Committees ہیں جن کے چیئرمین اور ممبران بھی ہیں مگر مجھے ان کا کوئی role نظر نہیں آتا۔ میری فنانس ڈیپارٹمنٹ اور فنانس منسٹر سے آپ کی وساطت سے ایک proposal ہے کہ بجٹ پہلے Select Committee کو بھیجا جائے تاکہ وہاں سے ہو کر متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو جائے اور جب متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو جائے تو ان ڈیپارٹمنٹس کی budget allocation کے حوالے سے Select Committees کے ہمارے آٹھ دس معزز ممبران کے بھی علم میں ہو کہ ہم جس کمیٹی کے ممبر ہیں اس میں کتنا بجٹ آیا اور وہ کہاں لگے گا؟ یہ وہ pre budget چیزیں ہیں جن پر عمل ہونا چاہئے لیکن مجھے تو دُور دُور تک ان پر عمل ہوتا نظر نہیں آ رہا۔

جناب سپیکر! اب میں اپنے حلقے ضلع میانوالی پر آ جاتا ہوں۔ ہماری ایک تحصیل پپلاں ڈسٹرکٹ میانوالی ہے جہاں پر ایجوکیشن میں missing facilities پچھلے ساٹھ سال سے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بحث کے notes کون لے رہا ہے؟ چودھری صاحب! کیا آپ لکھ رہے ہیں؟

وزیر معدنیات و کانکنی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میں note کر رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وہ لکھ رہے ہیں۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ معزز وزراء صاحبان کے درمیان میں ایک ایک اپوزیشن کا ممبر بٹھایا کریں تاکہ ان کو آپس میں بولنے نہ دیں۔ میں missing facilities کی

بات کرتا ہوں۔ جیسا کہ آپ کو پتا ہے کہ ہماری سوسائٹی، ہمارا ملک اور ہمارا صوبہ it is being divided into two classes. ایک urban اور ایک rural class ہے۔ Backward area یعنی دیہاتی ماحول سے ہمارا تعلق ہے جہاں پر missing facilities کی یہ پوزیشن ہے کہ آئی ٹی کا کوئی سسٹم ہماری تحصیل پپلاں میں نہیں ہے، ہمارے سکولوں میں کمپیوٹر نہیں ہیں، کھیلوں کی گراؤنڈز نہیں ہیں، سائنس لیبارٹریاں نہیں ہیں، ہمارے کالجوں میں پورا سٹاف نہیں ہے اور سکولوں میں students کے لئے washrooms نہیں ہیں۔ آپ اس دَور میں بھی ہمارے میانوالی کو آ کر check کریں کہ shelterless سکولوں میں بچے درختوں کے نیچے بیٹھے ہوئے ہیں یعنی ہمارے پاس proper buildings نہیں ہیں۔ جہاں بلڈنگ کی requirement ہے وہاں بلڈنگ نہیں ہے اور جہاں پر requirement نہیں ہے وہاں پر بلڈنگ ہے۔ کئی جگہ پر سکولوں میں گائے اور بھینسیں بندھی کھڑی ہیں اور کئی جگہ پر بچے درختوں کے نیچے بیٹھے ہیں جو بہت بڑی زیادتی والی بات ہے۔ ہمارے میانوالی میں ایجوکیشن کی طرف خاص توجہ دینی چاہیے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد میں صحت کی بات کروں گا۔ ہمارے تحصیل ہیڈ کوارٹر پپلاں کی یہ پوزیشن ہے کہ وہاں پر ICU یا CCU بھی نہیں ہے۔ میں نے اپنے دَور میں اس کو شروع کروا کر مکمل کروایا۔ It was a model hospital لیکن اس ماڈل نامی ہسپتال میں اس وقت کوئی چیز موجود نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! مہربانی کر کے اس کو wind up کر دیں۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! میں wind up کرتا ہوں۔ ہماری دو یونین کونسلیں ایک ڈب اور دوسری گجرات ہیں جہاں پر Basic Health Unit ہی نہیں ہے۔ یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا بلکہ یہ گورنمنٹ کی پالیسی ہے کہ ہر یونین کونسل میں ایک Basic Health Unit ہونا چاہیے لیکن ہمارے پاس تو وہ بھی نہیں ہے اور ہم ٹی ایچ کیو یا ڈی ایچ کیو کی کیا بات کریں؟

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! آپ کی جو باقی گزارشات ہیں وہ منسٹر صاحب کو دے دیں۔ وزیر خزانہ اس کو شامل کر لیں گے۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! میری دو منٹ کی بات رہ گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب آپ آخری ایک منٹ میں بات ختم کریں۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! میں roads کے بارے میں بات کرنا چاہوں گا۔ ہماری پانچ چھ سڑکیں ہیں اور آپ assurance دلاتے ہیں کہ میں direct فنانس منسٹر کو اپنی problems بتادوں اور وہ اس پر عمل کریں گے تو میں ایوان میں بات نہیں کرتا لیکن اگر انہوں نے عمل نہیں کرنا تو at least میری باتیں سننی تو چاہئیں۔ ایک سڑک پپلاں سے کلور کوٹ جو ہمارے دو اضلاع میانوالی اور بھکر کو ملواتی ہے اور یہ سڑک نامی کوئی چیز ہی نہیں ہے۔

MR ACTING SPEAKER: Order in the House.

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! دوسری ہرنولی سے قائد آباد روڈ بھی دو اضلاع میانوالی اور خوشاب کو ملاتی ہے یہاں پر بھی سڑک نامی چیز کوئی نہیں ہے۔ تیسری کندیاں سے پپلاں روڈ ہے، چوتھی واں بھچراں سے میانوالی اور میانوالی سے عیسیٰ خیل ہے اور اس کی بھی بہت بُری حالت ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ آپ کی تجاویز انہوں نے note کر لی ہیں۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! میں آخری بات overhead expenses کے حوالے سے کرنا چاہوں گا کہ آپ کا بھی اسی community سے تعلق ہے۔ ہمارے ساتھ یہ ہو رہا ہے کہ بجلی ہمارے پاس نہیں ہے، ڈیزل مہنگا ہے، ڈی اے پی کا تھیلا 4000 روپے کا ہے، یوریا کا تھیلا 1900 روپے کا ہے اور پورا زمیندارہ ڈیزل پر چل رہا ہے لہذا مہربانی کر کے wheat کی support price 1500 روپے فی من رکھی جائے۔ مہربانی

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! بہت شکریہ۔ میاں عرفان دولتانہ صاحب! ذرا مختصر کیجئے گا۔

میاں عرفان دولتانہ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرے لئے یہ اعزاز کی بات ہے کہ آج پری بجٹ سیشن میں مجھے بات کرنے کا موقع دیا جا رہا ہے اور ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف نے ہمیشہ کی طرح ذاتی مفادات کو پیچھے رکھ کر بجٹ کو اہمیت دی ہے۔ میں ابھی یہ سارے figures دیکھ رہا تھا کہ چودھری پرویز الٰہی کی حکومت میں جنوبی پنجاب کا حصہ that was around 15 to 16 فیصد ہوتا تھا جبکہ اس بجٹ میں اور مسلم لیگ (ن) کے سابق دور حکومت کے پچھلے بجٹ میں جنوبی پنجاب کو 32 فیصد حصہ دیا گیا جو کہ جنوبی پنجاب کے لئے بہت ہی خوش آئند بات ہے۔ چونکہ ہماری آبادی کے 92 ایم پی ایز حضرات میں سے وہ حصہ بھی ہمارا 32/31 فیصد بنتا ہے یعنی ہمیں بجٹ بھی اس کے مطابق دیا جا رہا ہے۔ میں وزیر خزانہ سے یہ بھی request کروں گا کہ اسے تھوڑا بہت بڑھایا جائے کیونکہ جنوبی پنجاب کو بے تحاشا فنڈز کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! تعلیم کے میدان میں جنوبی پنجاب کے لئے وہاڑی، لودھراں اور لیّہ میں تین سو کروڑ روپے کی مالیت سے دانش سکولز قائم کئے گئے ہیں۔ اس میں shortfall تقریباً 600 ملین روپے کا ہے تو میری وزیر خزانہ سے یہ request ہو گی کہ اس کو release کیا جائے۔ ٹیوٹا جیسے ادارے جنوبی پنجاب کے لئے ایک بہترین چیز ہوں گے کیونکہ جتنا بھی ہم produce skill کر سکیں تو وہ ہمارے لئے بہتر سے بہتر ہو گا اور یہ وارداتیں اور نظر آنے والا within TEVTA industrial Estate minimize extremism ہو گا۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ ایجوکیشن کے حوالے سے میری گزارش ہو گی کہ زیادہ سے زیادہ investment کی جائے۔ ہائی سکولوں کو ہائر سیکنڈری سکولوں میں invest کیا جائے، یونیورسٹیوں میں invest کیا جائے، COMSAT یونیورسٹیوں میں کیا جائے جو وہاڑی اور جنوبی پنجاب کے اندر وزیراعلیٰ اور وزیراعظم کی مہربانی سے ہو بھی رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں صحت کے متعلق بات کرنا چاہوں گا Chief Minister was very kind کہ ہمارا ڈی ایچ کیو ہسپتال وہاڑی جو کہ 120 بستروں پر مشتمل تھا جسے پچھلی حکومت میں 500 بستروں کا کر دیا گیا ہے and 517 million was allocated for other hospital جس میں سے 154 ملین روپے تو disperse ہو گیا ہے اور اگر باقی فنڈز کو بھی disperse کر دیا جائے تو well that کہ صحت کے سیکٹر میں ہمارے پاس 500 بستروں کا ہسپتال ہو جائے گا۔ اسی طرح وہاڑی میں کڈنی سنٹر تقریباً پچھلے ڈیڑھ سال سے مکمل ہے مگر یہاں پر ڈاکٹر اور مشینری ابھی تک مہیا نہیں کی جا سکی۔ اس سلسلے میں وزیر خزانہ اور ان کی ساری ٹیم کو request کروں گا کہ اس بجٹ میں اس کے لئے فنڈز رکھے جائیں تاکہ وہ کڈنی سنٹر operational ہو اور لوگ آرام سے اپنا علاج وغیرہ کرا سکیں۔

جناب سپیکر! آپ کا تعلق بھی جنوبی پنجاب سے ہے تو we are suffering a lot wherever hepatitis is concerned اور clean water کہ ہمارے جنوبی پنجاب میں کافی مسائل ہیں because صاف پانی سیوریج کے پانی کے ساتھ مل جاتا ہے اور ہیپاٹائٹس ہر دوسرے یا تیسرے آدمی کو ہو رہا ہے۔ منسٹر فنانس تشریف لے آئے ہیں تو میں ان سے request کروں گا کہ ہیپاٹائٹس کی روک تھام کے لئے کوئی پراجیکٹ شروع کیا جائے، صاف پانی اور سیوریج کے لئے جنوبی پنجاب میں کوئی اضافی فنڈز مقرر کئے جائیں تو بہت اچھا ہو گا۔

جناب سپیکر! زراعت، لائیو سٹاک اور باقی کے جو پراجیکٹ ہیں، اریگیشن، انرجی جس طرح کہ وزیر خزانہ اور ہمارے وزیراعلیٰ میاں محمد شہباز شریف نے سولر لیمپس اور سولر ٹیوب ویل وغیرہ کے لئے فنڈز دیئے ہیں جسے میں بڑا ہی خوش آئند قرار دوں گا اور اس کے لئے وزیراعلیٰ صاحب کے ساتھ ساتھ وزیر خزانہ کا بھی شکریہ ادا کروں گا اور امید کرتا ہوں کہ جنوبی پنجاب کے لئے زیادہ سے زیادہ فنڈز رکھیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ!

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آج pre budget پر تجاویز کے سلسلے میں جو چند مسائل ہیں اور جو flaws ہمیشہ رہ جاتے ہیں ان کے اوپر بات کروں گی۔ سب سے پہلے تو ہم بجٹ بناتے ہیں اور ہم بجٹ کو اپنے وسائل اور مسائل کو مدنظر رکھ کر بناتے ہیں اور اس وقت ہمارا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہم اپنے صوبے میں درپیش مسائل کو کس طرح سے حل کر سکتے ہیں۔ اس کے لئے جو بجٹ announce کیا جاتا ہے اس میں سب سے پہلے یہ دیکھنا ہوتا ہے کہ اس کی division کس طرح سے کی جائے؟ جن چند باتوں کا خیال رکھا جاتا ہے بہت ضروری ہوتا ہے، ہم انہیں بالائے طاق رکھ کر صرف اور صرف اپنی ذاتی دلچسپی کو اہمیت دیتے ہیں اور یہ بھول جاتے ہیں کہ actually ہمارے صوبے میں مسائل کیا ہیں اور ہماری عوام کی بنیادی ضروریات اور fundamental rights کیا ہیں؟ وزیر خزانہ سے میری گزارش ہو گی کہ جب بجٹ بنائیں تو سب سے پہلے میری یہ recommendation ہے کہ priorities کو decide کرتے وقت ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ کون سی ایسی بنیادی چیز ہے کہ جب تک وہ پوری نہیں ہو گی، ہم آگے نہیں بڑھ سکتے۔ ان میں جو چند چیزیں ہیں جن کا ذکر کرنا میں ضروری سمجھتی ہوں تو اس میں سب سے پہلے ہمارے بنیادی rights میں ہے کہ ہمیں یکساں تعلیم کے مواقع ملنے چاہئیں اور صحت کے حوالے سے صاف پانی کی کمی کو پورا کیا جانا انتہائی ضروری ہے۔ یہ دو ایسے سیکٹرز ہیں کہ جب تک ہم ان کے اوپر قابو نہیں پائیں گے اور ان مسائل کو حل نہیں کریں گے تو ہم بہتر قوم، بہتر لوگ، صحیح جسمانی نشوونما، کبھی بھی ان مسائل کو آپ حل نہیں کر سکیں گے۔ بڑے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ پنجاب کا 70 فیصد کے قریب area میں different analysis ہے، وہ صاف پینے کے پانی سے محروم ہے اور مجھے نہیں سمجھ آتی کہ ہمارے منسٹرز اور departments, کی جانب سے بجٹ allocate کیا جاتا ہے تو ان مسائل کو کیوں نہیں مدنظر رکھا جاتا؟ جب تک ہم ان مسائل پر قابو نہیں پا لیتے تو ہمیں نہیں چاہئے کہ ہم کوئی بھی ڈویلپمنٹ کا کام کریں۔ ترقیاتی بجٹ ہم اس قدر بڑھا دیتے ہیں کہ

ہماری بنیادی ضروریات پیچھے رہ جاتی ہیں اور ہم بڑے بڑے flyover میٹرو اور لیپ ٹاپ کی تقسیم وغیرہ شروع کر دیتے ہیں جبکہ ہمارے سرکاری سکولوں میں بیٹھنے کی جگہ نہیں ہے، کمرے موجود نہیں ہیں، بچے فرش پر بیٹھتے ہیں، وہاں پر اس قدر برے حالات ہیں کہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ پچھلی دفعہ بھی وزیر تعلیم نے ایجوکیٹرز کی بھرتیوں کے بارے میں بات کی۔ ہمیں پتا ہے اور یہ سب جانتے ہیں کہ یہ چیز بہت ضروری ہے لیکن آج ہمیں بتا سکیں گے کہ کیا ہم ان مقاصد کو جنہیں حاصل کرنے کے لئے اس بجٹ کی allocation کرتے ہیں، کیا ہم نے وہ حاصل کر لئے ہیں؟ بالکل نہیں۔

جناب سپیکر! میں صحت کی بات کروں گی جو کہ میں نے اس میں include کی ہے۔ تیسری بات لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال ہے۔ ہمارے پاس جو بجٹ ہے اور جو بجٹ اس کے اوپر خرچ کر رہے ہیں تو اس سے وہ نتائج یا وہ ٹارگٹ achieve نہیں کر رہے جو کہ ہماری حکومت کا failure ہے۔ ایک سروے کے مطابق ہر 40 منٹ کے بعد ایک خاتون کو اجتماعی زیادتی کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ ہر چار منٹ کے بعد ایک بچی کے ساتھ اسی طرح کے واقعات ہو رہے ہیں تو ہم کہاں پر بیٹھ کر ان چیزوں کو دیکھتے ہیں اور ہماری priorities کیا ہیں؟ جب ہم بجٹ allocate کر دیتے ہیں تو اس کے بعد جو سب سے ضروری چیز ہے وہ اس کا check ہے۔ جب تک ہم اس پر check نہیں رکھیں گے اور اس کی مانیٹرنگ نہیں کریں گے تو کبھی بھی ہم وہ ٹارگٹ achieve نہیں کر سکتے اس لئے صرف اور صرف بجٹ کو allocate کر دینا ہی کافی نہیں ہے بلکہ ہمیں اس پر proper check رکھنا اور اس کی مانیٹرنگ کرنا بھی بہت ضروری ہے۔

جناب سپیکر! میں نے نیٹ سے بھی کچھ ڈیٹا collect کیا ہے جس کی بناء پر میرے سامنے یہ چیزیں آئی ہیں کہ جب ہم بجٹ allocate کرتے ہیں تو اس میں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اسے wind up کریں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! بس میں مکمل کرنے جا رہی ہوں۔ اگر ٹرانسپورٹ کی مد میں دیکھا جائے اور پنجاب کی آبادی پر اسے تقسیم کیا جائے تو 68 روپے فی کس خرچ ہو رہا ہے، صحت کی مد میں 177 روپے فی کس اور تعلیم کی مد میں 350 روپے فی کس لیکن اگر ہم دیکھیں کہ infrastructure پر کتنے پیسے خرچ ہوتے ہیں اور اس کا فی کس حساب کیا جائے تو وہ 695 روپے بنتے ہیں جو کہ بڑے افسوس کی بات ہے۔ جن چیزوں کو ہم نے priority پر رکھنا ہے وہاں پر ہمارا خرچ کیا ہے اور جن چیزوں کو ہم نے بعد میں دیکھنا ہے ان کو ہم پہلے کرتے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد عارف عباسی صاحب!

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! بس ایک منٹ مجھے مزید دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ محترمہ! آپ اپنی تجاویز منسٹر صاحب کو لکھ کر دے دیں۔ جی، عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں عرض کروں گا کہ time barکا لگا کر اپوزیشن کی زبان بندی اور تنقید سے راہ فرار ہے جو کہ ہمیں کسی طور پر بھی قابل قبول نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا، کہہ رہے ہیں؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ وقت کی پابندی لگا کر پانچ منٹ بولنا یہ اپوزیشن کی زبان بندی ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: عباسی صاحب! آپ کا بے حد احترام لیکن میرے سامنے ممبران بیٹھے ہوئے ہیں۔ دو دن پہلے ضائع ہو گئے ہیں۔ کل یہاں اپوزیشن کے لوگوں کو ایک ایک گھنٹہ دیا گیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس ایوان پر عوام کے per day کے حساب سے لاکھوں کروڑوں روپے لگ رہے۔ بس! آپ بات کریں ٹائم ختم ہو رہا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ اجلاس کو extend کر دیں لیکن ہماری زبان بندی نہ کریں ہم سمجھتے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: عباسی صاحب! اسی پر آجائیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں اسی پر آرہا ہوں اور یہی بات کر رہا ہوں کہ time bar لگا کر آپ کی حکومت تنقید سے راہ فرار اختیار کر رہی ہے تو اسی لئے جو آپ ٹائم کا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگر آپ کہیں تو میں rules پڑھ دوں rules 206 کا 3 sub clause یہ میرے اختیار میں ہے the Speaker may fix time limit for the speech on a Bill or a motion. بس آپ بات کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ اپوزیشن کی زبان بندی اور تنقید سے راہ فرار ہے کہ آپ ہمیں بولنے نہیں دے رہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ بات کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی ہے جو آپ پانچ منٹ بھی دے رہے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: دیکھیں!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اگر آپ کہتے ہیں تو میں بولتا ہی نہیں ہوں اگر یہ بات ہے تو میں under protest walkout کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: دیکھیں عباسی صاحب! آپ اس طرح سے نہ کریں بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ دو ممبران اپوزیشن کے بولیں گے اور ایک حکومتی بنچوں سے بولے گا ہم اس کو follow کر رہے ہیں تو آپ اس طرح نہیں کر سکتے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اس میں time bar کی کوئی پابندی نہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب عباسی صاحب! کل ایک ایک گھنٹہ تک اپوزیشن ممبران کو بات کرنے کا موقع دیا گیا ہے تو آپ کس طرح سے بات کر رہے ہیں؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ میری پوری بات سن لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں اس میں time fix کر سکتا ہوں یہ لکھا ہوا ہے بس آپ rules میں رہ کر اس پر بات کریں۔ no cross talk

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ زبان بندی ہے جس پُر ہم پر زور احتجاج کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: پانچ منٹ بات کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ تنقید سے فرار ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! یہ سب سے زیادہ بولتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! No cross talk, no cross talk خاموشی اختیار کریں۔ جی، عباسی صاحب! آپ بات نہیں کرنا چاہتے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اگر آپ مجھے دو منٹ یا تین منٹ دے رہے ہیں تو میں نہیں بولتا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے پانچ منٹ دیئے ہیں۔
جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پانچ منٹ میں کیا بات کروں گا؟
جناب قائم مقام سپیکر: عباسی صاحب! آپ کے پاس پانچ منٹ ہیں، آپ بات کریں۔
جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں نہیں بول رہا، میں under protest walk out کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب محمد عارف عباسی احتجاجاً ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، next محترمہ شنیلا رُوت صاحبہ!۔۔۔ سردار سبطین خان صاحب دیکھیں! بات یہ ہے آپ نے بھی یہاں بات کی ہے۔ کل یہاں پر بزنس ایڈوائزر کمیٹی میں ایک بات طے ہوئی تھی کہ دو ممبران اپوزیشن سے بولیں گے۔ چونکہ دو دن آپ لوگوں کی ہی وجہ سے معذرت کے ساتھ ضائع ہوئے ایک دن کورم point out کر دیا گیا اور دوسرے دن بھی یہی کچھ ہوا لیکن بات یہ ہے کل ایک ایک گھنٹہ یہاں پر بات کی گئی ڈاکٹر مراد راس صاحب نے اور باقی جتنے بھی ممبران تھے کسی کو interrupt نہیں کیا گیا، دیکھیں! آج آخری دن ہے منسٹر صاحب یہاں موجود ہیں انہوں نے wind up بھی کرنا ہے اور 12:30 تک اجلاس کا ٹائم ہے اس کے بعد نماز جمعہ کا بھی احترام کرنا ہے۔ کچھ تو اس میں مہربانی کریں۔
جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! بالکل اس بات پر کوئی اختلاف نہیں کہ دو ممبران اپوزیشن سے اور ایک ہمارے حکومتی بنچوں سے بولیں اُس میں یہ وجہ بھی ہے کہ ہمارے جو حکومتی بنچوں کے صاحبان ہیں ان کے پاس opportunities بہت ہوتی ہیں، یہ ان کے پاس 7۔کلب روڈ، 90 شاہرہ قائداعظم، 8۔کلب روڈ یہ سب کچھ لیکن ہم جو اپوزیشن کے لوگ ہیں Pre budget participation کے لئے اس forum کے علاوہ ہمارے پاس اور کوئی forum نہیں ہے۔
جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! آپ کی بات ٹھیک ہے۔ پانچ منٹ سے زیادہ معزز ممبران سے جو ادھر بیٹھے ہوئے ہیں اس پر بات بھی نہیں کر رہے۔
شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! مجھے تو ٹائم دے دیں، میں تو تین دن سے انتظار کر رہا ہوں۔ اسی طرح سے ابھی جمعہ کی اذان ہو جائے گی ہمیں سب کو جانا پڑے گا۔
جناب قائم مقام سپیکر: جی، شیخ صاحب! سارے ممبران یہاں پر موجود ہیں۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر!آپ جمعہ کے بعد دو گھنٹے کا ٹائم رکھ لیں جنہوں نے بولنا ہے وہ بولیں جنہوں نے نہیں بولنا وہ نہ بولیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب!آپ تشریف رکھیں۔عباسی صاحب واپس آجائیں مجھے سب کو ٹائم دینا ہے۔عباسی صاحب میرے لئے سارے ممبران برابر ہیں واپس آجائیں۔جی، محترمہ!آپ اپنی بات کریں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر!عباسی صاحب کو منانے کے لئے کسی کو بھیجیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب!آپ تشریف لے جائیں۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر!یہ تو مسجد والا اعلان ہو گیا، عباسی صاحب آجائیں آپ کو کچھ نہیں کہا جائے گا۔(قہقہ)

لیکن آپ ایک ممبر حکومتی ممبران میں سے بھیجیں میں بھی جاتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ سارے ہی میرے لئے برابر ہیں تو آپ چلے جائیں۔شیخ صاحب!آپ ٹائم کے لئے کہہ رہے ہیں، میں نے سمجھا کہ آپ منانے کے لئے جانا چاہتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!میرے منانے سے کوئی آئے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ!آپ بات کریں۔چودھری علی اصغر منڈا صاحب!آپ ذرا ساتھ جائیں اور جناب عباسی صاحب کو منا کر لائیں۔

(اس مرحلہ پر چودھری علی اصغر منڈا(ایڈووکیٹ)اور جناب محمد سبطین خان
جناب محمد عارف عباسی کو منانے ایوان سے باہر تشریف گئے)

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر!اس سے پہلے کہ میں بات کروں میں ایک گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ جب ہم بات کرتے ہیں اس floor سے تو مہربانی کر کے جو ہماری بہنیں اُدھر بیٹھی ہوئی ہیں وہ اس طرح سے نہ کریں کیونکہ اس میں ایوان کا بھی ٹائم ضائع ہوتا ہے اور ہم بھی اپنی پوری طرح سے بات نہیں کر سکتے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں ان کو منع کروں گا آپ بات کریں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر!کیونکہ ہم حکومت کی help کرنا چاہتے ہیں ہم ان کو ایسے proposals دینا چاہتے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ بات کریں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! اس سے پہلے کہ میں اپنی بات کروں pre-budget session میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے مجھے یہ موقع دیا اور میں قائداعظم محمد علی جناح کی بات سے شروع کرنا چاہتی ہوں اور میری جو discussion ہو گی اُس کا محور اقلیتیں ہوں گی۔ جب قائداعظم محمد علی جناح کو اقلیتوں کے تحفظ اور حقوق کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا ایک ہی جواب ہے کہ اقلیتوں کو تحفظ دیا جائے گا، پاکستان کی اقلیتیں پاکستان کے شہری ہوں گے اور انہیں وہ تمام برابر حقوق وفرائض بغیر کسی ذات نسل اور فرقہ کی تمیز کے دیئے جائیں گے جو کہ ایک عام پاکستانی شہری کے ہوں گے ان کے ساتھ انصاف اور برابری سے پیش آیا جائے گا۔ پاکستان ایک democratic state ہے یہ ایک جمہوریت ہے اور کوئی بھی جمہوریت پنپ نہیں سکتی وہ develop نہیں ہو سکتی جب تک وہاں کی اقلیتیں develop نہ ہوں۔ میں یہ چاہوں گی جب ہم پنجاب کا بجٹ بنائیں۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب محمد عارف عباسی واک آؤٹ ختم
کر کے ایوان میں تشریف لائے)

جناب قائم مقام سپیکر: عباسی صاحب! welcome علی اصغر منڈا صاحب اور جناب محمد سبطین خان صاحب آپ کا بھی بہت شکریہ

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! ہم اس بات کو make sure کریں کہ minority communities کی development کا خاص خیال رکھا جائے۔ جب ہم حکومت میں بجٹ بناتے ہیں تو اس امر کی خاص ضرورت ہے کہ ہم ان طبقات کی جو oppressed ہیں، جو marginalized ہیں جن میں بچے خواتین اور non-Muslims ہیں بجٹ میں اُن کے لئے براہ راست ایسے مواقع فراہم کئے جائیں جس سے وہ مستفید ہو سکیں، جب پچھلے سال بجٹ اجلاس کے بعد ہمارے معزز وزیر خزانہ نے اپنی بات کو wind up کیا تو اس میں انہوں نے یہ بتایا کہ میری سفارش پر انہوں نے اقلیتی بجٹ 25 فیصد بڑھا دیا اور بڑھا کر 40 کروڑ کر دیا اور وزیر خزانہ نے اپنے اقلیتی ایم پی اے سے یہ بھی کہا کہ وہ زیادہ سے زیادہ اور اچھی سے اچھی تجاویز لے کر آئیں تاکہ اس بجٹ کو استعمال کیا جا سکے۔ خادم اعلیٰ نے 20 کروڑ روپے فنڈز کا اعلان کیا جس میں سے انہوں نے اپنے حکومتی ایم پی ایز کو ایک ایک کروڑ روپیہ دیا تاکہ وہ اپنے development projects مکمل کر سکیں اور 13 کروڑ روپیہ انہوں نے mega projects میں ضم کر لیا۔ 20 کروڑ روپیہ کہاں چلا گیا؟ اس کا کوئی اتا پتا نہیں ہے۔ میں یہ جاننا چاہوں

گی کہ اس کی detail ایوان میں دی جائے۔ میں بڑے ہی افسوس کے ساتھ کہنا چاہتی ہوں کہ سال میں ایک دفعہ کرسمس اور ایسٹر آتا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے اس کے لئے تین کروڑ روپے کا اعلان کیا جو حکومتی ایم پی ایز کے آپس کے جھگڑے میں ہی خورد برد ہو گئے اور آج تک وہ اقلیتوں کو نہیں مل سکے۔ یہ اچھی بات نہیں ہے کیونکہ کرسمس کو گزرے ہوئے بھی تین ماہ ہو گئے ہیں لیکن ابھی تک یہ فنڈز مہیا نہیں کئے گئے۔ اگلا ایسٹر بھی آنے والا ہے اس لئے میں چاہوں گی کہ ان کو فنڈز دیئے جائیں۔

جناب سپیکر! میں تعلیم کے شعبے میں آپ کی توجہ دلانا چاہوں گی کہ ایجوکیشن key ہے۔ It is key and can perform miracles if delivered in right direction تعلیم ہی کی بدولت ہم جہالت، غربت اور بے روزگاری سے چھٹکارا حاصل کر سکتے ہیں۔ تعلیم کے لئے بجٹ میں اضافہ کیا جائے۔ میں آپ کی توسط سے ایوان کو بتانا چاہتی ہوں کہ ہمارے تعلیمی نصاب میں بہت سے ایسے مٹیریل ہیں جو hake ہیں جن کی وجہ سے فرقہ واریت، تعصب، نفرت اور شدت پسندی فروغ لے رہی ہے۔ ہماری نسلیں، ہمارے لوگ اور ہمارا پاکستان اس سے کھوکھلا ہوتا جا رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! Wind up کریں۔

محترمہ شنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں wind up کر رہی ہوں اس کے لئے ایک رپورٹ ہے اگر ایجوکیشن منسٹر یا وزیر خزانہ منسٹر یہ دیکھنا چاہیں تو اس میں وہ تمام لائنیں موجود ہیں جو ہمارے نصاب میں موجود ہیں۔

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ کہنا چاہوں گی کہ سپریم کورٹ کے فیصلے کے مطابق جو سکول 1972 میں nationalize ہوئے تھے سپریم کورٹ نے 1985 میں فیصلہ کیا تھا کہ حکومت ان سکولوں کو واپس کرے۔ وہ تمام سکول جو ابھی تک واپس نہیں کئے گئے اور حکومت کی تحویل میں ہیں ان کو حکومت ان کے original owners کو واپس کرے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ! آپ یہ منسٹر صاحب کو دے دیجئے۔ اگلے سپیکر جناب محمد عارف عباسی ہیں۔ جناب آصف محمود صاحب نے کہا ہے کہ میرے پانچ منٹ بھی عارف عباسی صاحب کو دے دیئے جائیں۔ عباسی صاحب! اب آپ کے پاس دس منٹ کا ٹائم ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔ pre budget کا جائزہ لینے اور آنے والے بجٹ میں جو تجاویز ہیں ان کے اظہار خیال سے پہلے میں چاہوں گا کہ اس ایوان سے بات شروع کی جائے۔ اس ایوان پر جو قوم کے کروڑوں روپے لگ رہے ہیں، یہاں کیا ہوا ہے؟ عوام

کی بنیادی ضروریات ہیلتھ، ایجوکیشن اور ڈویلپمنٹ پروگراموں کا جائزہ لیتے ہوئے میں بتانا چاہوں گا کہ حکومت اب تک کیا کچھ کرنے میں کامیاب ہوئی ہے۔ بدقسمتی کہ وہی ٹائم کا مسئلہ ہے حالانکہ اس ایوان میں time barred نہیں ہونا چاہئے کیونکہ یہاں پر ہم اپنی بات کرنے نہیں آتے بلکہ یہاں ہم عوام کی بات کرنے آتے ہیں اور اپوزیشن عوام کی زبان ہوتی ہے۔ ہمیشہ سے ٹائم کا بہانہ لگا کر ہمارے بولنے پر قدغن لگائی گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی ایک طرح سے جمہوریت کے خلاف ہے۔ ایوان میں ہر شخص کو آزادی ہونی چاہئے وہ جتنا مرضی بولے کیونکہ عوام کے لئے بولنے کی یہی ایک جگہ ہے اس کے علاوہ بولنے کے لئے ہمارے پاس کوئی اور جگہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے یہ بتانا چاہوں گا کہ حکومت کی جو کارکردگی اس ایوان میں ہے وہ انتہائی مایوس کن ہے۔ اُن کے پاس اتنی بھاری اکثریت ہے اس کے باوجود یہاں ہمیشہ کورم کا مسئلہ رہا ہے۔ کئی دفعہ کورم نہ ہونے کی وجہ سے قانون سازی ملتوی ہوئی، لاتعداد مرتبہ کورم کی کمی کی وجہ سے اجلاس ملتوی ہوا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ حکومتی ممبران کا حکومت کی کارکردگی پر عدم اعتماد ہے کہ وہ ایوان میں نہیں آتے اور قانون سازی نہیں ہوتی۔ ہمیں دیکھنا چاہئے کہ عوام کا کروڑوں روپیہ اس ایوان پر خرچ ہو رہا ہے اور اگر صرف کورم کی وجہ سے ملتوی ہوتا ہے، قانون سازی نہیں ہوتی تو اس کے ہم سب ذمہ دار ہیں مگر حکومت زیادہ ذمہ دار ہے کیونکہ اس کی 90 فیصد اکثریت ہے۔ حکومت کو دیکھنا چاہئے کہ اگر وہ کورم پورا نہیں رکھ سکتی تو پھر وہ عوام کے باقی مسائل کس طرح حل کرے گی؟

جناب سپیکر! اس کے بعد سب سے اہم مسئلہ پنجاب کا امن وامان ہیں۔ ہم اربوں روپیہ پولیس پر لگا رہے ہیں، اس کے عوض پولیس کی جو services ہیں اگر ہم اس کا جائزہ لیں تو وہ بہت مایوس کن ہے۔ مظفر گڑھ کا کیس جو ابھی recently سامنے آیا ہے اس میں ان درندوں نے اس بچی کے ساتھ کتنا ظلم کیا۔ دوسرا بڑا ظلم پولیس نے اس بچی کے ساتھ کیا اور میں کہتا ہوں کہ سب سے بڑا ظلم اس ایوان میں جمعہ کو ہمارے وزیر قانون صاحب نے یہاں تقریر کرتے ہوئے کیا کہ انہوں نے سارا ملبہ اس بچی اور اس کے خاندان پر ڈال دیا۔ وہ سب سے بڑا ظلم تھا۔ اس سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ عوام کے مسائل کے ساتھ ہمارا کتنا تعلق ہے اور پولیس ہمیں کیا کچھ deliver کر رہی ہے۔ جو مظفر گڑھ کا واقعہ ہوا ہے یہ ایک واقعہ نہیں ہے بلکہ پنجاب کے 99.9 فیصد کی یہی حالت ہے۔ پورا پنجاب پولیس سٹیٹ بن چکا ہے۔ پولیس نہیں سمجھتی کہ وہ کسی کے سامنے جوابدہ ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ پولیس کے جتنے بھی ذمہ داران ہیں ڈی سی او سے لے کر ایس ایچ او level تک جتنے بھی افسران appoint کئے جاتے ہیں ان

میں ذاتی پسند ناپسند، رشتہ داری، وفاداری یہ ساری چیزوں کو مدنظر رکھ کر کئے جاتے ہیں جس کی وجہ سے وہ سمجھتے ہیں کہ وہ عوام کے سامنے کسی طرح سے بھی جوابدہ نہیں ہیں جبکہ اُن کی تمام تنخواہیں عوام کے خون پسینے کی کمائی سے ادا کی جاتی ہیں۔ وہ عملاً حکمرانوں کے ذاتی ملازموں کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ حکمرانوں کے yes کے بغیر وہ کوئی کام کرتے ہیں، کوئی ایف آئی آر درج ہو سکتی ہے، کوئی ملزم گرفتار ہو سکتا ہے اور نہ ہی تحقیقات میرٹ پر ہوتی ہیں جب تک حکمران اشارہ نہ کریں۔ اگر وزیراعلیٰ مظفر گڑھ نہ جاتے تو کیا آپ سمجھ سکتے تھے کہ اس خاندان کو انصاف مل سکتا تھا؟ یہ چیزیں ہمیں دیکھنی چاہئیں کہ ایک وزیراعلیٰ کہاں کہاں تک جائے گا۔ کیوں ہم مشینری ٹھیک نہیں کر رہے ہیں، کیوں ہم سسٹم کو ٹھیک نہیں کر رہے ہیں کہ وزیراعلیٰ کو جانے کی ضرورت نہ پڑے؟ وزیراعلیٰ کا یہ کام نہیں ہے بلکہ یہ سسٹم کا failure ہے۔ جب کسی واقعہ پر وزیراعلیٰ کی نظر پڑ جاتی ہے یا میڈیا کی نظر پڑ جاتی ہے وہاں تو معاملات ٹھیک ہو جاتے ہیں لیکن پورے پنجاب میں دس کروڑ کی عوام تک، میں نہیں سمجھتا ہے کہ 0.1 فیصد بھی وزیراعلیٰ ان تک پہنچ سکیں گے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ جو اربوں روپے ہم پولیس پر لگاتے ہیں بجائے اس کے کہ پولیس کو اپنے مفادات کے لئے استعمال کریں پولیس کا سسٹم ٹھیک کیا جائے اور پولیس کو پابند کیا جائے کہ وہ عوام کو انصاف دے۔ پنجاب کی عوام کو ڈاکوؤں، سماج دشمن عناصر کے رحم وکرم پر نہ چھوڑا جائے۔

جناب سپیکر! اب میں اپنے علاقے کی طرف آتا ہوں۔ ضلع راولپنڈی جو کہ بدقماش اور جرائم پیشہ لوگوں کی آماجگاہ بن چکا ہے اور پولیس اس سے بالکل لاتعلق ہو چکی ہے۔ پچھلے سال پنجاب میں 323 قتل ہوئے، 435 اقدام قتل کی وارداتیں ہوئیں، 1419 ڈکیتیاں وچوریاں ہوئیں اور 946 گاڑیاں چھینی گئیں۔ اس میں سے پچاس فیصد بھی برآمدگی نہیں ہوئی۔ لوگوں کا ایک ارب روپے سے زیادہ کا مال واسباب ضلع راولپنڈی میں پچھلے سال دسمبر تک لُوٹا گیا اور اس میں سے دس فیصد بھی برآمد نہیں ہوا۔ چالیس فیصد ملزم گرفتار نہیں ہوئے۔ پہلے لوگ دس گیارہ بجے کے بعد گھروں سے نکلنے سے ڈرتے تھے لیکن اس وقت راولپنڈی کی حالت یہ ہے کہ سورج غروب ہونے کے بعد کوئی بندہ بھی گھر سے باہر نکلنے کی جرأت نہیں کرتا۔ کل پرسوں رات کو ہماری پارٹی کے ڈپٹی جنرل سیکرٹری کوٹلی ستیاں راستے میں جارہے تھے ان کی کار چھیننے کی کوشش کی گئی۔ جب انہوں نے مزاحمت کی تو ان کو مار دیا گیا۔ ایک ہفتے میں چار لوگ صرف ایک تھانہ وارث خان کی حدود میں مزاحمت پر قتل کر دیئے گئے۔ اگر ہم اتنا پیسا دے کر بھی عوام کی جان ومال کی حفاظت نہیں کر سکتے تو خدا کے لئے پھر ہمیں عوام سے یہ کہہ دینا چاہئے

کہ وہ اپنی جان ومال کی خود حفاظت کریں اور حکومت کو ان کی جان ومال کی حفاظت سے کوئی سروکار نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد میں ڈویلپمنٹ فنڈز کی طرف آتا ہوں۔ پچھلے آٹھ دس مہینوں میں راولپنڈی کم از کم میرے حلقے میں ایک روپیہ کا بھی کوئی ترقیاتی کام نہیں ہوا۔ میں یہ انتہائی ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ میرے حلقے میں لوگ 80 فیصد گندہ پی رہے ہیں اور 70 فیصد لوگ ہیپاٹائٹس کا شکار ہیں۔ اگر دس منٹ راولپنڈی میں بارش ہو جائے تو سیوریج سسٹم choke ہو جاتا ہے اور پانی لوگوں کے گھروں میں چلا جاتا ہے اور آپ ہسپتالوں میں چلے جائیں دوائیاں نہیں ملتیں۔

جناب سپیکر! یہ 40-ارب روپے میٹرو بس سروس پر لگا رہے ہیں جس شہر کے لوگوں کو پینے کا صاف پانی میسر نہیں ہے، جس شہر کے لوگوں کے نالے اور سیوریج سسٹم choke ہیں اور ہسپتالوں میں دوائیاں نہیں ہیں۔ اس شہر میں 40-ارب روپے ضائع کرنا میں یہی کہوں گا کہ بقول شاعر کہ:

لگا کر آگ شہر کو بادشاہ نے کہا
اٹھا ہے دل میں تماشے کا آج شوق بہت
جھکا کر سر سبھی شاہ پرست بولے
حضور! شوق سلامت رہے شہر اور بہت

میں کہتا ہوں کہ میٹرو بس سروس کا منصوبہ جو یہ راولپنڈی میں لگانے جا رہے ہیں، راولپنڈی کے عوام کو اس کی قطعی ضرورت نہیں ہے۔ خدا کے لئے یہ 40-ارب روپے آپ ہمارے پینے کے صاف پانی پر لگائیں۔ پچھلے ایک سال میں ایک فلٹر پلانٹ بھی ٹھیک نہیں ہوا، اس فلٹر پلانٹ کا change نہیں ہوا اور پینے کے پانی میں گٹر کا پانی شامل ہے۔ اگر کسی کو شک ہے تو میں یہاں رزلٹ لا کر دکھا سکتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: عباسی صاحب! آپ اپنی بات کو wind up کر دیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! wind up ہی wind up ہے اور میں کیا کہوں؟ میں صرف یہی کہوں گا کہ اپوزیشن کو بولنے دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، سردار عامر طلال گوپانگ صاحب، سردار صاحب! ٹائم کم ہے مہربانی کر کے بات کو بہت مختصر کرنا۔

سردار عامر طلال گوپانگ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا نہایت شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے موقع عنایت کیا کہ میں اپنے علاقے کے جو پیچیدہ مسائل ہیں ان کی نشاندہی کر سکوں۔ آپ کو اچھی طرح علم ہے کہ ہمارے علاقے کے لوگوں کا جو ذریعہ معاش ہے وہ کاشتکاری سے وابستہ ہے، 90 فیصد لوگ کاشتکاری کرتے ہیں اور کاشتکاری کے لئے نہری پانی شہ رگ کی حیثیت رکھتا ہے۔ میں آپ کے توسط سے وزیر خزانہ کو مخاطب کرتے ہوئے انتہائی مختصر گزارش کروں گا کہ وہ صرف اتنا note فرمالیں کہ مظفر گڑھ کنیال سے نکلنے والی جو لنک کینال ہیں وہ مظفر گڑھ کے 80 فیصد رقبے کو سیراب کرتی ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ عرصہ دراز سے ان کی کوئی overhauling and rehabilitation نہیں ہوئی۔ میری گزارش یہ ہے کہ مظفر گڑھ کنیال سے نکلنے والی تمام لنک کنیال کی rehabilitation کی جائے۔

جناب سپیکر! میری دوسری گزارش یہ ہے کہ میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے پنجاب کی تاریخ میں پہلی دفعہ ساؤتھ پنجاب کے مسائل پر توجہ کی اور اس سلسلے میں Southern Punjab Empowerment Committee بنائی اور اس کمیٹی میں بھی میں نے اس issue کی نشاندہی کی ہے کہ تحصیل علی پور دونوں اطراف سے دریا میں گھری ہوئی ہے۔ مشرقی سائیڈ پر دریائے چناب اور غربی سائیڈ پر دریائے سندھ ہے۔ گزارش یہ ہے کہ جو 2010 کا flood آیا تھا اس میں دو تحصیل سب سے زیادہ متاثر ہوئی تھیں اس میں تحصیل کوٹ ادو اور تحصیل علی پور شامل ہیں۔ جب 2010 میں تحصیل علی پور میں جو سیلاب آیا تھا میں نے اس وقت بھی یہ گزارش کی تھی
کہ فلڈ بند لنگر واہ جس کی rehabilitation کر لی جائے تو یہ سیلاب سے بچ جائے گی۔ صرف ایک کروڑ روپے کا خرچہ نہ کرنے کی وجہ سے یہ ہوا کہ flood آیا، اس کے نتیجے میں لاکھوں لوگ بے گھر ہوئے، لاکھوں ایکڑ پر کھڑی فصلات تباہ ہوئیں اور پنجاب حکومت نے اس پر اربوں روپے خرچ کئے۔ جب 2013 میں پچھلے سال flood آیا تو وزیر اعلیٰ خود تشریف لائے اور انہوں نے تحصیل علی پور میں جلسہ عام میں یہ وعدہ فرمایا تھا کہ میں انشاءاللہ تعالیٰ آنے والے بجٹ میں جو existent flood protection bands ہیں ان کو موضع سر کی تک مکمل کرواں گا۔ میری وزیر خزانہ سے یہ گزارش ہے کہ اس دفعہ بجٹ میں تحصیل علی پور کی flood protection bands ہیں ان کو موضع سر کی تک مکمل کیا جائے کیونکہ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف خود وعدہ کر کے آئے ہیں۔

جناب سپیکر!اس کے علاوہ تیسرا issue یہ ہے اور وہ بھی اسی flood سے متعلقہ ہے کہ 2010اور2013کے floods کے نتیجے میں تحصیل علی پور کی تمام رابطہ سڑکیں تباہی اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔اس سلسلے میں بھی وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف علی پور تشریف لائے اور انہوں نے جلسہ عام میں یہ وعدہ فرمایا تھا کہ علی پور تحصیل کی تمام روڈ جو کہ flood کی وجہ سے damage ہوئی ہیں ان کی rehabilitation کی جائے گی اور اس سلسلے میں چیف منسٹر سیکرٹریٹ سے ایک directive بھی جاری ہوا جس کے against PC-1 بھی مکمل ہو چکا ہے۔وزیر خزانہ سے میری گزارش یہ ہے کہ اس 50 کروڑ روپے کے PC-1 کو مدنظر رکھتے ہوئے اس دفعہ کے بجٹ میں فنڈز مختص کئے جائیں کیونکہ وزیراعلیٰ پنجاب نے خود وعدہ فرمایا تھا۔بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی،بہت شکریہ۔محترمہ باسمہ چودھری صاحبہ!۔۔۔موجود نہیں ہیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ بات کرنا چاہتے ہیں؟

جناب احمد خان بھچر: جی،جناب سپیکر!میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،احمد خان بھچر صاحب!آپ بات کریں۔

جناب شوکت علی لالیکا: جناب سپیکر!ہماری باری کب ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی،میاں صاحب!اس کے بعد آپ ہیں،باجوہ صاحب ہیں اور اس کے بعد شیخ علاؤالدین صاحب ہیں بلکہ میں پوری کوشش کروں گا کہ سب کو ٹائم دوں۔جی،احمد خان بھچر صاحب!فرمائیں!

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر!میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے pre budget discussion میں بولنے کا موقع فراہم کیا۔میں بغیر تمہید کے کیونکہ ٹائم کی shortage ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: احمد خان بھچر صاحب!آپ بات جاری رکھیں،منسٹر صاحب note کر رہے ہیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر!آپ منسٹر صاحب سے بھی کہہ دیں کہ وہ note کریں،ہم اپنے دل کی بھڑاس پھر کسی اور ٹائم نکال لیں گے اب صرف pre budget discussion میں اپنے منصوبے آپ کو بتاتے ہیں جو ہماری تجاویز ہیں۔

جناب سپیکر!واں بھچراں کے حوالے سے میرا حلقہ پی پی۔45 ہے تو میں اس حوالے سے بات کرتا ہوں کہ واں بھچراں ایک شہر ہے اور وہاں پر ڈگری گرلز کالج پہلے بن چکا ہے۔ میری تجویز ہے کہ 50سے60 ہزار اُدھر کی آبادی ہےاور دوسرا ڈگری کالج وہاں نزدیک ترین ہے وہ وہاں سے 30سے35 کلو میٹر دور ہے اور میری ایک تجویز ہے کہ واں بھچراں میں ڈگری کالج فار بوائز بنایا جائے اورnext budget میں اس کی provision رکھی جائے۔

جناب سپیکر!اس کے بعد میں سیوریج سسٹم کی بات کروں گا کہ وہاں پر سیوریج سسٹم 1985 میں بنا تھا جو بالکل اس وقت collapse ہوا پڑا ہے۔ میری گزارش ہے کہ وہاں پر اس سیوریج کو دوبارہ maintain کیا جائے اور شہر اتنا بڑھ گیا ہے کہ اس سیوریج کو دوبارہ maintain کر کے بڑھایا جائے۔ اگر مہربانی کر کے میرے points نوٹ کئے جائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چودھری شیر علی صاحب note کر رہے ہیں؟

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر!تقریباً11۔ارب روپے لاہور تا میانوالی روڈ کے لئے پچھلے بجٹ میں رکھے گئے تھے۔ اس میں واں بھچراں سے وہ سڑک گزرتی ہے۔ Dual road ادھر ہماری ضرورت ہے کیونکہ ہمارا بہت بڑا شہر ہے اور اس میں سنگل روڈ ہے اس پر آئے روز حادثات ہوتے ہیں۔ اس میں ابھی تک کچھ پیشرفت نہیں ہوئی تو ہماری یہ suggestion ہے کہ میانوالی تک dual road بنایا جائے۔اسی طرح ایک اور مسئلہ بھی ہے کہ موسیٰ خیل، چھدروں، ابا خیل، مظفر پور شمالی، واں بھچراں شمالی میں پانی کی depth تقریباً آٹھ سو سے ہزار فٹ تک ہے، میں نے اس مسئلے پر پچھلی دفعہ بھی عرض کی تھی اب پھر گرمیاں آ رہی ہیں وہاں پر درجہ حرارت پچاس سنٹی گریڈ سے بھی بڑھ جاتا ہے، وہاں پر پوزیشن یہ ہے کہ تمام ٹربائن اور واٹر سپلائیز بند پڑی ہیں اور جب متعلقہ حکام سے رابطہ کیا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ جس طرح زرداری صاحب کے دور میں ایک بات مشہور ہو گئی تھی کہ کچھ بھی ہوتا تھا تو کہتے تھے کہ زرداری صاحب نہیں کرنے دیتے۔ میں اس ایوان کے floor پر کہہ رہا ہوں کہ آپ کی جو مقامی انتظامیہ ہے وہ ہمیں یہ کہتی ہے اور ببانگ دہل کہتی ہے کہ ہمیں میاں صاحب کا حکم ہے کہ آپ نے یہ کام نہیں کرنا۔ ہمیں یہ بھی پتا ہے کہ good governance کے حساب سے میاں صاحب یہ حکم نہیں دے سکتے۔ میں وثوق سے کہتا ہوں کہ کچھ اپنے پاس سے وہ ملاتے ہیں اور کچھ ادھر سے بھی شاید پیغام جاتا ہو گا۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ وہاں پر جو واٹر سپلائیز بند پڑی ہیں، دوسری طرف چھدروں، موسیٰ خیل، واں بھچراں شمالی، مظفر پور شمالی اور ابا خیل کے جو areas ہیں وہاں پر اس وقت

بھی پانی کی depth ایک ہزار فٹ تک ہے اس لئے میری یہ گزارش ہوگی کہ ان واٹر سپلائیز کو مکمل طور پر چلوایا جائے۔ پچھلے بجٹ اجلاس میں ایک چنگا پانی سکیم کی تجویز آئی تھی لیکن وہ implement نہیں ہوئی، اس چنگا پانی سکیم میں میانوالی بھی شامل تھا، اگلے بجٹ میں اس سکیم کو بھی شامل کر لیا جائے۔ اس کے علاوہ submersible pumps لوگوں کو دیئے جائیں جس سے لوگوں کے بہت سارے مسائل حل ہو جائیں گے۔ آپ سے ایک عرض اور بھی کروں گا کہ میانوالی پی پی-45 میں آپ نے بچیوں کے پرائمری اور مڈل سکولوں کی اپ گریڈیشن سکیم مانگی تھی جو میں نے دے دی تھی لیکن ابھی تک اس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہوا، اس حوالے سے میں یہ بھی عرض کروں گا کہ ان کو بحال کیا جائے اور ان سکیموں کو entertain کیا جائے۔

جناب سپیکر! میانوالی سٹی کے حوالے سے میں عرض کروں گا کہ وہاں ہمارے ہاں سرگودھا یونیورسٹی کا کیمپس ہے اس کے جو missing departments ہیں ان کو پورا کیا جائے۔ میں صرف دو منٹ آپ کے اور لوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میانوالی کا ایک انڈر پاس ہے اگر ایک بارش ہو جائے تو وہاں جوہڑ بن جاتا ہے، میری یہ بھی گزارش ہوگی کہ ایک انڈر پاس وہاں پر اور بنایا جائے۔ اس کے علاوہ میانوالی کا سیوریج سسٹم بالکل collapse ہو چکا ہے ابھی آپ کے محکمہ پی اینڈ ڈی نے یہ بتایا ہے کہ 450 ملین روپے سے ہم دوبارہ restore کر رہے ہیں، میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ اس کو restore کیا جائے۔

جناب سپیکر! اسی طرح ایک اور گزارش میں آپ سے کروں گا کہ جس طرح سردار سبطین خان صاحب نے یہ کہا ہے کہ صحت کے جو بنیادی مرکز صحت ہیں وہ ہماری یونین کونسل میں نہیں ہیں۔ میری ایک یونین کونسل چک میرث ہے، وزیر موصوف اس کو اگر نوٹ فرمالیں، 30 سے 35 کلو میٹر اس کی لمبائی چوڑائی ہے، یہ بہت پھیلا ہوا علاقہ ہے یہاں پر بنیادی ہیلتھ سنٹر نہیں ہے۔ میں آپ کے توسط سے یہ گزارش کروں گا، اس وقت وزیر موصوف بھی تشریف فرما ہیں اس لئے وہاں پر بنیادی ہیلتھ سنٹر کی تجویز کو consider کیا جائے اور موسیٰ خیل کے ایریا میں گرلز ڈگری کالج موجود ہے وہاں پر بوائز ڈگری کالج کا اجراء کیا جائے۔ جب آپ میانوالی میں داخل ہوتے ہیں تو وہ کھنڈرات کا منظر پیش کر رہا ہوتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب آپ wind up کریں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! یہ میری آخری بات ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! اس روڈ کو میانوالی ملتان روڈ جو کہ پی ایس بیس کے سامنے، جہاں پر وزیراعظم صاحب بھی تشریف لے گئے تھے یہ روڈ اس کے سامنے سے گزرتا ہے۔ آپ بے شک اپنی کوئی related team بھجوادیں اور وہ اس روڈ کو چیک کر لے، اگر آپ کو محسوس ہو کہ وہ روڈ کسی ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر کا ہے تو آپ بے شک نہ بنوائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت بہت شکریہ۔

جناب احمد خان بھچر: شکریہ۔ باقی باتیں میں وزیر موصوف کو لکھ کر دے دیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کی جو بھی تجاویز ہیں وزیر موصوف کو دے دیں۔ جناب عبدالرؤف مغل صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے میاں محمد رفیق صاحب! آپ میرے لئے انتہائی قابل احترام ہیں، اس لئے میری گزارش ہو گی کہ پانچ منٹ کے اندر اپنی بات مکمل کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!

ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں
کاش کوئی پوچھے مدعا کیا ہے

pre budget بحث پر پانچ منٹ ایک مذاق ہے، میں اس سے زیادہ اور کیا کہوں۔ ایک شعر سے میں ابتداء کر رہا ہوں آپ کی نذر کرتا ہوں:

اگر سیاہ روپ ہونا ہی لکھا تھا قسمت میں میری
تیری آنکھ کا کاجل ہوتا تیرے رخسار کا تل ہوتا

جناب سپیکر! کاش آج وزیر قانون یہاں پر موجود ہوتے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے کیا کرنا ہے؟

میاں محمد رفیق: جنہوں نے شیخ علاؤالدین صاحب کی تحریک التوائے کار جو کہ دو کالم نویسوں کے خلاف تھی جنہوں نے مورد الزام ٹھہرایا تھا کہ ممبران اسمبلی انتظامیہ کے لوگ اپنے ناجائز کام کروانے کے لئے

لگواتے ہیں، میں شیخ علاؤالدین صاحب کی بھرپور حمایت کرتے ہوئے وزیر قانون کے ان الفاظ کے ساتھ کہ یہ بات درست ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب screening کے بعد انتظامیہ کے لوگ یعنی ڈی پی او یا ڈی سی او کو لگاتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وزیر اعلیٰ صاحب خود دن رات محنت کرتے ہیں، میٹنگیں کرتے ہیں، ورکنگ کرتے ہیں اور جہاں کہیں آنا جانا ہو تو وہ بھی عوام کے مسائل پر ایک great concerned رکھتے ہیں لیکن نتیجہ کیوں نہیں نکلتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ سابقہ دور کی کسی میٹنگ میں، میں نے وزیر اعلیٰ صاحب سے یہ بات کہی تھی کہ وزیر اعلیٰ صاحب آپ دن رات اتنی محنت کرتے ہیں پھر نتائج کیوں نہیں نکلتے؟ میں نے کہا تھا کہ "اپنی منجی تھلے ڈانگ دے" یہ on record بات ہے اور آج بھی میں وزیر قانون صاحب کی وساطت سے بات کو آگے چلاتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب تو نیک نیتی سے یہ ساری محنت کرتے ہیں لیکن جو لوگ ڈی پی او یا ڈی سی او مقرر ہو جاتے ہیں ان کے دماغ میں ایک تاریخی کردار بچہ سقہ کی روح شامل ہو جاتی ہے، جب بچہ سقہ کی روح ان کے اندر داخل ہو جاتی ہے پھر وہ من مانیاں بھی کرتے ہیں، کمیشن مافیا بھی بنتا ہے، اختیارات کا ناجائز استعمال بھی ہوتا ہے، کرپشن بھی بڑھتی ہے، بے چینی بھی بڑھتی ہے، جو کچھ نظر آ رہا ہے یہ سارا کچھ سب اچھا نہیں ہے۔ اب وقت کی کمی کے باعث میں اس بچہ سقہ کی دو تین مثالیں آپ کو دیتا ہوں۔ ایک تو میرے اوپر گزر رہی ہے۔ ڈی پی او ٹوبہ ٹیک سنگھ کے دماغ میں بھی بچہ سقہ داخل ہے۔ وہ جرائم پیشہ افراد کی پشت پناہی کرتا ہے اور باعزت لوگوں کو ذلیل کرتا ہے۔ میں نے احتجاج کیا، میں نے پریس کانفرنس کی اور تحریک استحقاق بھی دی تو پھر مجھے دھمکیاں ملنا شروع ہو گئیں کہ تمہیں اٹھوالیا جائے گا، تمہیں مروا دیا جائے گا اس کا پیچھا چھوڑ وغیرہ وغیرہ۔ اب میں بچہ سقہ کی دوسری بات بتاتا ہوں کہ میرے حلقہ سے ایک نہر نکلتی ہے وہ قاتل نہر ہے جس کا نام تریموں سدھنائی لنک کینال ہے یہ 1964 میں بنائی گئی اس وقت یہ نہر بنانے والوں کے بھیجے میں vision نہیں تھا اس لئے اسے کچا بنایا گیا جو seepage دے رہی ہے اور تین اضلاع جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور خانیوال کی تحصیلیں جن میں کمالیہ، پیر محل، شورکوٹ سٹی اور کبیر والا شامل ہیں کے دو سو دیہات کی ایک لاکھ ایکڑ سے زیادہ اراضی اس نہر کی seepage کی وجہ سے برباد ہو چکی ہے۔ دو دو مربع زمین کے مالک دیہاڑیاں کرنے پر مجبور ہیں وہ دن رات احتجاج کر رہے ہیں اور اخبارات میں بھی احتجاج آتا ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے اس پر ڈائریکٹو بھی جاری کیا کہ اس کی

لائننگ کر دی جائے ان کی ہدایت پر تین دفعہ اس پر سروے بھی ہو چکا ہے لیکن وہ بچہ سقہ جس ذہن میں

موجود تھا اس وقت کے سیکرٹری Implementation نے سیکرٹری آبپاشی کی بنائی ہوئی ایک لاکھ روپے کی سمری بھیجی تاکہ اس کی لائننگ شروع ہو جائے اور On going سکیم بن جائے اسے ختم کر دیا۔

جناب سپیکر! میرے جتنے بھی ڈائریکٹو تھے اس نے ان کو بھی ختم کیا ہے۔ میں اس کی اور مثال آپ کو دیتا ہوں کہ recently بچہ سقہ کی روح میں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! بہت شکریہ wind up کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آخری بات سن لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آخری بات کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اسی تسلسل کی بات سن لیں کہ فیصل آباد ڈویژن میں بچہ سقہ افسر شاہی کی جو سوچ ہے اس نے ہماری ایک نہر پر جو کہ لوئر گوگیرہ ڈویژن ہے باگڑ سب ڈویژن کا brackish zone ہے پانی بھی کم ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اجلاس کا ٹائم دس منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

میاں محمد رفیق: وہاں اسی پر ایک نئی نہر گل ڈسٹری بیوٹری کا PC-I بنا دیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! بہت شکریہ۔ اگلے مقرر سردار شہاب الدین خان صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب احسان الحق باجوہ صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آخر میں مجھے ایک شعر تو پڑھنے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ نے شعر پہلے پڑھ دیا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آخر میں بھی پڑھنے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پڑھ دیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آپ وقت نہیں دیتے لیکن کہنے کو تو بے شمار باتیں ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مجھے پتا ہے، آپ شعر پڑھ دیں۔

میاں محمد رفیق: یہ شعر آپ کی نذر ہے، اس ایوان کی نذر ہے اور وزیر اعلیٰ صاحب کی بھی نذر ہے ۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ شعر پڑھیں۔

میاں محمد رفیق:

ہم پرورش لوح و قلم کرتے رہیں گے
جو دل پہ گزرتی ہے رقم کرتے رہیں گے

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب احسان الحق باجوہ صاحب!

جناب احسان الحق باجوہ شکریہ۔ جناب سپیکر! ہمارے ضلع بہاولنگر کو دو بڑی نہریں فوڈواہ اور صادقیہ سیراب کرتی ہیں۔ جن کا ہیڈ silt up ہو چکا ہے بالکل بند ہو چکا ہے جس کی وجہ سے ہمیں 2500 کیوسک پانی کم مل رہا ہے، ماشاء اللہ وزیر آبپاشی تو کبھی نظر نہیں آئے لیکن ابھی وزیر خزانہ ادھر بیٹھے ہیں تو میں ان سے ہی گزارش کروں گا کہ ہمارے ہیڈ کو upgrade کیا جائے یہ ہمارے پورے ضلع کا problem ہے میرے ڈسٹرکٹ کے تمام ممبران یہاں پر موجود ہیں، ہم backward area کے لوگ ہیں لیکن ہمیں کبھی بھی ٹائم نہیں ملتا۔ میری پھر گزارش ہے کہ ہمارے ہیڈ کو upgrade کیا جائے تاکہ ہمارے ضلع کو پانی مل سکے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت ہمارا ملک صرف زراعت پر چل رہا ہے اگر پانی نہیں ملے گا تو ہمارا ملک ترقی کیسے کر سکے گا؟

جناب سپیکر! میں دوسری یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ضلع میں ٹوٹل brackish water ہے جس سے ہمارے ضلع میں ہیپاٹائٹس کے مریض 70 فیصد کے قریب ہیں۔ میں وزیر خزانہ صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ پچھلے پندرہ سال میں میری تحصیل چشتیاں میں ایک اینٹ بھی نہیں لگی۔ پہلے تو تحصیل ناظم کا دور تھا اس کے بعد گزشتہ دور میں ایم پی اے اور ایم این اے صاحب پیپلز پارٹی کے تھے اور وہ imported candidate تھے وہ اپنے حلقہ میں گئے، تحصیل میں گئے، انہیں حلقے کے لوگوں کے لئے کوئی دلچسپی تھی اور نہ ہی کوئی کام کرایا۔ اس وجہ سے میرے علاقے کی بہت بری حالت ہے لہذا میری استدعا ہے کہ تحصیل چشتیاں کے لئے کم از کم 20 واٹر سپلائیز ہر صورت دی جائیں تاکہ لوگوں کو پینے کا صاف پانی مل سکے اور بیماریوں سے بچ سکیں۔ میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں کہ پیڈا کا سسٹم کسانوں کے لئے زہر ہے یہ پورے پنجاب میں نافذ نہیں کیا گیا بلکہ صرف چار اضلاع میں نافذ کیا گیا ہے ضلع رحیم یار خان، تھوڑا سا ضلع فیصل آباد، بہاولنگر اور بہاولپور میں یہ نافذ ہے۔ پہلے تو صرف محکمہ کرپشن کرتا تھا اب پیڈا کے صدر، جنرل سیکرٹری اور خزانچی کرپشن کر رہے ہیں ایک موگے کا دو دو لاکھ روپیہ لیا جا رہا ہے۔ میری گزارش ہے کہ پیڈا کے موجودہ سسٹم کو ہر صورت میں ختم ہونا چاہئے ہمیں

اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔اگر کوئی ایسی مجبوری ہے تو صدر اور جنرل سیکرٹری کو معطل کر دینا چاہئے اور صرف محکمہ آبپاشی کو کام کرنا چاہئے۔ میں ایک اور انتہائی اہم مسئلے کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ پانی چوری کی روک تھام کے لئے مؤثر قانون بنایا جائے۔وزیر قانون موجود نہیں ہیں لیکن میری استدعا ہے کہ اس میں کم سے کم دس سال کی سزا ہو اور یہ جرم قابل ضمانت نہیں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! ہمارے ضلع بہاولنگر میں سیڈ کارپوریشن کا ایک آفس تھا جو صرف چشتیاں میں تھا اور وہ پچھلے پندرہ سال سے کام کر رہا ہے، میں ڈاکٹر صاحب سے بھی دو تین بار ملا ہوں ان کو فائل بنا کر بھی دی ہے کہ ایم ڈی نے وہ دفتر ختم کر دیا ہے۔ میری استدعا ہے کہ یہ سیڈ کارپوریشن کا دفتر ہر صورت میں بحال ہونا چاہئے پورے ضلع میں ایک ہی آفس تھا جہاں سے اچھا بیج ملتا تھا۔ جناب! تھوڑی سی توجہ مجھے دیں میں سیڈ کارپوریشن کی بات کر رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ آپ کی بات سن رہے ہیں۔

جناب احسان الحق باجوہ: جناب سپیکر! اگر بیج اچھا ملے گا تو ہمارے کسانوں کو فائدہ ہوگا اور ہماری فصلیں اچھی ہوں گی۔ میں ایک اور ضروری بات کرنا چاہتا ہوں کہ ہم ٹی ایم اے کے سسٹم سے مطمئن نہیں ہیں ساری کرپشن ٹی ایم اے کے سسٹم میں ہو رہی ہے۔صفائی کے انتظامات بالکل نہیں ہیں لہذا میری گزارش ہے کہ ٹی ایم اے کے صفائی کے سسٹم کو private کر دیا جائے، تنخواہیں بھی کم ہوں گی اور کام بھی زیادہ اچھا ہوگا۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ باجوہ صاحب!

جناب احسان الحق باجوہ: میں آخری بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، wind up کر لیں۔

جناب احسان الحق باجوہ: جناب سپیکر! چشتیاں شہر کی آبادی ساڑھے تین سے چار لاکھ تک ہے لیکن اس میں صرف ایک تھانہ موجود ہے لہذا استدعا ہے کہ یہاں ایک اور تھانہ منظور کیا جائے۔ میں اس کی ایک مثال دیتا ہوں کہ پچھلے سال میں دس محرم کو ایک بہت بڑا سانحہ پیش آیا جس میں امام بارگاہ جلا دی گئی، دکانیں جلا دی گئیں اور کروڑوں روپے کا نقصان ہو گیا۔ یہ سانحہ بالکل راولپنڈی اور ملتان سانحہ کی طرح کا ہے لہذا میں آپ کے توسط سے میاں محمد شہباز شریف سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میرے شہر میں

کروڑوں روپے کا نقصان ہوا ہے۔ اگر راولپنڈی کے لوگوں کو مالی امداد دی جا سکتی ہے اور ملتان کے لوگوں کو مالی امداد دی جا سکتی ہے تو میرے شہر چشتیاں کے لوگوں کو بھی مالی امداد دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: باجوہ صاحب! Thank you very much بہت شکریہ۔ بہت شکریہ۔ باجوہ صاحب! اب ٹائم ہو گیا ہے۔ سردار احمد علی دریشک صاحب!

سردار علی رضا خان دریشک: جناب سپیکر! احمد علی صاحب اور خرم وٹو صاحب کے behalf پر میں دس منٹ بول رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! چونکہ آپ کہہ رہے ہیں کہ دس منٹ بات کرنی ہے تو میں آپ کو ان کے بعد موقع دے دیتا ہوں۔

سردار علی رضا خان دریشک: جناب سپیکر! میں بالکل wind up کرتا ہوں میرے bullet points ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: پھر پانچ منٹ۔ چونکہ احمد علی صاحب موجود نہیں ہیں انہی کے حوالے سے بات کریں گے۔ جی، سردار صاحب!

سردار علی رضا خان دریشک: جناب سپیکر! میں انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے ٹائم دیا۔ میں وزیر خزانہ صاحب کی خدمت میں ایک شعر سے اپنی بات کا آغاز کروں گا کہ:

تم جسم کے خوش رنگ لباسوں پہ ہو نازاں
میں روح کو محتاج کفن دیکھ رہا ہوں

جناب سپیکر! میں نے اس سے پہلے راجن پور میں بطور ڈسٹرکٹ ناظم serve کیا ہے، بجٹ preparation کے حوالے سے کچھ bullet points ہیں جو میں ضرور گزارش کروں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: No cross talk ان کی بات سنیں۔

سردار علی رضا خان دریشک: وزیر صاحب سے سب سے پہلے میری گزارش ہو گی کہ ہمارا بجٹ need based ہونا چاہئے very unfortunately I have observed this thing کہ ہمارے بجٹ usually Commission based ہوتے ہیں۔ محکمے اپنی ڈیمانڈ دیتے ہیں اور وہ ڈیمانڈ need سے justified نہیں ہوتی بلکہ وہ Commission سے justified ہوتی ہے۔ میں توجہ چاہوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! ان کی بات سنیں۔

سردار علی رضا خان دریشک: جناب سپیکر! میں وزیر خزانہ کی توجہ چاہوں گا کہ ہمارا بجٹ need base ہونا چاہئے، بیوروکریسی یا آفیسرز کے ہاتھ میں بجٹ مت دیجئے وزیر موصوف خود اس بجٹ کو دیکھیں اور Commission based بجٹ نہ ہو، secondly ایک بہت important چیز ہے جو بجٹ کے ساتھ ancillary ہے that is rate contract میں گزارش کرتا ہوں کہ میں نے اپنے پرائیویٹ استعمال کے لئے ایک fax machine لی جس کی قیمت 9000 روپے تھی اور بطور ڈسٹرکٹ ناظم مجھے جو fax machine دی گئی وہ چلتی بھی نہیں تھی اور اس کی قیمت 18000 روپے تھی۔ جب میں نے کہا کہ یہ مشین نہ لیں بلکہ کوئی سستی مشین لیں تو مجھے ایک جملہ بتایا گیا کہ جناب یہ صوبائی حکومت کا ریٹ کنٹریکٹ ہے، میری استدعا ہے کہ ریٹ کنٹریکٹ کو بھی genuine basis پر دیکھا جائے۔ تیسری چیز جو دیکھنے میں بہت minor لگتی ہے that is some fictitious heads of the budget مثال کے طور پر ہمارے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ میں ایک head hot and cold weather charges تھا اس مد میں 10,000، 20,000 یا 30,000 روپے رکھ دیا جاتا ہے اگر اسے پنجاب میں 3,000 یا 4,000 سے ضرب دی جائے تو وہ رقم کروڑوں میں بنتی ہے۔ میری اپیل ہوگی کہ ایسے fictitious heads ختم کئے جائیں۔

جناب سپیکر! ایک بہت بڑا المیہ یہ ہے کہ ہم لوگ project proposals بناتے ہیں PC-I بنتا ہے اس میں maintenance and repair کا کچھ نہیں رکھا جاتا، maintenance and repair is part of non developmental budget, My appeal is کہ ہم اسے اٹھا کر development side پر لے آئیں اور پانچ یا آٹھ سال at least provision دی جائے جس کے اندر maintenance and repair کا بجٹ رکھا جائے۔ وقت بہت قلیل ہے اور میں اپنے ضلع کے حوالے سے بھی ضرور بات کروں گا۔ ہمیں سب سے زیادہ ضرورت سیلاب روکنے کے لئے بند کی ہے۔ آپ تو خود اس علاقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہمیں دونوں طرف سے یعنی دریا اور رود کوہی کا سیلاب hit کرتا ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے پہلے بھی بہت کرم نوازی کی، وہاں تشریف لے کر آئے اور ہمیں ہزاروں گھنٹے دیئے لیکن بدقسمتی سے وہ گھنٹے misuse ہوئے۔ یہ گھنٹے political whims پر استعمال ہوئے۔ میں یہ کہوں گا کہ سڑکیں، بجلی اور دوسری سہولیات بعد کی بات ہے ہمیں پہلے اپنے پاؤں پر تو کھڑا ہونے دیں۔ اگر حکومت کے پاس funds نہیں ہیں تو

میری حکومت پنجاب سے استدعا ہو گی کہ non-governmental organizations کے ساتھ معاہدہ کیا جائے۔ ہمیں بھکاری نہ بنایا جائے۔ ہمیں آٹے، گھروں اور tents کی ضرورت نہیں ہے۔ ان سب چیزوں پر جو اربوں روپے خرچ کئے جاتے ہیں وہ سیلاب روکنے کے لئے بند کی بحالی پر خرچ کئے جائیں۔ اسی طرح سیلاب روکنے کے لئے پُرانے بند کی rehabilitation اور نئے بند کی تعمیر کے بعد repair maintenance and کے حوالے سے کوئی رقم مختص نہیں کی جاتی۔ آپ خود علاقہ پچادھ سے تعلق رکھتے ہیں یہ پہاڑی علاقہ ہے اور وہاں آج بھی انسان، ہماری مائیں، بہنیں اور بیٹیاں جانوروں کے ساتھ پانی پینے پر مجبور ہیں۔ اس سے پہلے جو سکیمیں ہیں ان کو کوئی own نہیں کرتا۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! wind up کر لیں۔

سردار علی رضا خان دریشک: جناب سپیکر! میں دو منٹ میں اپنی بات ختم کر لوں گا۔ میں یہ عرض کروں گا کہ ان سکیموں کو Consumer Committees کے حوالے کرنے کی بجائے ٹی ایم اے کو دی جائیں۔ ان کی maintenance and repair کا بجٹ ضلع کونسل رکھے۔

جناب سپیکر! آپ کو یاد ہو گا کہ سوئی گیس کے لئے وفاقی حکومت نے funds release کئے تھے لیکن صوبائی حکومت کی طرف سے funds نہیں رکھے گئے۔ ہم criticize نہیں کرتے۔ لاہور اور اپر پنجاب کے لوگ ہمارے بھائی ہیں۔ ہم اعتراض نہیں کرتے ان کو ضرور دیں بلکہ اس سے زیادہ دیں لیکن خُدا کے واسطے جو ہمارا حق بنتا ہے وہ ہمیں بھی دیا جائے۔ داجل کینال کی extension سے ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ آبادی کو فائدہ پہنچے گا اور شاید اس سے بھی زیادہ لوگ اپنے قدموں پر کھڑے ہو جائیں۔ اس کی feeder نہریں بنی ہوئی ہیں۔ اگر ریکارڈ چیک کرائیں تو معلوم ہو گا کہ نہری پانی ٹیل تک نہیں پہنچتا تو ہمیں یہ دیا جائے۔

جناب سپیکر! اب میں محکمہ صحت کے حوالے سے چند باتیں کروں گا۔ میرے پاس پرویز الٰہی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان کے facts and figures موجود ہیں۔ اگر آپ اس کا catchment area دیکھیں تو یہ ملتان، ڈیرہ غازی خان، بھکر ڈویژن اور کچھ علاقہ سرحد اور بلوچستان کو cater کرتا ہے۔ اس ہسپتال میں ہر مہینے 170 آپریشن ہوتے ہیں۔ اٹھارہ سو کے قریب انجیو گرافی اور انجیو پلاسٹی ہوتی ہیں۔ اگر آپ اس کو لاہور انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی اور راولپنڈی انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی کے ساتھ compare کریں تو یہ برابر برابر جا رہے ہیں لیکن very unfortunately پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور کو 1622.934 ملین روپے کا بجٹ دیا جاتا ہے، راولپنڈی

انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کو 1680.383 ملین روپے کا بجٹ دیا جاتا ہے جبکہ ملتان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کو صرف 756 ملین روپے کا بجٹ دیا جاتا ہے۔ ہمیں کوئی نیا ہسپتال نہیں چاہئے لیکن میری درخواست ہے کہ at least ہمیں at par کیا جائے۔ ہم اس بجٹ کی مخالفت نہیں کرتے لیکن ہمیں بھی اس کے برابر بجٹ دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! مہربانی کر کے اب تشریف رکھیں۔

سردار علی رضا خان دریشک: جناب سپیکر! صرف ایک منٹ مزید لوں گا۔ یہ میرا آخری point ہے۔ رانا ثناء اللہ صاحب نے یہاں پر بہاولپور صوبہ بنانے کے حوالے سے ایک قرارداد منظور کرائی تھی۔ پہلے ان کی مرکز میں حکومت نہیں تھی لیکن اب تو ماشاء اللہ مرکز اور پنجاب میں آپ ہی کی حکومت ہے۔ میری درخواست ہے کہ ہمارے اس صوبے کی قرارداد پر عملدرآمد کیا جائے۔ میں نے سُنا ہے کہ اس حوالے سے کوئی کمیٹی بنی ہے۔ ہمیں اس کمیٹی کا حصہ نہیں بنایا گیا لیکن میرا یہ concern نہیں۔

جناب سپیکر! آپ اس بات کو جانتے ہیں کہ ڈیرہ غازی خان ڈویژن کے وکیل ہفتے میں دو دن سراپا احتجاج رہتے ہیں اور وہ کورٹس میں نہیں آتے۔ میں یہ کہوں گا کہ ہمیں at least divisional level پر ہائی کورٹ بنچ فراہم کیا جائے۔ اسی طرح ہمارے بچے لاہور اور اسلام آباد کے طالب علموں کے ساتھ compete نہیں کر سکتے۔ ہمیں divisional level پر پبلک سروس کمیشن establish کر کے دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ اجلاس کا وقت تین بجے تک بڑھایا جاتا ہے اور اب دو بجے تک کے لئے نماز جمعہ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے اجلاس کی کارروائی
سہ پہر 3:00 بجے تک ملتوی کی گئی)

(نماز جمعہ کے وقفہ کے بعد جناب قائم مقام سپیکر! 2 بج کر 15 منٹ
پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محترمہ نجمہ بیگم صاحبہ!

محترمہ نجمہ بیگم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! مجھے نو مہینے کے بعد بولنے کا ٹائم ملا۔ (قہقہے)

جناب قائم مقام سپیکر: کیا کہا ہے آپ نے؟

محترمہ نجمہ بیگم: نو مہینے کے بعد بولنے کا موقع ملا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کو بہت مبارک ہو۔

محترمہ نجمہ بیگم: جناب سپیکر! میرا تعلق ڈی جی خان سے ہے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے خواتین کے لئے جو اقدامات کئے ہیں ہم ان کو سراہتے ہیں، بہت ہی اچھے اقدامات ہیں لیکن میں ان خواتین کی بات کروں گی جو بیوہ ہیں جن کے خاوند فوت ہو چکے ہیں یا جن کے خاوند نشہ کرتے ہیں اور ان کے چار چار، پانچ پانچ بچے ہیں جو اپنے بچوں کو سکول نہیں بھیج سکتیں۔ ان کے پاس کوئی ہنر ہے اور ہی وہ پڑھی لکھی ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: وارث کلو صاحب! جب تک وزراء تشریف نہیں لاتے، آپ معزز ممبران کے points note کرتے رہیں۔

محترمہ نجمہ بیگم: ان خواتین کے لئے ہم نے کیا اقدامات کرنے ہیں؟ ہم کہتے ہیں کہ بچے سکول نہیں جاتے بچے کیسے سکول جائیں، ان کو گورنمنٹ سکولوں کی طرف سے کتابیں بھی ملتی ہیں لیکن انہوں نے صاف کپڑے پہن کر سکول جانا ہوتا ہے، کپڑوں کو صاف کرنے کے لئے ان کو صابن اور واشنگ پاؤڈر کی بھی ضرورت پڑتی ہے، ان کے حالات ایسے ہیں کہ وہ واشنگ پاؤڈر اور صابن بھی نہیں خرید سکتیں کہ اپنے بچوں کو صاف کپڑے پہنا کر سکولوں میں بھیجیں۔ ایسی خواتین کے لئے میری تجویز ہے اور یہ صرف ڈیرہ غازی خان کی خواتین کے لئے نہیں بلکہ پورے پنجاب کی خواتین کے لئے ہر یونین کونسل کی سطح پر شاپس الاٹ کی جائیں، سرکاری زمینیں کافی پڑی ہوتی ہیں وہاں پر ان کو شاپس الاٹ کی جائیں، جس طرح ہمارے ڈی جی خان میں ایک ماڈل بازار بنایا گیا ہے اگر اس میں سے آدھی دکانیں خواتین کو دے دی جائیں تو وہ خواتین اپنے سٹال لگا کر اس میں فروخت بھی خواتین کریں اور خرید بھی خواتین کریں۔ چائے کی کنٹین لگا سکتی ہیں، دہی بھلے لگا سکتی ہیں، تنور پر روٹیاں لگا سکتی ہیں۔ اس سے ان خواتین کی حالت بدلے گی، ہمیں ان خواتین کے لئے کچھ کرنا چاہئے، یونیورسٹیوں میں، کالجوں میں اور سب جگہوں پر پڑھی لکھی بچیاں adjust ہو جائیں گی لیکن ہمیں ان خواتین کے لئے کچھ کرنا ہے۔ ہم بیت المال اور زکوٰۃ

کے فنڈ میں سے ان کو نہیں دے سکتے، اگر ہم نے انہیں خود مختار بنانا ہے تو پھر ان کو روزگار دینا ہوگا۔ یہ جو خودکشیوں کے واقعات ہو رہے ہیں، جو بچوں کو نہروں میں ڈال رہی ہیں یہ سب کچھ ان حالات کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ لاہور میں اچھرہ بازار کے سامنے انڈر پاس ہے وہاں تیس دکانیں بنائی گئی ہیں مجھے نہیں پتا کہ ان دکانوں کا کیا کچھ ہونا ہے لیکن وہ تیس دکانیں بند ہیں۔ میرا روز ادھر سے گزر ہوتا ہے ایک خاتون نے وہاں پر اُبلے ہوئے چنے اور آلو کا سٹال لگایا ہوتا ہے۔ کاش ہم اس عورت کو وہ دکان ہی دے دیتے تاکہ وہ باعزت طریقے سے اس دکان میں روزگار کما سکے۔ میں اس سے روز ہی آلو چنے لیتی ہوں تاکہ اس کی حوصلہ افزائی ہو۔ یہاں پر ٹائم گزار کر جاتے ہیں تو ظاہر ہے بھوک بھی لگی ہوتی ہے میں ایک عام ایم پی اے ہوں میرے پاس گاڑیاں وغیرہ نہیں ہیں۔ میں جب پیدل گزرتی ہوں تو اس عورت کو دیکھتی ہوں اور میں روزانہ اس سے آلو چنے لیتی ہوں تاکہ اس کی حوصلہ افزائی ہو اور وہ کسی سے بھیک نہ مانگے۔ میری یہی گزارش ہے کہ ان خواتین کے لئے کچھ کیا جائے اور بجٹ میں ان کے لئے کچھ رکھا جائے۔

جناب سپیکر! میرے ڈیرہ غازی خان میں جو خواتین ٹیچرز دیہاتوں میں تعینات ہیں ان کے لئے حکومت کی طرف سے ٹرانسپورٹ کی کوئی سہولت نہیں ہے۔ وہ عام ہائی ایس میں جاتی ہیں تو انہیں مسائل پیش آتے ہیں اور انہیں مردوں کے ساتھ جانا پڑتا ہے لہذا استدعا ہے کہ ڈیرہ غازی خان میں ان خواتین ٹیچرز کے لئے ٹرانسپورٹ کا انتظام کیا جائے تاکہ وہ باعزت طریقے سے اپنے سکولوں میں جائیں اور اپنی ڈیوٹی انجام دیں۔ بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: Thank you very much جناب امجد علی جاوید صاحب!

جناب امجد علی جاوید: شکریہ۔ جناب سپیکر! ٹائم bound کرنے کے لئے میں ایک شعر آپ کی نذر کرتا ہوں۔

ایک فرصت گناہ ملی وہ بھی چار دن
دیکھے ہیں ہم نے حوصلے پروردگار کے

جناب سپیکر! پانچ منٹ میں کتنی بات کی جا سکتی ہے؟ میں اپنی گزارشات اپنے حلقے تک محدود رکھتے ہوئے وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا کہ جب بجٹ بنانے کا مرحلہ شروع ہوتا ہے تو ایوان میں یہ بات بار بار کی جاتی ہے کہ یہ بجٹ پیچھے بیٹھے کچھ بابو بنا رہے ہوتے ہیں۔ جب بجٹ بنانے والے بابو اس عوام کا خون نچوڑنے کے لئے اور پسے ہوئے لوگوں کو مزید پیسنے کے لئے آپ کو تجاویز پیش کر

رہے ہوں گے تو آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس بات کو مد نظر رکھیں کہ آج افلاس، غربت اور بے روز گاری کے ہاتھوں جو لوگ تنگ ہیں خود کشیاں کر رہے ہیں ان کو ضرور مد نظر رکھا جائے چونکہ وقت کم ہے اس لئے میں ان کی نذر بھی ایک شعر ہی کروں گا۔

میرا ظرف دیکھ کر ذرا بجلیاں گرانا
مجھے تاب ہے جہاں تک وہیں تک نقاب اٹھانا

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کو یہ شعر میاں صاحب نے تو نہیں لکھ کر دیئے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! آج میں نے میاں صاحب کو لکھ کر دیئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چلیں!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا حلقہ ٹوبہ ٹیک سنگھ شہر سے ہے جو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہے لیکن وہاں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کی یہ صورتحال ہے کہ ایک ایک بیڈ پر دو دو مریض لٹانے پڑتے ہیں اور پچھلے دو سال ضلعی گورنمنٹ کے پاس فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے یا فنڈز نہ دیئے جانے کی وجہ سے وہاں ادویات کی خرید نہیں ہو سکی اور پورے دو سال تک وہاں پر لوگوں کو ادویات میسر نہیں آئیں۔ بیوروکریسی کی جو بات کی جا رہی ہے وہاں صورتحال یہ ہے کہ 1982 میں جو میڈیکل آفیسرز کی پوسٹیں دی گئی تھیں وہ اب ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں کم ہیں اور تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں میڈیکل آفیسرز کی پوسٹیں کم ہیں۔ بجٹ نہ ملنے کی وجہ سے ڈی ایچ کیو ہسپتال کا جنریٹر نہیں چلتا وہاں پر صرف ایک ایمبولینس ہے لیکن اس کے لئے بھی ڈیزل نہیں ملتا۔ میری گزارش ہو گی کہ ان تمام مسائل سے نمٹنے کے لئے براہ کرم ہمارے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کو بھی لاہور کے ہسپتالوں کی طرح خود مختار کر دیا جائے تاکہ وہاں پر یہ چھوٹے چھوٹے مسائل حل ہو سکیں۔ میری یہ بھی گزارش ہو گی کہ اس ہسپتال کو مزید فنڈز دیئے جائیں چونکہ مین روڈ ہے اور وہاں روزانہ کے حادثات کی شرح بڑھ رہی ہے، ملتان سے چل کر فیصل آباد تک درمیان میں کوئی ٹراما سنٹر نہیں ہے اور حادثات کی صورت میں ہمیشہ یہ ہوتا ہے کہ اکثر زخمی مناسب first aid نہ ملنے کی وجہ سے راستے میں ہی دم توڑ جاتے ہیں لہذا میری یہ گزارش ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کے طور پر اور اتنا طویل فاصلے میں ٹراما سنٹر نہ ہونے کی وجہ سے یہاں ٹراما سنٹر منظور کیا جائے۔ پچھلے دور میں اس کے لئے ڈائریکٹو بھی جاری ہوا لیکن ناگزیر وجوہات کی بناء پر اس پر عمل نہیں ہو سکا لہذا میری گزارش ہے کہ ٹراما سنٹر کو زیر نظر رکھا جائے اور دوسری یہ

گزارش ہے کہ آج ڈائیلسز کی بھی بات ہوئی، ہمارے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں ڈائیلسز کے لئے چار مشینیں ہیں لیکن عام مریضوں کے لئے صرف دو مشینیں استعمال میں آتی ہیں باقی سٹاف نہ ہونے کی وجہ سے اس سہولت کو چوبیس گھنٹے نہیں چلایا جا سکتا۔

جناب سپیکر! ابھی تو دو منٹ ہوئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: wind up کر دیں۔

جناب امجد علی جاوید: اچھا، جی۔ استدعا ہے کہ یہاں سٹاف دیا جائے ساتھ یہ بھی گزارش ہے کہ ساتھ میں دو کالج ہیں ان میں بھی سٹاف کی کمی ہے وہاں بھی دو دو سو سٹوڈنٹس کو ایک ایک ٹیچر پڑھا رہی ہے لہذا استدعا ہے کہ ان کالجوں میں بھی سٹاف میں اضافہ کیا جائے۔ اس حلقے کی پانچ رابطہ سڑکیں ہیں جن کی maintenance پر پچھلے تیس سال سے ایک روپیہ بھی نہیں لگایا گیا لہذا استدعا ہے کہ ان کی maintenance کے لئے فنڈز رکھے جائیں۔ وہاں پینے کے پانی کی یہ صورتحال ہے کہ سیوریج کی لائنیں mix ہو کر لوگوں کو پینے کا پانی مل رہا ہے اس وجہ سے پنجاب میں ہیپاٹائٹس کی سب سے زیادہ شرح ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہو گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں وقت کی کمی کی وجہ سے پھر آخر میں ایک شعر پر ہی اپنی بات کا اختتام کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پلیز!

جناب امجد علی جاوید:

حالت تشنگی میں بھی غیرت مے کشی رہی باقی
توں نے جو پھیر لی نظر میں نے بھی جام رکھ دیا

جناب قائم مقام سپیکر: بہت بہت شکریہ۔ جی، مولانا الیاس چنیوٹی صاحب!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! pre-budget بحث میں حصہ لینے پر آپ نے اجازت دی اور تجاویز مانگیں دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ کئی سالوں سے تجاویز تو لی جاتی ہیں لیکن جب budget books چھپتی ہیں تو ان میں وہ ضروری تجاویز یا سکیموں کا کہیں نام نظر نہیں آتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ترقیاتی کام بڑھانے کے لئے ملک اور صوبے میں امن کا ہونا ضروری ہے۔ آپ نے

دیکھا ہوگا اور سنا ہے کہ تمام ممبران ہی اس پر رونا رو رہے ہیں اور زبان زد عام یہ ہے کہ تھانوں کو ٹھیکے پر دے دیا گیا ہے۔ خدارا پولیس پر جو اربوں روپے صرف کئے جاتے ہیں ان کو احساس ذمہ داری دلایا جائے۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر اعلیٰ پنجاب کو مبارک دینا چاہتا ہوں اور ان کا شکریہ بھی ادا کرنا چاہتا ہوں کہ پورے پنجاب کے جو بھی اہم ترین مسائل ہیں وہ ان پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ خصوصاً ہمارے چنیوٹ میں لوہا دریافت ہوا تو وہاں سے لوہا نکالنے اور سٹیل مل قائم کرنے کے لئے وزیر اعلیٰ روزانہ کی بنیاد پر کام کر رہے ہیں اور الحمد للہ جیسے ابھی انہوں نے اعلان کیا ہے کہ 26۔مارچ2014 کو چائنا کی ایک بہت بڑی کمپنی کے ساتھ وہ چنیوٹ میں ہی بیٹھ کر معاہدہ طے کریں گے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر اس قسم کے ترقیاتی منصوبے روبعمل آتے رہے تو انشاء اللہ ہمارے crisis میں بہت کمی آئے گی۔

جناب سپیکر! میں ضلع چنیوٹ کے حوالے سے چند تجاویز دینا چاہتا ہوں کہ چنیوٹ کو ضلع بنے چھ سال ہو گئے ہیں لیکن ابھی تک ڈسٹرکٹ اور جوڈیشل کمپلیکس نہیں بن سکا اس کی تعمیر کی جائے۔ نارمل سکول برائے تربیت معلمین، گورنمنٹ گرلز مڈل سکول تھانہ سٹی روڈ، ایسے ہی پرائمری بوائز سکول موضع کولیاں، گورنمنٹ بوائز مڈل سکول، گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول موضع سلارے، گورنمنٹ گرلز اینڈ بوائز سکول محلہ صدیق آباد کو upgrade کرنے کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں۔ گورنمنٹ گرلز اور بوائز ہائی سکول چک نمبر 14 اور گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سیٹلائٹ ٹاؤن کو ہائر سیکنڈری کا درجہ دیا جائے تو کالجوں کے اوپر سے بہت زیادہ بوجھ گھٹ جائے گا۔ سکولوں میں ایف اے کی سطح تک عربی اور اسلامیات کو فوری طور پر شامل کیا جائے اور ان مضامین کو لازمی قرار دیا جائے۔ نوجوانوں کو ہنر مند بنانے کے لئے چنیوٹ میں پولی ٹیکنیکل کالج کا قیام عمل میں لایا جائے۔ ڈسٹرکٹ ہسپتال چنیوٹ کی زمین کی خرید اور عمارت کے لئے funds مختص کئے جائیں۔ موجودہ سول ہسپتال کا عملہ اور مطلوبہ ادویات و آلات مکمل طور پر مہیا کئے جائیں۔ ہیپاٹائٹس کے تدارک کے لئے ہر کوئی صدا بلند کر رہا ہے۔ ہمارے ہاں بھی یہی صورتحال ہے۔ آج صبح دنیا ٹیلی ویژن چینل پر بھی چنیوٹ کی حالت زار بیان کی جا رہی تھی کہ ستّر فیصد لوگ ہیپاٹائٹس کے مرض میں مبتلا ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میری تجویز ہے کہ ہر یونین کونسل کی سطح پر دو دو فلٹریشن پلانٹس نصب کئے جائیں۔ کھوہ بابا جلا علاقہ جھنگڑ گلوتراں کے مقام پر دریائے چناب پر لوگوں اور ٹریفک کے گزرنے کے لئے فوری طور پر پُل تعمیر کیا جائے۔ حقیقت حال یہ ہے کہ میں نے خود وہاں پر جا کر مشاہدہ کیا ہے۔ جھنگڑ گلوتراں کے علاقے میں تقریباً اٹھارہ دیہات موجود ہیں۔ وہ کپڑوں کے ساتھ دریا عبور نہیں

کر سکتے۔ اس سے انسانیت کی بڑی بے حرمتی ہوتی ہے۔ اس وقت لوگوں نے اپنی مدد آپ کے تحت کچھ پائپ ڈال کر اور دو چار لاکھ روپے خرچ کر کے ایک گزر گاہ بنائی ہوئی ہے لیکن اندیشہ ہے کہ یہ سیلاب کی نذر ہو جائے گی اس لئے وہاں پر پُل بنانا انتہائی ضروری ہے۔ جھنگڑ گلو تراں کے مواضع جو کئی سو مربع زمین پر مشتمل ہیں وہاں پر آمد و رفت کے لئے کوئی پختہ سڑک نہ ہے۔ اس کی تعمیر چک نمبر 125 جیبہ سے لے کر براستہ چک نمبر 13 تا ہرسہ شیخ تک کی جائے۔ اسی طرح موضع سلاراچک نمبر 10 گجراں اور چک نمبر 11 سدھووں لنک روڈ کی مرمت کے لئے funds مہیا کئے جائیں۔ کاشتکاروں کو ادویات، کھاد، بیج اور زرعی آلات کی خریداری کے لئے subsidy دی جانی چاہئے۔

جناب سپیکر! چنیوٹ ہیڈ کوارٹر اور اس کی تحصیلوں میں ہاکی، فٹ بال، کرکٹ اور دیگر کھیلوں کے لئے سٹیڈیم اور گراؤنڈز کی ضرورت ہے۔ ہمارا ضلع اس حوالے سے بہت پیچھے ہے۔ اسی طرح چنیوٹ کے فرنیچر کو عالمی شہرت حاصل ہے تو اس کی ترقی کے لئے وہاں پر ٹیکس فری زون بنایا جائے اور فرنیچر کی صنعت کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ میری ایک تجویز پورے صوبے کے لئے ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: چنیوٹی صاحب! آپ اپنی باقی تجاویز کے notes وزیر خزانہ کو دے دیں۔ توفیق بٹ صاحب! کل آپ کافی دیر بیٹھے رہے ہیں تو اب آپ پانچ منٹ بات کر لیں۔

جناب محمد توفیق بٹ: بہت شکریہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! جب گوجرانوالہ کا نام آتا ہے تو چڑوں کے علاوہ اور بھی بہت کچھ یاد آ جاتا ہے۔ (قہقہے)

پہلے جب گوجرانوالہ کا نام لیا جاتا تھا تو عام طور پر ذہن میں یہ بات آتی تھی کہ یہ ایشیا کا گندہ ترین شہر ہے۔ میں آج اس ایوان میں یہ کہتے ہوئے بڑا فخر محسوس کر رہا ہوں کہ جب آج گوجرانوالہ کا نام آتا ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ یہ خوبصورت ترین شہر ہے۔ اس پر میں وزیر اعلیٰ پنجاب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: توفیق بٹ صاحب! میں آپ کو سوشل میڈیا اور فیس بک پر دیکھتا رہتا ہوں۔ ماشاء اللہ آپ بھی بہت محنت کر رہے ہیں۔

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر! میں بھی وزیر اعلیٰ پنجاب کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ میں وزیر خزانہ کی توجہ صرف اپنے حلقہ پی پی-96 کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ گوجرانوالہ خوبصورت ترین شہر بنا ہے مگر اس کا سارا گندہ پانی اکٹھا ہو کر پی پی-96 کے گندے نالے میں گرتا ہے۔ یہ گندہ نالہ پی پی-96 اور پی پی-93 سے گزر کر شہر سے باہر جاتا ہے۔ یہ گندہ نالہ ہمارے لوگوں کو

بیمار کر رہا ہے اور میرے علاقے میں یہ نالہ ایک بدنما داغ ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے پچھلے سال اس نالے کو cover کرنے کی منظوری دے دی تھی۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کو pursue کیا جائے اور اس گندے نالے کو cover کر کے اس پر سڑک بنا دی جائے۔

جناب سپیکر! میں دوسری گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ گوجرانوالہ بائی پاس کے ساتھ ملحقہ علاقے پی پی۔96 میں آتے ہیں۔ پچھلی حلقہ بندیوں میں منڈھیالہ وڑائچ، ریڈیالہ، گوندلاں والا، کوٹلی پیر احمد شاہ کو شہر میں شامل کر لیا گیا تھا۔ اس سے ہمیں بڑا فائدہ ہوتا تھا لیکن پھر یہ حلقہ بندیاں ختم ہو گئیں اور یہ علاقے شہر سے باہر چلے گئے ہیں۔ وہاں پر میونسپل سروسز کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ اس علاقے میں کوئی سیوریج اور واٹر سپلائی کا نظام نہیں ہے۔ میں وزیر خزانہ سے درخواست کروں گا کہ اس حوالے سے ایک جامع پلان مرتب کیا جائے اور اس علاقے میں سیوریج اور واٹر سپلائی کا منصوبہ دیا جائے۔ یہ علاقے بالکل شہری آبادی کے قریب ترین واقع ہیں۔ شہر سے صرف دو تین سو فٹ کی سڑک ہے یعنی تین سو فٹ ادھر کے لوگوں کو ساری سہولتیں میسر ہیں جبکہ اس علاقے کے لوگ ان سہولتوں سے محروم ہیں۔ اس بات کو خصوصی طور پر نوٹ کیا جائے۔

جناب سپیکر! میرے حلقہ میں کچھ علاقہ کنٹونمنٹ کا آتا ہے۔ ڈیفنس کے علاقے کے لوگ بہترین زندگی گزار رہے ہیں اور جدید سہولتوں سے مستفید ہو رہے ہیں مگر اس کے آس پاس کے علاقوں میں انتہائی بُرے حالات ہیں۔ اس علاقے کے لئے حکومت پنجاب کی طرف سے کوئی عوامی ریلیف کا پروگرام نہیں دیا گیا۔ چونکہ سب یہی سمجھتے ہیں کہ یہ کنٹونمنٹ کا علاقہ ہے لہذا کوئی ٹی۔ایم۔اے وہاں پر ترقیاتی کام نہیں کرتی اور وہاں پر کوئی ماڈل بازار نہیں ہے۔ کنٹونمنٹ کے علاقے میں جب چوکیاں بنائی گئیں تو کئی علاقے پیچھے کی طرف آ گئے جس میں امین پور کا علاقہ بھی شامل ہے۔ یہ علاقہ ایک جزیرہ کی شکل اختیار کر گیا ہے اور وہاں پر کوئی سڑک نہیں ہے۔ اس علاقے میں جب کوئی بیمار ہو جائے یا رات کو ایمرجنسی کی صورت میں شہر جانا پڑ جائے تو انہیں شہر آتے ہوئے دو تین گھنٹے لگ جاتے ہیں۔ اسی وجہ سے وہاں پر کئی اموات راستے میں ہی ہو چکی ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اس علاقے میں سڑک تعمیر کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: توفیق بٹ صاحب! wind up کر لیں۔

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر! میں آخری بات عرض کرنے لگا ہوں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے ہمارے علاقے میں ایک میڈیکل کالج بنوایا ہے اور اس کے ساتھ پانچ سو بستروں پر مشتمل ہسپتال کی منظوری بھی ہو چکی ہے۔ مہربانی کر کے آئندہ بجٹ میں اس ہسپتال کے لئے رقم مختص کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: توفیق بٹ صاحب! آپ اپنی باقی تجاویز تحریری شکل میں وزیر خزانہ کو دے دیں۔ دریشک صاحب! سردار علی رضا خان نے کہا تھا کہ سردار احمد خان نے مجھے اجازت دی ہے اور میں ان کی جگہ پر بھی بات کر رہا ہوں۔ اب چونکہ آپ خود بھی تشریف لے آئے ہیں تو بات کر لیں۔

جناب احمد علی خان دریشک: جی، بہت شکریہ۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحبان! آپ سُنیں۔ یہ اب مجھ پر تنقید کرنے والے ہیں۔

جناب احمد علی خان دریشک: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اے اللہ میں تیری ہی بندگی کرتا ہوں اور تجھ سے ہی مدد مانگتا ہوں۔ میں قائم مقام سپیکر صاحب کا شکریہ ادا کروں گا کہ جنہوں نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ گزشتہ کافی دنوں سے میں دیکھ رہا ہوں کہ جب ہم کورم point out کرنے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو فوراً ہمیں موقع دے دیا جاتا ہے لیکن جب ہم پوائنٹ آف آرڈر یا کسی بات پر بولنا چاہتے ہیں تو ہمیں ٹوک کر بٹھا دیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! میں مائیک نہیں کھولتا۔ ویسے کورم کے لئے آپ کہیں سے بھی، بے شک دروازے پر کھڑے ہو کر نشاندہی کریں تو اس پر موقع دیا جائے گا۔

جناب احمد علی خان دریشک: جناب سپیکر! کچھ دن پہلے محکمہ جنگلات کے اُوپر بات کی گئی تھی اور وزیر موصوف بھی یہاں پر تشریف فرما تھے۔ ہمارے ڈیرہ غازی خان ڈویژن میں پچاس فیصد سے زیادہ رقبہ بااثر لوگوں کے قبضہ میں ہے۔ اس علاقہ کو واگزار کرانے کے لئے وہاں کے فارسٹ افسران نے وزیر اعلیٰ کو ایک لیٹر لکھا ہے۔ یہ لیٹر اس وقت میرے پاس موجود ہے لیکن آج تک اس پر کوئی عمل درآمد نہیں ہوا۔ میں ہاتھ جوڑ کر اس ایوان سے کہوں گا کہ خدارا! جنگلات کا یہ رقبہ ان بااثر لوگوں سے واگزار کرایا جائے۔ میں یہ لیٹر وزیر خزانہ کی خدمت میں پیش کر دیتا ہوں وہاں پر تقریباً دس سے بارہ ہزار ایکڑ اراضی بااثر زمینداروں کے قبضہ میں ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر کی طرف سے متعلقہ لیٹر وزیر خزانہ کو بھجوایا گیا)

جناب قائم مقام سپیکر: دریشک صاحب!اس حوالہ سے میں عرض کر دیتا ہوں کہ ایک کمیٹی بنا دی گئی ہے جس کی میٹنگ 26-مارچ کو ہے آپ بھی اُس کمیٹی میں آ جائیں۔ یہاں Chair پر بیٹھ کر شاید مجھے یہ بات نہیں کہنی چاہئے لیکن پرسوں ایک ٹیلیویژن چینل پر پاکستان تحریک انصاف کے صوبائی صدر پنجاب نے رانا ثناء اللہ خان کے ساتھ بیٹھ کر بات کی تھی تو سیکرٹری صاحب!آپ سردار احمد علی خان دریشک کو بھی کمیٹی کی اُس میٹنگ میں بلا لیں۔ اُس کمیٹی میں بیٹھ کر یہ ساری بات ہو جائے گی۔

جناب علی رضا خان دریشک: جناب سپیکر!ہم بھی اُس علاقہ کے stackholder ہیں تو مجھے بھی اُس کمیٹی کا حصہ بنایا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اُس کمیٹی کے ممبر تو نہیں بن سکتے کیونکہ یہ معاملہ استحقاق کمیٹی کے پاس ہے لیکن میں سردار احمد علی خان صاحب کو اُس کمیٹی میں شامل کر لوں گا۔ میری request پر اُس کمیٹی کی 26-مارچ کو میٹنگ بھی بُلا لی گئی ہے جس میں متعلقہ ڈیپارٹمنٹ، ڈی سی او، راجن پور، متعلقہ DFO اور پاکستان تحریک انصاف کے صوبائی صدر کو بھی زحمت دی جائے گی کہ وہ آئیں اور میری ذات کے حوالہ سے انہوں نے جو بات کی ہے اگر وہ اُس کمیٹی میں آ کر اس چیز کو prove کر لیں گے تو اُس کے بعد کمیٹی جو بھی فیصلہ کرے گی ہمیں قبول ہو گا۔

جناب احمد علی خان دریشک: جناب سپیکر! پنجاب میں امن و امان کی صورتحال بہت ہی بُری ہے۔

جس شہر میں لٹ جائے فقیروں کی کمائی
اُس شہر کے سلطان سے کچھ بھول ہوئی ہے

جناب سپیکر!50 فیصد لوگ اپنی ایف آئی آرز نہیں کرا سکتے کیونکہ وہ جب تھانے جاتے ہیں تو اُن کی ایف آئی آرز درج نہیں کی جاتیں۔ اغواء برائے تاوان، ڈکیتی کی وارداتیں، موٹر سائیکل ڈکیتی کی وارداتیں عروج پر پہنچ چکی ہیں۔ میں آج سے دس دن پہلے کی بات کروں گا کہ قانون کے رکھوالے بارڈر ملٹری پولیس کے ایک ڈالے کا accident ہوا اُس میں بارڈر ملٹری پولیس کا باوردی ملازم سوار تھا جس نے شراب پی ہوئی تھی وہ ایف آئی آر میرے پاس موجود ہے۔ یہ بارڈر ملٹری پولیس کے وہ ملازم ہیں جنہیں وزیر اعلیٰ نے rules relax کر کے بھرتی کرایا۔ اس وقت تک ان کے خلاف کسی قسم کی کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! میں انتہائی معذرت کے ساتھ عرض کروں گا کہ آپ نے مہربانی کر کے pre-budget discussion کے لئے ٹائم بڑھایا تو اس پر pre-budget discussion ہی ہونی چاہیئے۔ وہ تحریک التوائے کار لے آئیں یا law and order پر بات کرنی ہے تو وہ کسی اور طریقہ سے تشریف لے آئیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! پانچ منٹ ہو گئے ہیں۔ اب آپ ایک منٹ میں اپنی بات کو wind up کر دیں۔

جناب احمد علی خان دریشک: جناب سپیکر! ہمارے ضلع کو "ڈیرہ پُھلاں دا سہرا" کہا جاتا ہے لیکن اگر آپ وہاں موقع کی صورتحال دیکھیں تو ڈیرہ غازی خان شہر سے گزرتے ہوئے ہمیں شرمندگی محسوس ہوتی ہے کہ جنوبی پنجاب کے پچھلے بجٹ سے کچھ بھی development نہیں ہوئی۔ وہاں پر سیوریج کی صورتحال بہت بُری ہے۔ وہاں صدیق آباد کی آبادی، محبوب آباد، گدائی، ماڈل ٹاؤن، عبداللہ ٹاؤن، نظام آباد وغیرہ یہ وہ آبادیاں ہیں جہاں دو سال پہلے flood آیا تھا اور وہاں پر flood کا پانی سیوریج میں mix ہو کر ابھی تک کھڑا ہوا ہے اور وہاں پر کچھ بھی کام نہیں کیا گیا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! بہت شکریہ۔ شیخ خُرم شہزاد صاحب!

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں فیصل آباد شہر میں drinking water کے لئے وزیر خزانہ کی توجہ چاہتا ہوں۔ ہمیں اچھا پانی پینے کے لئے 200 to 250 TDS required ہوتا ہے جبکہ فیصل آباد میں TDS 26 to 36 ہے میں اس ٹیسٹ کی رپورٹ آپ کو بھی اور وزیر خزانہ کو بھی email کر دوں گا۔ وہ پانی جانور بھی نہیں پی سکتے اور میں یہ بات آٹھ بازاروں کے شہر کے دل کی کر رہا ہوں۔ ہمارے وزیر قانون بھی شاید میری یہ بات سُن رہے ہوں اُن کے اور میرے حلقہ کی ایک ہی دیوار ہے۔ ہم جب تک پانی پر کنٹرول نہیں کریں گے ہم اُس وقت تک صحت پر کنٹرول نہیں کر سکتے۔ میں آپ کے توسط سے وزیر خزانہ کو یہ بات بتانا چاہتا ہوں کہ خوراک میں ملاوٹ پر کنٹرول کر لیا جائے اور پینے کا صاف پانی فراہم کر دیا جائے تو ہسپتالوں میں مریضوں کی تعداد آدھی رہ جائے گی اور وہاں سے بچ جانے والا بجٹ آپ جہاں مرضی لگالیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! حزب اقتدار کی میری بہنوں سے کہیں کہ چُپ کر کے میری بات سُنیں۔[***]

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 1179 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! میرے دوست نے ہماری بہنوں کے لئے غلط الفاظ استعمال کئے ہیں اُن سے کہیں کہ یہ اپنے الفاظ واپس لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے ان کی بات نہیں سُنی۔ شیخ صاحب! آپ ایوان کے تقدس کا خیال کریں اور اپنے الفاظ واپس لیں۔ میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! میں ان الفاظ کو واپس لیتا ہوں۔ میں نے آپ کی وساطت سے وزیر خزانہ سے دوسری بات یہ کرنی ہے کہ ہسپتالوں میں پارکنگ فیس اس بجٹ میں ختم کر دینی چاہئے۔ الائیڈ ہسپتال فیصل آباد، سول ہسپتال فیصل آباد، سمن آباد ہسپتال، غلام محمد آباد جنرل ہسپتال وغیرہ تمام ہسپتالوں میں پارکنگ فیس لگی ہوئی ہے۔ بے چارہ غریب آدمی 30 کلو میٹر کا سفر طے کر کے آتا ہے اُس کا مریض مر رہا ہوتا ہے اور وہ پارکنگ فیس دے رہا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میری تیسری بات یہ ہے کہ ہم یہاں پر امن وامان کی بڑی باتیں کرتے ہیں۔ ہمارے وزیر قانون بڑی گول مول باتیں کر کے چلے جاتے ہیں۔ میں آٹھ بازاروں کے شہر فیصل آباد کا باشندہ ہوں اور میں اُس شہر کے دل سے الیکشن جیت کر آیا ہوں۔ وہاں پر یہ حال ہے کہ لوگ اپنے بچوں کو گارڈ کے بغیر سکول نہیں بھیج سکتے۔ میں جب بولتا ہوں کہ یہ بچہ اغواء ہو گیا، وہ اغواء ہو گیا تو وہ مجھے کہتے ہیں کہ دو تین وارداتیں ہوئی ہیں آپ ہمیں نہ بتائیں۔ اس وقت یہ صورتحال ہے کہ ہر گلی اور ہر محلے میں ڈکیتی اور اغواء برائے تاوان کی وارداتیں اتنے زور و شور سے ہو رہی ہیں کہ کوئی پوچھنے والا ہی نہیں ہے۔ ہماری پولیس کے لئے ہر بجٹ میں پیسے تو allocate کئے جاتے ہیں لیکن وہ پیسے جاتے کہاں ہیں؟ وہ کرپشن کی نذر ہو جاتے ہیں یا کمیشن مافیا کی نذر ہو جاتے ہیں ہمیں اس چیز کا کوئی پتا نہیں ہے؟ ہم pre-budget session میں اپنی تجاویز تو دے رہے ہیں لیکن ہمیں پچھلے بجٹ کا پتا ہی نہیں کہ کیا budget lapses ہیں؟ اُس پر دو ضمنی بجٹ اور آ جاتے ہیں تو ہمیں پہلے اُس کے متعلق بتایا جائے کہ وہ lapses کیوں ہیں؟

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر خزانہ کی خدمت میں پنشن کے حوالے سے بھی ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ 80/75 سالہ بوڑھا شخص لائنوں میں لگا ہوتا ہے۔ اُن کے لئے کوئی ایسا سسٹم بنا دیا جائے کہ اُن کے گھروں میں پنشن کے پیسے چلے جائیں تاکہ وہ سکون کے ساتھ اپنی آخری زندگی گزار سکیں۔ بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت مہربانی۔ ملک محمد وارث کلو صاحب!

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔ آج کا موضوع بحث pre-budget discussion ہے تو یہ بھی ہماری جماعت مسلم لیگ (ن) کا اعزاز ہے کہ انہوں نے ہی pre-budget discussion شروع کرائی کیونکہ یہ اعتراض آتا تھا کہ شاید official level پر بجٹ بنتا ہے۔ بجٹ ایک میزانیہ ہوتا ہے جو ایک سال کے لئے بنتا ہے۔ جس طرح ایک گھر کا بجٹ بنتا ہے تو گھر میں بھی ایک چیز ملحوظ خاطر رکھی جاتی ہے کہ اُس گھر کے ہر فرد کی ضروریات کو مدنظر رکھ کر انصاف کے ساتھ وسائل کی تقسیم ہو۔ میری وزیر خزانہ سے صرف یہ استدعا ہے کہ یہاں بجٹ بناتے وقت علاقے میں equity and equality کو مدنظر رکھا جانا چاہئے۔ یہ نہیں کہ کئی علاقے پسماندہ سے پسماندہ ہوتے جائیں اور کئی علاقے ترقی سے ترقی کرتے جائیں۔ اس حوالہ سے میری تحصیل نورپور تھل انتہائی پسماندہ تحصیل ہے۔ وہاں پر سارا صحرا ہے اور اس وقت بھی صحرا میں اُونٹوں اور گھوڑوں پر سفر کیا جاتا ہے۔ جب کبھی ہم سڑکیں بنوانے کے لئے کوشش کرتے ہیں تو پھر بڑی مشکل سے ہمیں تھوڑا بہت بجٹ ملتا ہے تو آپ کے توسط سے میری استدعا ہے کہ وزیر خزانہ نورپور تھل کے صحرا کے لئے اس بجٹ میں شفقت فرما کر کچھ سڑکیں دے دیں تو ہمارے کچھ لوگ کچے پکے راستوں، ٹیلوں اور صحرا سے نکل کر سڑکوں پر آ جائیں گے۔

جناب سپیکر! ہماری قوم کی اربوں روپے کی tax money ضائع ہوئی اور Greater Thal Canal کی 2000 میں foundation lay ہوئی اور اُس پر اربوں روپیہ خرچ ہو گئے۔ اُس کے کل تین phases تھے جس میں سے صرف ایک phase مکمل ہو سکا لیکن جب زرداری صاحب صدر بنے تو انہوں نے Greater Thal Canal کی funding صفر فیصد کر دی۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ جتنی Greater Thal Canal بن چکی ہے وہ بھی ختم ہو رہی ہے اور قوم کی خون پسینے کی کمائی ضائع ہو رہی ہے کیونکہ وہ صحرا کا علاقہ ہے وہاں پر آندھیاں اور طوفان آتے ہیں جس سے سارے کے سارے راجباہ، مائنر اور چھوٹی نہریں ختم ہو رہی ہیں۔ آج یہاں پر وزیر آبپاشی تشریف نہیں رکھتے تو وہاں پر پورا محکمہ چل رہا ہے چیف انجینئر ہے، ایس ای ہے، ایکسیئن ہیں لیکن وہی افغانستان کی طرح کہ وزارتِ ریلوے تو ہے لیکن وہاں پر ریلوے موجود نہیں ہے۔ وہاں پر چیف انجینئر سے لے کر نیچے تک پورا محکمہ چل رہا ہے لیکن وہاں پر پانی نہیں دیا جا رہا اور Greater Thal Canal کا جو set up بنا تھا وہ ختم ہو رہا ہے۔ میری استدعا ہے کہ اُس کے لئے بجٹ بھی رکھا جائے اور پورا زور لگا کر اُس set up کو بچایا بھی جائے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر خزانہ کو یاد دلاؤں گا کہ یادش بخیر۔ لیہ، بھکر اور جنوبی وزیرستان کے سارے علاقے جہاں پرconnect ہوتے ہیں۔ خوشاب bridge سے لے کر ہیڈ تریموں تک 175 کلومیٹر کا فاصلہ ہے اور درمیان میں کوئی پُل نہیں ہے پچھلے دور میں ہمارے چیف منسٹر نے میرے اوپر کمال شفقت کرتے ہوئے bridge approve کر کے وہاں خود تشریف لا کر foundation lay کیا جس کا وہاں پر آج بھی stone موجود ہے۔ اُس کے بعد funding ہوئی لیکن بعد میں وہ withdraw ہو گئی۔ وزیر خزانہ سے میری استدعا ہے کہ وہاں پر لوگ ہمارا تمسخر اُڑاتے ہیں کہ وزیراعلیٰ صاحب نے foundation lay کی تھی لیکن وہاں bridge نہیں بن رہا۔ دونوں طرف 175 کلومیٹر کا فاصلہ ہے اور ویسے بھی اُس طرف سے میانوالی سرگودھا روڈ اس وقت اتنی busy ہو گئی ہے کہ اُس پر چلنا مشکل ہے تو یہ ایک alternative road بن جائے گا جس سے لاہور کا راستہ short ہو جائے گا اور پورے علاقے کے لئے آسانی ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! میں نے پچھلی دفعہ اس ایوان میں ایک قرارداد پیش کی تھی اور اس معزز ایوان نے اُس قرارداد کو پاس بھی کر دیا تھا۔ میانوالی، بھکر اور ہمارے اُس سارے علاقہ میں کوئی کارڈیالوجی سنٹر نہیں ہے اُس کے لئے ہمیں لاہور آنا پڑتا ہے۔ وہ قرارداد اُدھر کاغذوں کی نذر ہو گئی۔ ہم میانوالی، نورپور تھل اور بھکر سے مریض لے کر چلتے ہیں تو پنڈی بھٹیاں تک آتے ہوئے وہ expire ہو جاتا ہے تو اُس قرارداد کے حوالہ سے شفقت فرما کر خوشاب میں کارڈیالوجی سنٹر بنا دیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت مہربانی۔ جی، شیخ علاؤالدین صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ مجھے پتا ہے کہ وقت بہت کم ہے تو میں صرف اپنی تجاویز دوں گا۔ بات یہ ہے کہ کسی بھی سڑک، کسی بھی سکول یا کسی بھی بلڈنگ میں جو indent assessment ہو رہی ہے وہ بہت غلط ہے۔ 35 لاکھ روپیہ میں 10 فٹ چوڑی صرف ایک کلومیٹر سڑک مرمت ہو رہی ہے تو میری تجویز ہے کہ اس وقت پنجاب حکومت کا کوئی بلڈنگ پراجیکٹ 33 سو، 34 سو، 35 سو، 5 ہزار، 54 سو، 6 ہزار روپیہ فی sq.ft تک جا رہا ہے جبکہ ہم privately پندرہ سو روپیہ فی sq.ft بنا رہے ہیں تو یہ اتنا بڑا فرق کیوں ہے؟ اس میں وزیر خزانہ سے میری یہ تجویز ہے کہ ہر متعلقہ ایم پی اے کو concerned Indent Committee کا لازمی ممبر بنائیں کیونکہ کم از کم اُس کو ضرور یہ احساس ہو گا کہ میں نے دوبارہ عوام کے پاس جانا ہے۔ آج بھی بہت top کا گھر 18 سو روپیہ فی sq.ft میں

بنتا ہے اور آپ کو پتا ہے کہ commercial کے مقابلے میں residential گھر کی cost زیادہ ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ indent estimation کے اندر بھی عوامی نمائندے ہوں اور جس وقت work order issue کیا جائے اُس وقت بھی عوامی نمائندے موجود ہوں کیونکہ انہوں نے بہر حال عوام کے سامنے جانا ہے۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ میں اس ایوان میں پچھلے tenure میں جتنا escalation پر بولا ہوں اس قوم کا اربوں روپیہ محکمہ کے ساتھ مل کر ٹھیکیدار کھا جاتا ہے۔10 کروڑ روپیہ کا ٹینڈر 20 کروڑ روپیہ escalation یعنی 15 روپے کا ticker لگایا اور stay لے یا اور stay لینے کے چھ مہینے بعد آئے تو انہوں نے کہا کہ "ہن تے ریٹ ودھ گیا اے، ہن دیکھو ناں کہ سیمنٹ نئیں ہیگا بندہ نئیں ہیگا" یہ ساری باتیں میں بہت مختصر عرض کر رہا ہوں حالانکہ میرے پاس بہت مواد ہے اور کل کے چار بجا سکتا ہوں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ دوسری بات یہ ہے کہ جتنے تحصیل اور ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہیں وہاں پر ڈاکٹرز نہیں ہیں۔ اگر آپ نے بلڈنگ بنانی ہے اور اتنا بڑا infrastructure بھی دینا ہے تو اس لئے ڈاکٹرز کی availability بہت ضروری ہے۔ جن ڈاکٹرز کی appointments پبلک سروس کمیشن نے کی ہیں وہ ڈاکٹرز بھی یقین کریں ایک گھنٹہ بھی لاہور سے باہر جانے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اس issue کو توڑنے کے لئے میں نے کئی دفعہ اس ایوان میں کہا ہے کہ سپریم کورٹ کی جو 96 کی judgement ہے جس میں انہوں نے open merit کیا تھا اس کی file review ہونی چاہئے۔ ہیلتھ منسٹر صاحب نے پچھلے tenure میں کہا تھا کہ ہم اس کی file review کر رہے ہیں۔ جب تک file review کر کے لڑکیوں اور لڑکوں کا معقول قسم کا balance نہیں کیا جائے گا یہ مسئلہ تب تک بنا رہے گا۔ سکولوں پر قبضے اس لئے ہو رہے ہیں کہ merger policy کی وجہ سے جن سکولوں میں بچیاں یا بچے کم تھے وہ buildings خالی کروا کر ان میں گدھے گھوڑے باندھے جا رہے ہیں اور وہاں پر لینڈ مافیا نے قبضے کئے ہوئے ہیں۔ ان سکولوں میں جب بچیوں کو بچوں کے ساتھ پڑھایا گیا تو پنجاب میں بے شمار اور خصوصاً میرے حلقے میں سب سے بڑی بات یہ ہوئی کہ لوگوں نے کہا کہ ہم اپنی بچیوں کو لڑکوں کے ساتھ نہیں پڑھائیں گے۔ اب ان کی اپنی ایک apprehension ہے جس کی وجہ سے لڑکیوں کا drop out بڑھا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اجلاس کا وقت ایک گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: بہت شکریہ۔ کسانوں کے لئے ہم بڑی باتیں کرتے ہیں۔ میں پوری ذمہ داری سے یہ بات کہہ رہا ہوں۔ وزیر خزانہ صاحب! آپ اس بات کو ضرور take up کیجئے کہ دنیا کا کوئی ملک

including India ایسا نہیں ہے جہاں پر ڈیزل کی قیمت پٹرول کی قیمت سے 20 فیصد کم نہ ہو جبکہ ہمارے ہاں ڈیزل پٹرول سے 20 فیصد مہنگا ہے۔ ہم کسان کو کیا دے رہے ہیں؟ ہمارے لئے بہت آسان کام ہے ہم اس کو subsidize کر سکتے ہیں۔ اوّل تو ڈیزل کی قیمت 30 فیصد تو اس کو 20 فیصد پٹرول کی قیمت سے ضرور نیچے لائیں تاکہ لوگوں کا بھلا ہو سکے۔ میں نے بے شمار دفعہ اس ایوان میں کوشش کی ہے کہ پنجاب گورنمنٹ کے جتنے دفاتر جو کہ کرائے پر لئے گئے ہیں ان کو merge کر دیا جائے اور اس سلسلے میں سیکرٹریٹ کے قریب جو منسٹر بلاک بنایا گیا تھا وہ بلاوجہ ضائع ہو رہا ہے۔ یہ تمام کے تمام دفاتر اگر وہاں شفٹ کئے جائیں تو اربوں روپے کی بچت ہو سکتی ہے۔ میرے پاس اس کی تفصیل موجود ہے لیکن میں وہ تفصیل نہیں دے رہا کیونکہ مجھے پتا ہے کہ آپ مجھے اتنا وقت نہیں دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! Bell ہو گئی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! Bell غلطی سے ہو گئی ہے۔ ایک بڑی اہم بات ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! مجھے پتا ہے کہ آپ کی تجاویز مثبت ہوتی ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ تجاویز ہی ہیں۔ میں کوئی بات irrelevant نہیں کروں گا۔ آپ ایوان سے پوچھ لیں۔ یہاں پر خیبر پختونخوا کے تھانوں کی باتیں بھی سنتے رہے ہیں میں تو صرف پنجاب کی بات کر رہا ہوں۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ پنجاب ریونیو اتھارٹی قائم کی گئی، 16 فیصد sales tax لگایا گیا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! آپ wind up کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں کیسے wind up کر دوں مجھے دو تین باتیں تو کر لینے دیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! چلیں دو باتیں کر لیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! انہوں نے 16 فیصد sales tax لگایا لیکن across the board نہیں لگایا۔ میں عرض کرتا ہوں وزیر خزانہ صاحب خود ہی سمجھ جائیں گے کہ جو registered firms ہیں ان کو ٹیکس لگایا۔ جتنے بھی بیوٹی پارلر ہیں جنہوں نے باہر کچھ بھی نہیں لگایا ہوا۔ ان کے باہر لکھا ہوا ہے "مسٹر قدرت اللہ" اور اندر 20 sittings کا بیوٹی پارلر چل رہا ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ across the board لگایا جائے ورنہ sales tax نہ لگایا جائے۔ صرف registered firms and registered automobiles dealers کو ہی نہ پکڑا جائے۔ اس کے علاوہ شوگر ملوں کا جو کچھ

cartel بنا ہوا ہے اس پر غور کر لیجئے۔ میں نے بے شمار دفعہ کہا ہے کہ جب تک موبائل لیبارٹری نہیں بنائیں گے تب تک دودھ میں ملاوٹ ختم نہیں ہو سکتی۔ یہ زیادہ سے زیادہ 50لاکھ روپے کا کام ہے لہذا موبائل لیبارٹری بنائیں تاکہ دودھ میں ملاوٹ ختم ہو سکے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! بہت شکریہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بس آخری بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے یہ کہنا تھا کہ یہاں ہم اربوں روپے کا بجٹ ہیلتھ کے لئے دیتے ہیں لیکن ہم نے تھیلیسیمیا کی قرارداد جو اس ایوان نے پاس کی تھی اس میں آج تک ہم نکاح کا این او سی شامل نہیں کر سکے۔ تھیلیسیمیا پر اربوں روپے ہم دینے کو تیار ہیں لیکن ہم اس بیماری کو جڑ سے ختم کو تیار نہیں ہیں۔ تجاویز بہت ہیں لیکن آپ کا شکریہ آپ نے جتنا بھی وقت دیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! بہت شکریہ۔ محترمہ نبیرہ عندلیب صاحبہ کل بھی بیٹھی رہی تھیں۔ جی، محترمہ!

محترمہ نبیرہ عندلیب: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ السلام علیکم۔

جناب قائم مقام سپیکر: وعلیکم السلام۔

محترمہ نبیرہ عندلیب: شکریہ۔ جناب سپیکر! میری آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب اور خصوصاً حکومت پنجاب سے گزارشات ہیں جو بنیادی طور پر باعث التفات بھی ہیں جن کی طرف سے میں عدم توجہی محسوس کرتی ہوں۔ تمام معزز ممبران نے ملکی مسائل حکومت کے علم میں لانے اور بجٹ میں شمولیت کے لئے پیش کئے ہیں میری تجاویز سب سے ہٹ کر ہیں لیکن میرے نزدیک بہت اہم ہیں۔ بعض ایسے بنیادی اقدامات بھی ہونے چاہئیں تاکہ من حیث القوم علمی اور تربیتی لحاظ سے ہم کسی بھی طرح سے ترقی یافتہ اقوام سے پیچھے نہ رہیں۔ اس بارے میں میری تین گزارشات ہیں۔ سب سے پہلے میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ آئین میں موجود قوانین کی awareness کے لئے عوام کو بیدار کرنے کی ضرورت ہے۔ ہماری عوام جو ناخواندگی اور حالات میں عدم دلچسپی کی وجہ سے باشعور نہیں ہو پاتے۔ آئین پر implementation تب ممکن ہو سکے گا جب عوام کو اس کی awareness ہو گی اس کے لئے فنڈز مختص کرنے چاہئیں۔ آپ نے وہ issue دیکھا کہ آئین غیر اسلامی ہونے کی confusion

ہمارے معاشرے میں زیر بحث رہی جو اسی وجہ سے رہی کہ عوام کی حد تک اس کی awareness نہیں تھی۔

جناب سپیکر! میری دوسری گزارش یہ ہے کہ جیسے ڈاکٹر نوشین صاحبہ اور دیگر ممبران سے بھی میں اتفاق کروں گی کہ ہماری رسمی تعلیم کے ساتھ ساتھ ٹیکنیکل ایجوکیشن کی اس وقت بہت زیادہ ضرورت ہے جس کے لئے آپ کو ضرور فنڈز رکھنے چاہئیں۔ ہائی سکول میں کم از کم دو Trades ہونے چاہئیں۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ یہاں عدمِ امن ہے، جرائم خصوصاً جنسی جرائم، فراڈ، حقوق کی پامالی اور معاشرتی انصاف کی عدم فراہمی ہے۔ اسی طرح ان جرائم سمیت دیگر غیر اخلاقی رویوں کو دیکھتے ہوئے اب اس وقت اخلاقی تعلیم و تربیت اور علم شعور کے حوالے سے ترجیحی بنیادوں پر ایسے پروگرام نصابی یا غیر نصابی مرتب کئے جائیں اور ایسے اقدامات اٹھائے جائیں تاکہ ہماری اخلاقی اقدار مضبوط ہوں، moral values مستحکم ہوں اور غیر اخلاقی activities کو کنٹرول کیا جا سکے لہٰذا اس کے لئے فنڈز مختص ہونے چاہئیں۔

جناب سپیکر! تیسری بات مذہبی منافرت کے حوالے سے ہے کہ تعصبات کو کنٹرول کرنے کے لئے محکمہ اوقاف کے زیر اہتمام مساجد کی تعداد کو بڑھایا جائے۔ پرائیویٹ اور سرکاری مساجد میں موجود ائمہ خطبا کی تربیت کا اہتمام کیا جائے۔ مساجد کے انتظامات سے قطع نظر امام، خطیب کی تقرری کے لئے کم از کم معیار شہادت العالمیہ جیسے قواعد بناتے ہوئے ان کی تنخواہوں کی ادائیگی حکومت کے ذمہ ہو۔ جمعہ کے خطبوں کی تیاری باقاعدہ طور پر محکمہ اوقاف کی زیر نگرانی ہو، رواداری اور بنیادی اسلام پر مبنی عملی معلومات وغیرہ جیسے موضوعات تیار کر کے پرائیویٹ اور سرکاری مساجد میں لاگو کئے جائیں۔

جناب سپیکر! آخر میں میری یہی گزارش ہے کہ آئین کے مکمل نفاذ اور عملی تشکیل کے لئے اگلے سال ان تجاویز کو بجٹ کا حصہ بنایا جائے تاکہ implementation کی کمزوری دُور ہو جائے اور نفاذ اسلام میں جو رکاوٹیں پیدا ہو رہی ہیں وہ بھی دُور ہو جائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ

محترمہ نبیرہ عندلیب: جناب سپیکر! میں آخر میں آیتِ مبارکہ کا ترجمہ پیش کروں گی کہ

"بے شک اللہ تعالیٰ پاک رہنے والوں اور تائب ہونے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: بے شک۔ جی، احمد خان صاحب!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرنے کے بعد فنانس منسٹر صاحب سے تین باتیں کروں گا اس سے زیادہ نہیں کروں گا۔ اب تین بج کر دس منٹ ہو گئے ہیں تو آپ کے گھنٹی بجانے سے پہلے I will wind up at 3:15 exactly میری پہلی بات یہ ہے کہ پنجاب اسمبلی کی نئی بلڈنگ کے حوالے سے لاء منسٹر صاحب نے یہاں پر statement دیتے ہوئے financial emergency imposed by the Chief Minister in 2010-11 کی بات کی لیکن میری یہ درخواست ہو گی کہ ongoing schemes پر financial emergency کی imposition ultra vires to the Constitution ہو گی۔ ہم نے hold کیا اور اپنی بات کو سمجھا لیکن آج وہ 75 فیصد بلڈنگ مکمل ہے۔ اگر وہ financial emergency میں اسی طرح پڑی رہی تو آنے والے وقت میں بھی وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف ہیں، انشاء اللہ اس کے بعد بھی وہی ہوں گے اور اس کے بعد بھی وہی ہوں گے لہذا ہماری درخواست ہے کہ اس بلڈنگ کو بنا دیں ورنہ اس کی cost بہت بڑھ جائے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جب تک آپ Parliamentary tools کو effective نہیں کریں گے کام صحیح نہیں چلتا۔ آپ کے اٹھارہ محکمے اٹھارہویں ترمیم کے بعد آپ کے پاس صوبے میں آ گئے ہیں۔ کیا ہم نے سٹینڈنگ کمیٹیوں کو at power نہیں کرنا؟ یہاں پر دو Committee rooms کے ساتھ کس طرح سے اسمبلی functional ہو گی اور کس طرح سے چار چار ہزار سوالوں کے جوابات اس infrastructure کے ساتھ آپ دے سکیں گے؟

> Ineffectiveness of these Parliamentary tools will make this Assembly ineffective at the end

لہذا بہتر ہے کہ وقت کے ساتھ کھڑے ہوں۔ کچھ electronic کر لیں کیونکہ بہت آسان طریقے ہیں جیسے لوک سبھا نے کیا یا انڈیا کی State Parliaments کر رہی ہیں۔ تحاریک التوائے کار کے دوران پچھلے سال کے اندر ایک بھی تحریک التوائے کار vote upon نہیں ہوئی۔ اس چیز کو دیکھیں اور سوچیں کیونکہ یہ آپ کا اختیار، ایوان کا اختیار اور ہماری عوام کا دیا ہوا mandate ہے اس لئے public representation کی نفی مت کریں۔ یہ monuments ہوتے ہیں، اگر 1935 میں یہ عمارت نہ بنتی تو آج آپ یہاں نہ ہوتے۔ اس وقت بھی financial emergencies اسی طرح کی ہوں گی لیکن آج میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ یہ چیف منسٹر کے وژن کے عین مطابق ہو گا اگر

وزیر خزانہ ان کے سامنے جا کر اپنا مدعا اس نظر سے رکھیں کہ یہ empowerment of people کی بات ہے کیونکہ اس بلڈنگ میں کسی نے یا میں نے آ کر گھر نہیں بنانا may be I loose the next elections وہاں کوئی اور آ کر بیٹھ جائے گا لیکن وزیر اعلیٰ تو بہر صورت میاں محمد شہباز شریف ہی انشاء اللہ ہوں گے۔ آپ نے بھی یہاں بات کی اور میں آپ کے سامنے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ نے کوئی کمیٹی form کی ہے تو میری آپ سے یہ درخواست ہو گی کہ جام پور کے اندر بھی کچھ رقبے ایسے ہیں جن پر ناجائز قابضین ہیں۔ اب احمد علی دریشک صاحب بیٹھے نہیں ہیں وہاں اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کی جو land ہے اس پر بھی ناجائز قابضین ہیں لہذا وہ بھی اس پارلیمانی کمیٹی کے سپرد ضرور کریں جو اس ڈویژن کی اس چیز کی scrutiny کر رہی ہے کہ وہ کون کون سے صاحب اثر لوگ ہیں جن کے نیچے مختلف محکمہ جات کی زمینیں ان کے قبضے میں ہیں جہاں پر محل نما کوٹھیاں تعمیر ہوئی ہیں جن کو میں اپنی آنکھوں سے دیکھ کر آیا ہوں۔ اس کو بھی اس کمیٹی کا part بنایا جائے اور ریکارڈ طلب کر کے اس پارلیمانی کمیٹی کے سامنے رکھا جائے۔

جناب سپیکر! تیسری میری آپ سے یہ درخواست ہو گی کہ urban concentration کی وجہ سے ہمارے دیہات fill the depot بن گئے ہیں۔ وہاں پر لوگ ڈر سے کہ ان کے ڈھور ڈنگر باہر سے چوری نہ ہو جائیں وہ اپنے کھیتوں سے گھروں میں لے آئے کیونکہ اب وہ afford نہیں کرتے۔ ان کے پاس پیسے نہیں ہیں کہ وہاں پر ملازم رکھ سکیں۔ ان دیہاتوں میں ہم نے ڈینگی کے ساتھ لڑائی لڑی، چیف منسٹر کاوژن تھا، دن رات محنت تھی، صبح آٹھ بجے اٹھ کر انہوں نے شبانہ روز محنت کی، وہ باہر سڑکوں پر خود نکلے اور تمام محکموں کو involve کیا جس سے ڈینگی کنٹرول ہو گیا لیکن اس گندگی اور غلاظت کی وجہ سے جو cholera دیہاتوں میں پھیلے گا اس کو آپ کنٹرول نہیں کر سکیں گے۔ وہاں پر کوئی میونسپل سروسز نہیں ہیں لہذا یونین کونسل کے instrument of tier کو مضبوط کریں اور ان کو کچھ اختیارات دیں لیکن وہ صرف پانچ چھ لوگوں کی تنخواہیں لینے یا ایک دو پُلیاں بنانے تک محدود نہ ہوں۔ آپ کے پاس ایک آفیشل یونٹ موجود ہے اس کو قابل ذکر وہ اختیارات دیں تاکہ صفائی ستھرائی اور میونسپل سروسز کا concept ان دیہاتوں تک بھی جانے دیں۔ یہ صرف urban areas میں رہنے والے لوگوں کا privilege نہیں ہے بلکہ دیہات کے رہنے والے لوگ بھی اسی ملک کے باشندے ہیں اور ان کے وہی حقوق ہیں۔

جناب سپیکر! میری وزخزانہ سے اپنے حلقے کے حوالے سے یہ گزارش ہو گی کہ وزیر اعلیٰ ہمارے لیڈر ہیں جن کی پالیسیاں دُور رس نتائج کی حامل ہوتی ہیں۔ میرے حلقہ پی پی۔179 کا ایک مقامی ٹاؤن کھڈیاں ہے وہاں پر انہوں نے کچھ سکیمیں دیں جو پچھلے دو سال سے leftover میں آرہی ہیں، میری ان سے submission ہو گی کہ 11-2010 کی اس سیوریج سکیم کے لئے 14 کروڑ روپے کی منظور شدہ سکیم کے remaining funds release کر دیئے جائیں۔ میرے ڈگری کالج کا سنگ بنیاد رکھا جا چکا ہے اس پر کام ہو چکا ہے اس کے فنڈز release کر دیئے جائیں جو دو سال سے نہیں ہوئے۔ اسی طرح 62 کلو میٹر farm to market roads ہیں لیکن ممکن ہی نہیں ہے کہ کوئی شخص ان پر سفر کر سکے۔ میں وزیر اعلیٰ پنجاب کا بہت احسان مند ہوں کہ انہوں نے mega projects کے طور پر وہاں پر dual carriage ways دیئے۔ ہمارا قصور دیپالپور روڈ under completion ہے لہذا تھوڑا سا اس طرف بھی دھیان ہو جائے کہ جو farm to market roads ہیں ان کی block allocation رکھی جائے۔ میں اپنی بات ختم کرنے سے پہلے وزیر خزانہ کی توجہ اس طرف مبذول کرواؤں گا کہ میں نے پچھلے بجٹ سے پہلے آپ کو اس بات کی نشاندہی کی تھی کہ 200 کروڑ روپے بڑی خطیر رقم ہے جو کہ سروس سنٹر کی مد میں اس بجٹ کے اندر indicate کی گئی ہے لیکن کسی ڈسٹرکٹ یا تحصیل level پر کوئی ایسا کیا سک بنا کر نہیں دکھایا جا سکا جہاں سے یہ پتا چل سکتا ہو کہ یہاں سے death certificate, birth certificate اور ڈومیسائل بھی مل جائے گا۔ اس حوالے سے اپنے ڈیپارٹمنٹ سے ضرور پوچھئے گا کہ 200 کروڑ روپے کے ساتھ وہ service facilitation centre قائم ہو سکا یا نہ ہو سکا۔ ان گزارشات کے ساتھ اور شیخ علاؤالدین صاحب کی بات کو second کرتے ہوئے کہ آج آپ کے حلقے میں، میرے حلقے میں اور اس ایوان میں جتنے لوگ بیٹھے ہیں سب کے حلقوں میں repair کی مد میں 37 کروڑ روپیہ رکھا جاتا ہے۔ میں open challenge کرتا ہوں اور on the floor of the House یہ بات کرتا ہوں کہ ایک کلو میٹر سڑک کی repair کرنے میں چاہے وہ بالکل تباہ حال سڑک ہو اس پر 20 لاکھ روپے سے زیادہ خرچ نہیں ہو سکتا لہذا اس کو ضرور check کریں۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، علی اصغر منڈا صاحب! ذرا ٹائم کا خاص خیال رکھئے گا۔ آپ کل بھی موجود رہے۔ اس کے بعد شہزاد منشی صاحب کی باری ہے۔ محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ بھی موجود ہیں اور راشدہ یعقوب صاحبہ کی بھی request ہے۔ میں یہاں بیٹھا ہوں اور سب کی بات سنوں گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی(چودھری علی اصغر منڈا،ایڈووکیٹ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ کی مہربانی سے دو دن انتظار کے بعد ٹائم مل ہی گیا۔ میں pre budget بحث کے موقع پر چند تجاویز آپ کی وساطت سے اپنے وزیر خزانہ پنجاب کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ میں سب سے پہلے ایجوکیشن سیکٹر میں جس طرح ملک احمد خان اور شیخ علاؤالدین صاحب repair کی بات کر رہے تھے تو میں اس میں missing facilities کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گا کہ نئے سکول بنانے اور اپ گریڈیشن کے ساتھ ساتھ جو سکول اس وقت پورے پنجاب کے طول و عرض میں موجود ہیں ان میں جہاں جہاں پر اضافی کمروں، سائنس لیبارٹری، ٹائلٹ بلاک، چار دیواری، بجلی اور جو بھی missing facilities کی مد میں آتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اس میں جتنا بجٹ پچھلے سال رکھا گیا تھا اس کو اگر double کر دیا جائے تو بہت اچھا ہوگا۔ جو ادارے پہلے سے موجود ہیں ان کو بہتر کر کے اساتذہ کی کمی کو پورا کرتے ہوئے پنجاب کے remote areas سے لے کر شہروں تک اگر missing facilities پوری کر دی جائیں تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ وزیراعلیٰ کا خواب اور انقلاب جو ایجوکیشن سیکٹر میں لانا چاہتے ہیں اللہ کے فضل سے پورا ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں اپنے حلقے کے حوالے سے چند گزارشات کروں گا کہ میرے حلقے میں ایک main city شرقپور شریف جو روحانی لحاظ سے بہت اہم ہے جہاں شرقپور پر شیر ربانیؒ بزرگ کی سرزمین ہے۔ وہاں پر دو کالج اور ایک ٹیچر ٹریننگ سنٹر بھی ہے۔ یہ ٹیچر ٹریننگ سنٹر کا ایک بہت بڑا کیمپس ہے۔ اس کے علاوہ ایک پائلٹ سیکنڈری سکول جس کا رقبہ تقریباً تیرہ ایکڑ ہے اور 40 کنال پر ٹیچر ٹریننگ سنٹر ہے۔ اسی طرح گرلز اور بوائز کالج ہیں۔ اگر ان تمام کو ملاتے ہوئے وہاں پر ایک شیر ربانیؒ کے نام سے یونیورسٹی کا قیام ممکن بنا دیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ میرے علاقہ کے لئے حکومت پنجاب کی طرف سے ایک بہت بڑا اعزاز اور عنایت ہوگی۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں صحت کے حوالے سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح باقی دوسرے دوستوں نے بات کی ہے تو میں بھی ان کی بات کو second کرتے ہوئے اس میں اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے اربوں روپے ڈاکٹروں کی تعلیم پر ہر سال صرف ہوتے ہیں۔ ہماری کچھ ڈاکٹر بہنیں شادی کے بعد گھر بیٹھ جاتی ہیں تو کچھ ڈاکٹر Ex-Pakistan leave لے کر بیرون ملک چلے جاتے ہیں جس سے پاکستانی قوم کا اربوں روپے کا سرمایہ ضائع ہو جاتا ہے تو میں اس حوالے سے یہ تجویز

دینا چاہتا ہوں دیہی علاقوں میں بنیادی صحت کے مراکز کوfunctionalکرنے کے لئے میڈیکل کالجوں میں rural baseپر کوٹے کو بڑھایا جائے اور ان کا میرٹ علیحدہ بنایا جائے اور ان میڈیکل کے طالب علموں نیز ڈاکٹر سے تعلیم حاصل کرنے سے پہلے یہ surety bondلیا جائے کہ جوrural کوٹے کی بنیاد پر داخل ہوکر ایم بی بی ایس کی ڈگری حاصل کریں گے، وہ دیہاتی علاقے میں جا کر serveکریں گے خواہ ان کی تنخواہ کے packeageمیں اضافہ کر دیا جائے۔جب تک ہم اس میں کوئی سسٹم مضبوط انداز میں نہیں بنائیں گے تو یہ BHUاسی طرح ویران اور اجڑے رہیں گے، یہ اسی طرح مال مویشیوں کی آماجگاہ بنے رہیں گے۔اگر ہم نے صحت کی سہولیات صحیح طرح remote area and village areaمیں دینی ہیں تو پھر BHU اور RHC کو ہمیں functionalکرنا ہو گا اور ڈاکٹروں کو اس بات پر پابند کرنا ہو گا کہ حکومت پنجاب کے اربوں روپے جو ڈاکٹروں پر خرچ ہوتے ہیں پھر انہیں پاکستان میں پاکستانی قوم کی خدمت کرنا پڑے گی۔اس پر خواہ ہمیں قانون سازی کرنی پڑے، ہمیں healthکے سیکٹر میں یہ تبدیلی لانا ہو گی۔تب ہی یہ نیک مقصد پورا ہو گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: منڈا صاحب! اسے wind upکریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! شرق پور کے علاقہ میں ٹی ایچ کیو ہسپتال تعمیر ہو چکا ہے جو کہ functionalہے میری گزارش ہے کہ اس میں ڈائیلسز سسٹم کے لئے sanctionدی جائے اور وہاں پر ڈائیلسز کی مشین فراہم کی جائے جبکہ 60 بستروں کے ہسپتال کو100 بستروں تک توسیع دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منڈا صاحب! بس کریں۔منسٹر صاحب کو اپنی تجاویز دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں صرف دو منٹ میں مکمل کر لیتا ہوں۔زراعت کے حوالے سے عرض کروں گا کہ اگر گرین ٹریکٹر سکیم کو دوبارہ شروع کر دیا جائے تو یہ کسانوں کے لئے ایک تحفہ ہو گا اور زراعت میں بہتری ہو گی۔اپنے حلقہ کے لئے میں گزارش کروں گا کہ 1122 ریسکیو کا دفتر شرقپور کے لئے ٹی ایچ کیو ہسپتال کے ساتھ بنا دیا جائے۔کامرس کالج شرقپور شریف کا قیام۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: منڈا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔منسٹر صاحب کو اپنی باقی تجاویز دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ایک منٹ دے دیں۔ اسی طرح میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ شرقپور گرلز کالج میں ماسٹر کلاسز کا اجراء، تحصیل کمپلیکس کی تعمیر تحصیل کی سطح پر عدالتوں کا قیام اور شرقپور کے نوجوانوں کے لئے سپورٹس جمنیزیم، ونڈالہ دیال شاہ اور اس کی دیگر یونین کونسلوں میں پبلک پارک اور کرکٹ گراؤنڈ کا قیام، واٹر سپلائی کی سکیم کی منظوری، لاہور شرقپور روڈ پر پٹرولنگ پوسٹ کا قیام، ووکیشنل سنٹر/کالج شرقپور کی منظوری، دریائے راوی پر پل کی تعمیر بالمقابل سٹی شرقپور شریف، عیسن، کوٹ محمود، فتووالہ، غازی پور، سہجو وال، تریڑے والی، بھولے شاہ، نور پور، ناظر لبانہ، مڑھ بھنگواں، ڈھاکے، مورنوالہ، برج اٹاری، فیض پور خورد، واہگرے، چک نمبر 10,17 نانو ڈوگر، پھریانوالہ، منڈیانوالہ، میر پور، کلال والہ اور سٹی شرقپور شریف میں واٹر فلٹریشن پلانٹ کی تنصیب و تعمیر اور سہولت، ڈھاکہ نظام پورہ، ونڈالہ دیال شاہ یونین کونسل 30 اور 31 ان تین یونین کونسلوں کو ملا کر ٹاؤن کمیٹی/میونسپل کمیٹی بنائی جائے تاکہ لوگوں کو بنیادی سہولتوں تک رسائی حاصل ہو سکے۔ ونڈالہ دیال شاہ یونین کونسل 30 اور 31 کے ساتھ ڈھاکہ یونین کونسل 32 نظام پورہ تحصیل فیروزوالہ میں واٹر سپلائی کا میگا پراجیکٹ منظور فرما کر صاف پانی عوام کو مہیا کیا جائے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ!

محترمہ حنا پرویز بٹ: شکریہ۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں حکومت کو اس trend پر مبارکباد دوں گی اور appreciate کروں گی کہ اگر ہماری تجاویز کو اگلے بجٹ میں incorporate کر دیا جائے۔ سب سے پہلے ہماری حکومت کے لئے انفراسٹرکچر بہت اہمیت کا حامل ہے لیکن کیا ہی بہتر ہوتا کہ ہم intellectual انفراسٹرکچر پر کام کریں۔ حکومت پنجاب نے پانچ سال کے بچے سے لے کر سولہ سال کے بچے کی تعلیم مفت کرنے کا بہت اچھا step لیا ہے لیکن میری یہ تجویز ہے کہ جو بچے میٹرک کر لیتے ہیں تو اس کے بعد ان کے لئے تعلیم حاصل کرنا بہت مشکل ہوتا ہے اور ہمیں چاہئے کہ میٹرک سے لے کر ایم اے تک at least education free کریں کیونکہ وہ بچے میٹرک تک تو پڑھ لیتے ہیں لیکن ان کے پاس اتنی فیس نہیں ہوتی کہ وہ اس کے بعد اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں۔ اس کے لئے میری یہ تجویز ہے کہ جیسے "LUMS" نے nature out reach programme دیہات کے بچوں کے لئے شروع کیا that programme can be replicated in all of the universities like medical, engineering universities پر NOP پروگرام کو replicate کیا جائے جس میں out

reach ousters سے بچے آتے ہیں، انہیں وہاں پر boarding facility بھی ملتی ہے اور entrance exams کے لئے تیاری کی جاتی ہے تو ان بچوں کا reserved کوٹا ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ ضلعی سطح پر اچھے ایجوکیشن انسٹیٹیوٹس نہیں ہیں تو ہمیں چاہئے کہ ہم سب ڈسٹرکٹ level پر اچھے ایجوکیشن انسٹیٹیوٹس بنائیں۔ میری گزارش ہے کہ ہمارا تعلیم کا بجٹ 2.2 percent of G.D.P should be changed to 4 percent of G.D.P at least ایجوکیشن کے increase ہونے سے ہمارے معاشرے میں overall بہت چیزیں بہتر ہو سکتی ہیں because education is inversely proportional to our population growth, so education increases تو automatically ہماری population growth decrease ہو جائے گی۔ اگر ایک educated عورت ہے on the average she produces two to three kids اور وہ responsible citizens produce کرتی ہے as compared to those women who are in the rural areas the average kids is from six, eight to ten اور ہمیں چاہئے کہ اگر ہم اپنی population growth کی aggressive campaign کریں، بجٹ documentaries not only بنائیں جو ہماری population growth کو aggressively rural areas میں produce کریں تو ان کی aggressive campaign کی ضرورت ہے۔ حکومت پنجاب نے 2014 empowerment project بنایا اور اب 2012 کا women empowerment package ہے لیکن اس package کی grass roots level تک promotion بالکل نہیں ہو سکی تو میں چاہتی ہوں کہ ہمیں بجٹ چاہئے۔ Empowerment package میں 32 ترامیم دی گئی ہیں تو ہمیں چاہئے کہ اسے ہم اپنے grass roots level تک propagate کریں۔ مثال کے طور پر Child Marriage Legislation 18 year کے بچے کی شادی کی اجازت کو بند کیا گیا اور یہ ہماری population growth میں بالکل کم کرنے کے لئے ایک بہت اچھا legislation law ہے۔ دیہی علاقوں میں رہنے والی ہماری خواتین کو اس چیز کا پتا ہی نہیں ہے۔ اس کے علاوہ دیہی علاقوں کی خواتین اگر پڑھ بھی لیتی ہیں تو ان کے پاس وہاں کام کرنے کے ذرائع نہیں ہیں تو ہمیں چاہئے کہ اگر وہ ہمارے شہروں میں آ کر یہاں پر کام کرنا چاہتی ہیں تو ہمیں یہاں affordable working hostels کی سہولت انہیں دینی چاہئے۔ اس کے علاوہ we should make a village of arts and handicrafts for women. ہمارے وزیراعلیٰ پنجاب نے گارمنٹس زون کا کہا ہے تو

گارمنٹس زون میں ہمیں چاہئے کہ ایک مخصوص جگہ خواتین کے لئے رکھیں جو وہاں اپنی گارمنٹس فیکٹریاں بنا سکیں۔

جناب سپیکر! ایسے laws جو work places پر ہوتے ہیں مثال کے طور پر sexual harassment laws خواتین کے exist کرتے ہیں اور women empowerment package 2014 کے بڑے laws exist کرتے ہیں لیکن ہماری دیہی خواتین کو پتا ہی نہیں ہے تو انہیں properly communicate چاہئے۔ اس کے علاوہ I think because inflation is increasing so much خواتین کی تنخواہیں equal to that of men ہونی چاہئیں اور not only that کہ ہماری normal minimum wage بھی کم از کم 15 ہزار روپے ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! یہاں پر میری colleague نے کہا جو عورتیں بیوہ ہو جاتی ہیں تو ان کے لئے کچھ نہیں رکھا جاتا تو میری تجویز ہے کہ ہم عوام کے لئے ایک life coverage جو وہ پالیسیاں start کریں، ایسے لوگ جو حادثات سے مارے جاتے ہیں یا crippled ہو جاتے ہیں تو ان کے خاندان کو کون support کرتا ہے؟ ہمیں عوام کے لئے ایک massive life coverage scheme شروع کرنی چاہئے۔ پنجاب میں جب بھی کوئی ایسا حادثہ ہوتا ہے تو ہمارے وزیر اعلیٰ پانچ لاکھ یا دس لاکھ روپے ان کی فیملی کو ضرور دیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! وقت ختم ہو گیا ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! بس آخری بات جو ہماری خاتون ایم پی ایز کے لئے کروں گی کہ ان کو ڈویلپمنٹ بجٹ لازمی دیا جائے کیونکہ وہ جب اپنے لئے ووٹ مانگنے جاتی ہیں تو اس وقت بھی ان لوگوں سے وعدے کر کے آتی ہیں۔ اس کے علاوہ ان کے areas میں چھوٹے موٹے کاموں کے لئے نا صرف powers increase کریں credibility بھی increase کریں گے تو this development funds خواتین ایم پی ایز کے لئے ہونے چاہئیں۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جناب شہزاد منشی صاحب!

جناب شہزاد منشی: شکریہ۔ جناب سپیکر! خدا تعالیٰ کے عظیم بابرکت نام سے میں اپنی تقریر کا آغاز کرتا ہوں۔ قیام پاکستان سے لے کر اب تک پاکستان میں بسنے والی تمام اقلیتیں حب الوطنی اور وفاداری میں پیچھے نہیں ہیں گو کہ قیام پاکستان کے وقت قائد اعظم محمد علی جناحؒ نے اقلیتوں کے حقوق کو مد نظر رکھتے ہوئے جو باتیں کیں کہ ان کے حقوق کو پامال نہ کیا جائے، ان کے حقوق انہیں مساوی دیئے جائیں۔ میں

سمجھتا ہوں کہ قائد پاکستان میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی جو سوچ اور وژن اقلیتوں کے معاملے میں ہے وہ پس پردہ نہیں ہے، وہ اپنی محبت کا اظہار کرتے رہتے ہیں تو میں ان کی ان محبتوں کے سلسلے کو مدنظر رکھتے ہوئے آج اس ایوان میں اقلیتوں کے حقوق کے حوالے سے جو سب سے پہلی بات کرنا چاہوں گا وہ ہمارے مسیحی اداروں کی بحالی کے حوالے سے ہے۔ آج کل سینٹ فرانسس سکول انار کلی لاہور جو کہ بہت hot issue بنا ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب یہ nationalize ہوئے تو اس کے بعد 2004 میں denationalized کر دیئے گئے لیکن ابھی تک سینٹ فرانسس سکول انار کلی کو denationalize کر کے مشن کے حوالے نہیں کیا گیا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کی نظر ابھی تک اس سکول پر ہے۔ میں یہاں پر آج یہ بات عرض کرنا چاہوں گا کہ مہربانی کر کے سینٹ فرانسس سکول پر حکومت جو بجٹ لگانا چاہتی ہے وہ وہاں پر بجٹ نہ لگایا جائے بلکہ وہ سکول مشن کو واپس کر دیا جائے اور وہ بجٹ کسی اور جگہ پر لگا دیا جائے۔ میں درخواست کروں گا کہ گوشہ امن ہمارے مشن کی بہت بڑی پراپرٹی ہے جس کے وعدے سابقا ادوار میں بھی کئے گئے لیکن ابھی تک وہ ہمیں واپس نہیں کئے گئے اور Randall Mission High School بھی ابھی تک اسی طرح ہمیں واپس نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر! چند ایک سفارشات جو میں یہاں پر کرنا چاہ رہا تھا۔ مردم شماری کو ہوئے 33 سال ہو گئے ہیں اور آج تک ہمارے پاکستان اور خاص طور پر پنجاب میں اقلیتوں کو پانچ فیصد کے حساب سے deal کیا جاتا ہے لیکن میں یہاں پر بات کرنے سے شرمانا نہیں چاہوں گا کہ پانچ فیصد ہماری کیمونٹی نہیں ہے بلکہ ہماری کیمونٹی بہت بڑھ چکی ہے مگر بجٹ میں ہماری کیمونٹی پانچ فیصد ہی کہی جاتی ہے لیکن پانچ فیصد بجٹ کا حصہ نہیں دیا جاتا۔ وزیر خزانہ صاحب! آج میں یہاں پر استدعا کرنا چاہتا ہوں کہ قائد اعظم محمد علی جناح کا قول جو مسیحی اور اقلیتوں کے حقوق کے حوالے سے ہے تو اگر آپ پورے بجٹ کا پانچ فیصد ہمیں نہیں دے سکتے تو آج اس ایوان میں، میں اپنے تمام اقلیتی ممبران کی طرف سے بھی آپ کو درخواست کرتا ہوں کہ پورے بجٹ کا ایک فیصد بھی ہمیں دے دیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم اپنی محرومیوں کو دور کر سکتے ہیں۔ ہمارے بہت سے مسائل ہیں اور آپ نے پچھلے بجٹ میں 20 کروڑ روپے کا اعلان کیا، ہمارا دل اس بات سے خوشی سے بھرا ہے کہ آپ نے ہمیں دے دیا لیکن جب ہمارے تمام اقلیتی ممبران نے سفارش کی تو آپ نے 40 کروڑ روپے کا اعلان کیا تھا۔ ہمیں 20 کروڑ روپے تو دے دیئے گئے لیکن مہربانی کریں اور یہ استدعا ہے کہ باقی 20 کروڑ روپے آنے والے بجٹ سے پہلے

ہمیں دے دیئے جائیں تاکہ ہم اپنے ترقیاتی کاموں کو بر وقت مکمل کروا سکیں۔ پنجاب حکومت میں میاں محمد شہباز شریف خادم اعلیٰ پنجاب کا جو وژن ہے وہ اور زیادہ بہتر اور موثر ہو سکے۔اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی بات کرنا چاہوں گا کہ ایک discrimination کا concept جو ہمارے لوگ محسوس کرتے ہیں وہ تعلیمی اداروں کے حوالے سے ہے۔یہ بڑی واضح بات ہے کہ ہمارے جو مسلم بھائی ہیں اُن کے بچوں کو جب قرآن پاک کی تعلیم کے حوالے سے 20 نمبر کا ایک additional credit دیا جاتا ہے تو ہم بھی اپنے تمام مستند مذہبی اداروں سے certified کروادیتے ہیں براہ مہربانی اس کو بھی approve کریں اور وہ ہمارے بچے جو discrimination feel کرتے ہیں 20 نمبر ان کو بھی ملیں تاکہ وہ بھی ان نمبروں سے مستفید ہو سکیں اور اس معاشرے کا اچھا حصہ بن سکیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب!ٹائم ختم ہو گیا ہے۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر!ابھی وقت دو منٹ ہوا ہے اور اس کے ساتھ میں یہ بھی بات کرنا چاہتا ہوں کہ پورے پنجاب میں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: Wind up کریں۔

جناب شہزاد منشی: جی،جناب سپیکر!انسانی حقوق کا ادارہ لاہور میں موجود ہے تو تمام اضلاع میں انسانی حقوق و اقلیتی امور کے دفاتر بھی بنائے جائیں اور اس کے ساتھ ساتھ یہاں پر تمام وزارتوں کی Standing Committees بنی ہوئی ہیں لیکن انسانی حقوق اور اقلیتی امور کی Standing Committee نہیں ہے براہ مہربانی اس کا بھی اجراء کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت بہت شکریہ۔بہت شکریہ جی،wind up کریں۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر!دو منٹ لوں گا ہمارے بچے جو تعلیم یافتہ نہیں ہیں اور TEVTA میں زکوٰۃ پر بچوں کو تعلیم دی جاتی ہے وزیر خزانہ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں TEVTA میں بھی ایسے funds رکھے جائیں تاکہ ہمارے بچے بھی وہاں سے تعلیم حاصل کر کے اپنا روزگار کما سکیں سب سے جو اہم بات ہے اگر ہم چاہتے ہیں کہ national or international level پر پاکستان میں خاص کر پنجاب میں اقلیتوں کے بجٹ کو واضح طور پر نمایاں کرنا چاہتے ہیں تو براہ مہربانی آپ minority کے ترقیاتی بجٹ کا اجراء کروائیں اور اگر پنجاب اسمبلی سے نہیں تو انسانی حقوق و اقلیتی امور کا جو ادارہ ہے وہاں سے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔جی،ملک مظہر عباس راں صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جو آپ نے sugarcane کے حوالے سے کمیشن تشکیل دینا تھا اس کا بتا دیجئے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اس کا بتادوں گا میں آپ کو sugarcane کے حوالے سے میں اپنی مصروفیت دیکھ کر سوموار یا منگل تک بتادوں گا انشاء اللہ۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! دوسرے معاملہ کا بھی بتادیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس کا بھی کچھ کرتے ہیں یہ میں آپ کو انشاء اللہ بتادوں گا، چیمبر میں جاکر وہ بھی بتادیتے ہیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! آپ خواتین کو وقت نہیں دے رہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! میں ساری خواتین کو وقت دے رہا ہوں۔

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! محترمہ! آپ میرا وقت بھی لے رہی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ملک صاحب! آپ بات کریں۔

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! میں آپ کی اور پورے ایوان کی توجہ اس امر پر مرکوز کروانا چاہتا ہوں کہ جتنی بھی بڑی سکیمیں ہیں وہ شہری علاقوں کے لئے بنادی جاتی ہیں اور اس ایوان میں بیٹھے ہوئے اکثریتی 75-70 فیصد لوگ وہ ہیں جو دیہاتوں سے elect ہو کر آئے ہیں اور اس صوبہ کی 75 یا 80 فیصد آبادی دیہاتی ہے لیکن شاید دیہات کے لوگوں کو health ,education ,sanitation جیسی چیزوں کی ضرورتیں نہیں ہیں اس لئے جو بھی منصوبے بنائے جاتے ہیں وہ شہروں کے لئے بنائے جاتے ہیں اور میں یہ پشین گوئی کرتا ہوں کہ اگر اسی طریقے سے دیہاتوں کو نظر انداز کر کے شہروں کو facilitate کیا جاتا رہا تو پھر دس سال بعد یہ لاہور کراچی بن جائے گا اور پھر دیو جیسا شہر آپ سے کنٹرول نہ ہو سکے۔ میری بات غور سے سنیں وہ شاید کنٹرول نہ ہو سکے حدیث مبارکہ ہے کہ آپ نئے شہر بسائے بڑے شہروں کو کنٹرول کریں اور بڑے شہر کیسے کنٹرول ہو سکتے ہیں، نئے شہر کیسے بسائیں جاسکتے ہیں کہ آپ دور دراز کے دیہاتی areas میں sanitation health ,education جیسی سہولتیں دیں، روزگار کے مواقع پیدا کریں اور پھر یہ جو گوناگوں مسائل شہروں میں پیدا ہو رہے ہیں یہ ختم ہو جائیں گے۔ جو بھی سکیم بنتی ہے وہ بڑے شہروں کے لئے بنادی جاتی ہے اور دیہاتی لوگوں کو

میں تو یہاں تک کہوں گا کہ ہم دیہات کے ایم پی ایز کا بھی شہری ایم پی ایز کے ساتھ کوئی موازنہ نہیں ہے اُن کا ہم مقابلہ نہیں کر سکتے جیسے ہم پتا نہیں کہاں سے آ گئے ہیں؟(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میرے شہر ملتان کے لئے metro bus کی ایک سکیم دے دی گئی ہے میں نے وہاں پر بھی اس کی مخالفت کی اور آج ایوان میں بھی یہ کہتا ہوں کہ مجھے وہ bus service نہیں چاہئے، مجھے رود کوہیوں کے پانی کا انتظام چاہئے، مجھے چولستان میں drip irrigation چاہئے اور مجھے اپنے دیہاتوں میں sanitation کا programme چاہئے۔ جب ہم لاہور میں آتے ہیں تو ایسے لگتا ہے کہ ہم کسی اور ملک میں آ گئے ہیں اور جب ہم قادر پور راں بدھلہ میں کوٹلہ مہاران میں جاتے ہیں اور آپ بھی ماشاء اللہ دیہاتی background رکھتے ہیں کوئی تقابل نہیں ہے اس زندگی کا اور اُس زندگی کا۔ ہمارے شہر اور قصبے Filth Depot بن گئے ہیں۔ پچھلی دفعہ قانون سازی ہوئی تو میں چیختا رہ گیا، بدقسمتی سے میں بھی اُس local Government Committee میں تھا کہ Town Committees کو ختم نہ کیا جائے لیکن اس کے باوجود ختم کر دیا گیا اور پھر ہر بڑے قصبے سے ایم پی ایز اپنی تجاویز لے کر آئے کہ ہمیں Town Committee دی جائے ہمیں sanitation کا programme دیا جائے لیکن وہ نہ بن سکا۔ میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ صفائی health education sanitation اور public health کے لئے میں اگلے دن دھکے کھاتا ہوا public health کے دفتر گیا۔ میں نے کئی سکیمیں بنوائی ہوئی تھیں feasibility report دی اور اس کا ایک directive بھی ساتھ لگا یا ہوا تھا directive بڑی اہم چیز ہوتی ہے ہمارے لئے وہ بھی لگایا ہوا تھا لیکن انہوں نے کہا کہ یہ block allocation تھی ابھی تک یہ پڑی ہوئی ہے اس میں سے کسی کو کچھ نہیں ملا۔ آخر میں ہونا یہ ہے کہ وہ ساری block allocation کسی بڑے شہر میں invest کر دی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت بہت شکریہ۔ ملک صاحب!

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جیسے میں نے کہا جنوبی پنجاب کا ضلع جہاں سے آپ بھی تعلق رکھتے ہیں اور مجھے بھی بارہا جانے کا موقع ملتا ہے بہت لوگوں کو اس وجہ سے نقصان ہوتا ہے۔ خدارا جو priorities مقرر کی جاتی ہیں وہاں کے لوگوں سے، وہاں کے ایم پی ایز اور ایم این ایز سے مشورہ کر کے مقرر کی جائیں۔ اس کے لئے ایک سکیم عرصہ پہلے بنی تھی۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: وزیراعلیٰ کے پاس اس کی سمری چلی گئی ہے۔ تقریباً اس پر short term, long term and mid term تین proposals چلی گئی ہیں۔ انشاء اللہ اس پر کام ہو گا۔ آپ نے

مزید جو باتیں کرنی ہیں وہ منسٹر صاحب کو بتادیں کیونکہ ٹائم بہت short ہے اور بہت سے مقررین ہیں جنہوں نے ابھی بات کرنی ہے۔ محترمہ راشدہ یعقوب صاحبہ!۔۔۔

قاضی عدنان فرید: بہت دیر ہو گئی ہے، ابھی کافی ممبران ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں بھی آپ کے ساتھ ہی بیٹھا ہوں۔ جب تک آخری سپیکر یہاں موجود ہے میں بھی بیٹھا رہوں گا اور منسٹر صاحب بھی موجود رہیں گے۔ ذرا حوصلے کے ساتھ اور تسلی کے ساتھ بیٹھیں، میں یہاں صبح ساڑھے آٹھ بجے کا آیا ہوا ہوں۔ جی، محترمہ!

محترمہ راشدہ یعقوب: جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ میں یہاں پر پنجاب حکومت اور میاں محمد شہباز شریف کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ جو حالیہ پی پی۔81 میں ضمنی الیکشن ہوا اس میں مسلم لیگی امیدوار نے کامیابی حاصل کی۔ یہ مسلم لیگ کی قیادت پر عوام کے اعتماد کا اظہار تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ ابھی حال ہی میں ہونے والے خواتین کے حقوق کے لئے women day پر جو Bill پاس کیا گیا اور اس کے علاوہ جتنے بھی اقدامات کئے گئے میں ان کی تفصیل میں نہیں جاؤں گی بلکہ صرف اتنا کہنا چاہتی ہوں کہ ان اقدامات کی جو سب سے بڑی خوبی تھی وہ یہ تھی کہ یہ کوئی directive تھا اور نہ ہی یہ کوئی executive order تھا بلکہ یہ پہلی بار اتنے وسیع پیمانے پر خواتین کے rights کے لئے legislation کی گئی۔ یہ واقعی میاں محمد شہباز شریف کا لائق تحسین کارنامہ ہے جس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میرا تعلق ضلع جھنگ سے ہے اور یہ مکمل اربن ایریا پر مشتمل ہے۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ میاں صاحب کا ہیلتھ اور ایجوکیشن کے لئے جو vision ہے اس سے پہلے بھی اربوں روپیہ صحت اور تعلیم کے شعبے میں خرچ کیا جا رہا ہے تاکہ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ سہولیات مہیا کی جائیں۔ میں آپ سے ذکر کرنا چاہتی ہوں کہ میرے علاقے میں کچھ سال پہلے ایک غلام نبی میموریل کے نام سے پراجیکٹ شروع کیا گیا جہاں Cardiac اور kidney سنٹر بنایا جانا تھا لیکن کچھ وجوہات کی بناء پر یہ منصوبہ ادھورا پڑا ہوا ہے، رکا ہوا ہے۔ یہ منصوبہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ یہ پراجیکٹ اس لئے اہمیت کا حامل ہے کہ اگر یہ منصوبہ مکمل کر دیا جائے تو اس سے نہ صرف جھنگ بلکہ لیہ، بھکر، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور اس سے تمام ملحقہ آبادیاں بھی استفادہ کر سکیں گی۔ میری یہ درخواست ہے کہ اس منصوبے کو فوری طور پر شروع کروا کر اس کی تکمیل کی جائے تاکہ وہاں پر لوگوں کو طبی سہولتیں میسر آ سکیں۔

جناب سپیکر!اس کے علاوہ میں میاں محمد شہباز شریف صاحب کی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے پچھلے tenure میں محمد یعقوب شیخ جو سابقاایم پی اے ہیں، عوام کے لئے وہاں پر نواز شریف پارک کے نام سے ایک پارک دیااورایک لائبریری دی گئی۔ یہ پارک جو حلقے کی عوام کے لئے تحفہ تھالیکن وہاں پر عملہ کی کمی ہے میری گزارش یہ ہے کہ SNE کو منظور کر کے وہاں پر عملے کی تعیناتی کی جائے تاکہ وہ منصوبے اچھے طریقے سے لوگوں کے لئے سہولت کا باعث بن سکیں۔اس کے علاوہ جولائبریری ہے اس میں کتابوں کاایک وسیع ذخیرہ موجود ہے،آئی ٹی روم موجود ہے وہاں پر بھی عملے کی انتہائی کمی ہے اوراس کی SNE بھجوادی گئی ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس SNE کو فوری طور پر منظور کرواکر وہاں بھی عملہ پر تعین کرایاجائے۔ میں صرف شکریہ اداکرناچاہوں گی، جو میرا باقی ماندہ ٹائم ہے وہ آپ کسی اور کو دے دیں۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ ڈاکٹر صاحبہ کافی دیر سے مجھ سے ناراض ہو رہی ہیں۔ جی، ڈاکٹر فرزانہ صاحبہ!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر!آخر آپ کو رحم آ ہی گیا۔بجٹ کا مطلب ہوتا ہے جس میں اخراجات اور آمدن کا تخمینہ لگایاجائے مگر بہترین بجٹ وہ ہوتا ہے جس میں بچت بھی ہو سکے اور over spending بھی نہ ہو۔اس کے لئے میری چند تجاویز ہیں امید ہے کہ آپ مجھے کچھ ٹائم دے دیں گے۔

جناب سپیکر!ہمیں آنے والے بجٹ میں اپنی ترجیحات کارخ زراعت کی طرف موڑناہو گااور اس میں ہم نے maximum بجٹ allocate کرنا ہے۔ ہم کسانوں کو بہترین مواقع اور حالات فراہم کریں تاکہ ملک سے مہنگائی کا خاتمہ ہو۔ گندم کی کٹائی اپریل میں شروع ہو رہی ہے، کاشتکاروں کو باردانہ بھی ان کے رقبے کے مطابق دیا جائے اور سرکاری ریٹ پر دیا جائے۔ کسانوں کے لئے پانی کی فراہمی یقینی بنائی جائے اور ہر ایکڑ پر جو مالیہ وصول کیا جاتا ہے اسے کم کیا جائے۔ جتنی فصل زیادہ ہو گی ملکی ضروریات پوری کرنے کے بعد اس کو ہم ایکسپورٹ کر سکیں گے اور ملک کی آمدنی میں بھی اضافہ ہو گا۔ کسان کو one window operation کے ذریعے بلا سود قرضے دیئے جائیں۔

جناب سپیکر! ہیلتھ میں بھی بجٹ بڑھانے کی بہت ضرورت ہے۔انفراسٹرکچر پر بہت توجہ دینی چاہئے۔ہمیں ٹیچنگ ہسپتالوں میں medical equipments اور آپریشن تھیٹروں کو modern style کی طرف لے کر جانا ہو گا۔ Transplant centres بنائے جائیں۔ kidney

liver Transplant اور Transplant centres, coronary Transplant centres centres بنائے جائیں۔ جیسے انڈیا میں ہیلتھ کو corporate بنایا ہوا ہے اور وہ اس سے لاکھوں روپے کما رہا ہے۔ ہمارے لوگ transplant کے لئے انڈیا جاتے ہیں اگر اپنے ملک میں یہ facility فراہم کی جائے تو پھر لوگ باہر نہیں جائیں گے اور ہمارے ملک میں ریونیو بھی generate ہو گا۔ دوسرا ہمیں manpower کو بڑھانا چاہئے، jobs create کی جائیں اور proper planning کی جائیں۔ اس وقت ڈاکٹر ملک سے ہجرت کر کے باہر جا رہے ہیں کیونکہ ان کا service structure نہیں بنایا جا رہا ہے۔ یہ بہت سنجیدہ issue ہے۔ ہمیں نئے میڈیکل کالج کی بجائے جو پرانے کالج اور ہسپتال ہیں وہاں سٹاف کی فراہمی یقینی بنائی جائے۔ ٹیچنگ ہسپتال میں چھ چھ، سات سات پروفیسر یعنی وہاں کوئی یورالوجی کا پروفیسر نہیں ہے، سائیکاٹری کا پروفیسر نہیں ہے اور سرجری کا پروفیسر نہیں ہے۔ کسی کو گوجرانوالہ بھیج دیا اور کسی کو رحیم یار خان بھیج دیا۔ بجائے یہ کہ کوئی ہیلتھ پالیسی بنائی جائے یہاں سے ڈاکٹر چھوڑ چھوڑ کر سعودی عرب جا رہے ہیں، انگلینڈ جا رہے ہیں۔ آئندہ کالج تو ہوں گے، ہسپتال ہوں گے لیکن ڈاکٹر نہیں ہوں گے۔ یہ serious بات ہے جو میں بار بار کہہ رہی ہوں اور پہلے بھی کتنی دفعہ کہہ چکی ہوں۔ وزیر خزانہ صاحب بھی اس پر توجہ دیں کہ ڈاکٹروں کے لئے service structure فوری طور پر بنایا جائے تاکہ ہم لوگوں کو health care facility ان کے دروازوں پر مہیا کریں۔

جناب سپیکر! ہم خواتین کے لئے women empowerment کی ہم بات کر رہے ہیں تو خواتین کے لئے خصوصی فنڈ allocate کیا جائے۔ مائیکرو فنانس اور کاٹیج انڈسٹری کی promotion کے لئے دیہی خواتین کو بلا سود قرضے فراہم کئے جائیں۔ ان کی تیار کردہ اشیاء کو باہر کی منڈیوں میں لے جایا جائے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ کہوں گی کہ ہماری نوجوان نسل جو اتنی ڈپریشن کا شکار ہے ان کے لئے، ٹھیک ہے کہ ٹیچنگ تو ہو رہی ہے مگر ان کی physical activities کے لئے یونیورسٹی کی سطح پر grounds کو یقینی بنایا جائے۔ Health sports manager qualified لگائے جائیں۔ پی ٹی سی ٹیچر یونیورسٹیوں میں لگے ہوئے ہیں ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ وہاں sports manager بنائیں، master in sports manager لے کر آئیں تاکہ ہمارے national level پر جو کھلاڑی تیار ہوں وہ پوری دنیا میں compete کر سکیں اور revenue generate کر سکیں۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، میاں شوکت لا لیکا صاحب!

جناب شوکت علی لا لیکا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں گزارش کروں گا کہ یہاں پر آدھا یا ایک گھنٹہ بات ہوئی ہے اور ایک گھنٹہ میں کوئی صرف تھانہ پر بات کرتا ہے۔ ہمارے ایک معزز ممبر نے آدھا گھنٹہ بات کی، ہمارے اپوزیشن لیڈر صاحب نے آدھا گھنٹہ یوتھ فیسٹیول پر بات کی اور آدھے گھنٹے بعد صرف بات یہ نکلی کہ یونین کونسل level پر یوتھ فیسٹیول ہونا چاہئے۔ بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پورے پنجاب میں یونین کونسل level پر یوتھ فیسٹیول ہوا ہے اور اس پر آدھا گھنٹہ خرچ کیا گیا تو kindly اگر پانچ منٹ سے دو منٹ اوپر ہو جائیں تو اپنوں پر بھی کرم کیجئے گا۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ ہمارا نہری نظام دنیا کا بہترین نظام تھا اور آج تباہی کے دہانے پر ہے۔ یہ بات میں کرنے سے باز نہیں آؤں گا، وہ سنتے رہیں گے اور جتنا اثر میرا ہے اتنا ہی بجٹ پر اثر ان کا ہو گا لیکن ہم مجبور ہیں کہ دیواروں سے باتیں کرنا اچھا لگتا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مجھے یہ چٹ ملی ہے میں یہ ذرا پڑھ دوں۔ انہوں نے کہا ہے کہ براہ مہربانی دونوں طرف سے تقاریر بند کروا کر منسٹر صاحب کی wind up speech کروائیں کیونکہ آج پاکستان کا میچ ہے اور یہ پتا نہیں کہ بھیجی کس نے ہے؟

جناب شوکت علی لا لیکا: جناب سپیکر! ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ یہاں پر جو بات ہم کر رہے ہیں یہ ہمارے کسانوں کا میچ ہے، یہ زراعت کا میچ ہے اور یہ اس روزگار کا میچ ہے۔ نہروں کے چالیس چالیس موگے outlet بند پڑے ہیں، وہ لوگ جو سو سو ایکڑ کے مالک تھے وہ وہاں سے لاہور میں آئے ہیں، فیصل آباد میں آئے ہیں اور بڑے شہروں میں آئے ہیں۔ بے روزگاری بڑھ رہی ہے، مہنگائی بڑھ رہی ہے تو یہ بے روزگاری، مہنگائی اور لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال اس وقت تک نہیں ختم ہو سکتی جب تک آپ زراعت پر توجہ نہ دیں۔

جناب سپیکر! اب میں تجاویز کی طرف آتا ہوں کہ کیا ہی اچھا ہوتا کہ یہ ٹریکٹر کی ڈیوٹی فری کر دیتے، ٹریکٹر پر ڈیوٹی معاف کر دیتے، کیا ہی اچھا ہوتا کہ یہ کھاد کو subsides کر دیتے اور کھاد پر سبسڈی دے دیتے اگر ہم مہنگائی اور بے روزگاری کا موزانہ کریں گے تو بڑی بدقسمتی کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ ایک موچی جب اپنا جوتا بناتا ہے تو اس کی قیمت وہ خود مقرر کرتا ہے لیکن جب کسان اپنی فصل پیدا کرتا ہے تو کسی کے رحم و کرم پر ہوتا ہے۔ ہمارے پڑوسی ملک میں گندم کی قیمت 1800 روپے من مقرر ہے جو یہاں پاکستان میں 2400 روپے من کے برابر ہے اور یہاں ہم نہیں کہتے کہ گندم کی قیمت

بڑھائیں اور 2400 روپے فی من کریں لیکن خدارا بجلی پر ٹیکس تو معاف کر دیں۔ ہندوستان میں بجلی فری ہے اور ٹیوب ویل فری چل رہے ہیں اور یہاں واپڈا کے جتنی line loses ہیں وہ بے چارے گونگے بہرے کسان پر ڈال دیئے جاتے ہیں۔

جناب منان خان: ہندوستان میں مارشل لاء کبھی نہیں لگتے اور آمریت کبھی نہیں آتی۔

جناب شوکت علی لالیکا: ہاں یہ بات میں سمجھتا ہوں کہ ٹھیک ہے لیکن جو صحیح قدم اٹھا سکتے ہیں وہ تو اٹھالیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ wind up کر دیں۔

جناب شوکت علی لالیکا: جناب سپیکر! میں کوشش کروں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوشش نہیں بس اس کو wind up کرنا ہے۔

جناب شوکت علی لالیکا: جناب سپیکر! سیلاب کے حوالے سے ایک بات کرنی تھی کہ جب سیلاب آتا ہے تو ڈوبتے ہوئے کسانوں کو نکالنے اور ان کی لاشیں اٹھانے کے لئے وہاں فلاحی ادارے بھی چل پڑتے ہیں اور ہم بھی چل پڑتے ہیں لیکن جیسے ہی سیلاب چلا جاتا ہے اس کے بعد کوئی پرسان حال نہیں ہوتا تو میری درخواست ہے کہ اس کے لئے special funds رکھا جائے۔ میں اپنے حلقے کی طرف آتا ہوں کہ میرا حلقہ پی پی-278 میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ بے گھر ہو رہے ہیں۔ اگر اس دفعہ خدانخواستہ سیلاب آگیا تو دو نہریں اس کا شکار ہو جائیں گی اور ہزاروں ایکڑ فصلیں تباہ ہو جائیں گی۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! انہوں نے کافی دیر انتظار کیا ہے ان کو بلا کر اپنے پاس بٹھائیں اور جو بھی ان کی مثبت تجاویز ہیں ان کو شامل کرائیں، اب ٹائم تھوڑا ہے۔ جی، جناب محمد ارشد خان لودھی صاحب! آپ بات کریں۔

جناب محمد ارشد خان لودھی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے ٹائم allot کیا اور میں خاموشی سے یہ دیکھ رہا تھا کہ اللہ کی مہربانی سے بہت سارے ایوانوں میں، میں ممبر رہا ہوں لیکن میں یہ دیکھ رہا تھا کہ کبھی آپ کی نظر شفقت ہم پر بھی پڑ جائے اور وہ چیزیں جو بیان کرنا چاہتا تھا شاید ٹائم کی نذر ہو جائیں تو پھر بھی میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے شفقت اور مہربانی کی ہے۔ میں ایوان کا بھی اور اپنے بھائیوں کا بھی مشکور ہوں۔

جناب سپیکر! میں چند ایک باتیں کروں گا اور مجھے ٹائم کا احساس ہے۔ لا لیکا صاحب کو بھی میں دیکھ رہا تھا کہ شاید وہ ایگری کلچر کی بات کر رہے تھے اور میری باتیں بھی وہ کر گئے۔ اس کو تو آپ endorse سمجھیں کہ 80 فیصد لوگ صوبہ پنجاب کے دیہات میں آباد ہیں اور ان کا پیشہ زراعت ہے۔ میرا اور آپ کا پیشہ بھی زراعت ہے اور ملک کی معیشت اسی زراعت پر انحصار کرتی ہے۔ اگر زراعت کو develop نہ کیا گیا تو یہ میری conviction ہے کہ لاہور، بڑے شہروں اور بازاروں کی رونقیں مدہم پڑ جائیں گی۔ ہمیں چاہئے کہ زراعت کی طرف توجہ دیں اور ہمیں چاہئے کہ اور کچھ نہ کر سکیں تو ٹیوب ویل کے پانی کے لئے grant concession کریں، ہم pesticide میں concession grant کریں اور ہم لوگوں کی سہولت کے لئے مواقع پیدا کریں۔ گندم کی آمد ہے ہم پرچیز سسٹم شروع کریں گے لیکن اس میں مڈل مین کو وہاں سے دور کریں تاکہ کسان نے جو کچھ پیدا کیا ہے اس کی کمائی اس کے گھر جائے۔ مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ میرے بھائی یہ بات کہہ رہے تھے کہ دیہاتوں کے لوگوں کا رخ تنگ آ کر شہروں کی طرف ہو گیا ہے۔ اگر آپ دیہاتوں میں facilitation پیدا نہیں کریں گے تو آپ یہ محسوس کریں گے کہ دیہاتوں کی آبادی شہروں کی طرف convert ہو رہی ہے اور اس سے بہت بڑا مسئلہ پیدا ہو جائے گا۔ میں ایک بہت بڑی بات یہاں پر کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں ایجوکیشن پر توجہ دینی چاہئے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: لودھی صاحب پلیز!

جناب محمد ارشد خان لودھی: جناب سپیکر! مجھے وقت کا احساس ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ایوان کا وقت ایک گھنٹہ اور بڑھایا جاتا ہے۔

جناب محمد ارشد خان لودھی: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ کی مہربانی سے میرے colleagues کو بھی پتا ہے کہ میں نے عملی طور پر سارے پنجاب میں tour کر کے دیکھا ہے کہ سکول بند کئے جا رہے ہیں۔ ایک طرف تو ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ سکولوں میں بچوں کے زیادہ سے زیادہ داخلے کروائیں لیکن دوسری طرف لڑکیوں اور لڑکوں کے پرائمری سکول بند کئے جا رہے ہیں۔ آپ یقین کریں مجھے اس میں contradiction نظر آ رہی ہے، میں صرف پرائمری سکولوں کی بات کر رہا ہوں۔ جو سکول بنجر اور بیابان ہو رہے ہیں ان کا سنبھالا کریں۔ میری وزیر تعلیم، وزیر خزانہ سے یہ گزارش ہے کہ ایجوکیشن کی طرف توجہ کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔

جناب محمد ارشد خان لودھی: جناب سپیکر! دوسری بات جو اس کے ساتھ ہی میں کرنا چاہوں گا کہ رورل ہیلتھ سنٹرز جن کے متعلق پچھلی دفعہ بھی بات ہوئی تھی کہ ان کی طرف توجہ کرنی چاہئے کیونکہ ان سنٹروں میں کوئی ڈاکٹر ہے اور نہ کوئی لیڈی ڈاکٹر ہے اس کے علاوہ وہاں پر کوئی عملہ بھی موجود نہیں ہے۔ وہاں پر کوئی دوائی بھی موجود نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ

جناب محمد ارشد خان لودھی: جناب سپیکر! اگر آپ میری ان معروضات پر غور کر لیں تو میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرے لئے آپ انتہائی قابل احترام ہیں، آپ ایک پرانے پارلیمنٹیرین ہیں۔

جناب محمد ارشد خان لودھی: جناب سپیکر! معذرت چاہتا ہوں، میں نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ شاید وقت کم پڑ جائے۔ میں آپ کا مشکور ہوں لیکن میری یہ گزارش ہے کہ ان معروضات پر توجہ ضرور کر لیں اور ایک ضروری بات یہ کرنا چاہتا ہوں کہ تھانہ کلچر، پولیس کلچر کو ٹھیک کیا جائے بلکہ ان کی academies کو ٹھیک کریں، وہاں پر ان کو educate کریں۔ اس کے علاوہ میرے پاس کچھ تجاویز ہیں اگر آپ اجازت دیں تو میں وزیر موصوف کو دے دوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب کو اپنی تجاویز دے دیں۔ میاں محمد اسلام اسلم صاحب! پہلے آپ بات کریں اس کے بعد ڈھلوں صاحب، گلناز شہزادی صاحبہ، سیٹھی صاحب بات کریں گے، راحیلہ انور صاحبہ بھی موجود ہیں، میں بھی انشاء اللہ یہاں پر موجود رہوں گا اور آپ سب کو پورا موقع دوں گا۔

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نے فرمایا تھا کہ میں نے چار بجے کہیں ضروری کام سے جانا ہے اس لئے آپ پہلے پانچ منٹ کے لئے بات کر لیں۔

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر! میں پچھلے بجٹ کے حوالے سے تھوڑی سی discussion کروں گا کہ ترقیاتی کاموں کے لئے پچھلا بجٹ 290۔ارب روپے کا رکھا گیا تھا، میری اس میں تجویز یہ ہو گی کہ ترقیاتی بجٹ کو 360۔ارب تک کیا جائے۔ وزیر خزانہ کی خدمت میں میری ایک یہ proposal بھی ہو گی کہ پینے کے صاف پانی کے لئے ایک الگ محکمہ بنایا جائے، اسے محکمہ پبلک ہیلتھ کے ماتحت نہ کیا

جائے بلکہ پینے کے صاف پانی کے لئے ایک الگ محکمہ ہونا چاہئے کیونکہ ہمارے رورل ایریاز میں پانی کے بڑے مسائل ہیں، وہاں زیر زمین پانی کڑوا ہونے کی وجہ سے لوگوں کو Hepatitis اور دوسری بہت ساری بیماریاں پیدا ہو رہی ہیں۔ پچھلے سال ایجوکیشن کا بجٹ 244۔ارب روپے کا تھا اور ہیلتھ کا 102۔ارب روپے کا تھا، میں چاہوں گا کہ اب اس آنے والے مالی سال میں ہیلتھ کا بجٹ بڑھا کر two hundred plus کر دیا جائے اور ایجوکیشن کا بجٹ ہیلتھ کے مطابق کر دیا جائے کیونکہ ہیلتھ کے حوالے سے میں چاہوں گا کہ ہر ٹی ایچ کیو میں کڈنی سنٹر اور آنکھوں کا ایک یونٹ ہو۔ جنوبی پنجاب کے اضلاع کے حوالے سے پچھلے سال 93۔ارب روپے مختص کئے گئے تھے اب میری وزیر موصوف سے اس سلسلے میں گزارش ہو گی کہ اس کو بڑھا کر ڈگنا کیا جائے اور اس میں چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کو بھی شامل کیا جائے کیونکہ وہ پہلے اس میں شامل نہیں ہے۔اس حوالے سے میں عرض کروں گا کہ اس اتھارٹی کو ہمیشہ disputed ہی رکھا جاتا ہے اور کبھی کہا جاتا ہے کہ یہ فیڈرل گورنمنٹ کے ماتحت ہے۔یہاں پر میری constituency ہے، میں چاہوں گا بلکہ request کروں گا کہ اس کو صوبہ پنجاب کے ماتحت کر دیا جائے۔ ہمارا سب سے اہم شعبہ زراعت ہے جس پر میرے تمام بھائیوں نے بات کی ہے، آپ یقین کریں کہ زراعت کے اس وقت جو حالات ہیں وہ بہت خراب ہیں۔یہی وجہ ہے کہ میرے تمام بھائی اسی بات کا رونا رو رہے ہیں، اگر پٹرول کو اور بھی مہنگا کر دیا جائے تو وہ پھر بھی قابل قبول ہے لیکن ڈیزل کو پچاس روپے فی لیٹر کر دیا جائے تاکہ اس سے زراعت کا شعبہ زیادہ مستفید ہو سکے۔اس کے علاوہ میں وزیر موصوف سے گزارش کروں گا کہ پچھلے سال کسانوں کے لئے شمسی توانائی اور بائیو گیس والے ٹیوب ویلوں کے لئے 7.5۔ارب روپے رکھے گئے تھے ان کو اس سال بڑھا دیا جائے، کسانوں کو بائیو گیس / سولر ٹیوب ویل دیئے جائیں تاکہ اس پراجیکٹ پر کام ہو سکے۔

جناب سپیکر! توانائی کے شعبہ میں پچھلے سال 20.43۔ارب روپے رکھے گئے تھے میرے خیال میں اب توانائی کی ضرورت نہیں رہے گی کیونکہ چائنا بھی ہمارا بہت ساتھ دے رہا ہے اور ہمارا جو بجلی کا بحران ہے انشاءاللہ ختم ہو جائے گا بلکہ یہ ایسے ہو جائے گا جیسے موبائل کمپنیوں نے ادھر ڈیرے ڈال دیئے ہیں۔اللہ کے فضل سے یہ بجلی ایسے ہو جائے گی کہ لوگ لے کر پھریں گے کہ ہم سے کوئی یونٹ خرید لے، ملک میں بجلی کا بحران انشاءاللہ تعالیٰ جلد ختم ہو جائے گا لہذا میری یہ گزارش ہے کہ اس کے فنڈز بھی ترقیاتی سکیموں میں شامل کئے جائیں۔

جناب سپیکر! میری ایک اور گزارش یہ ہو گی کہ بڑے شہروں کی ترقی کے لئے پچھلے سال 10۔ارب روپے رکھے گئے تھے میری یہ گزارش ہو گی کہ ان کو ختم کر دیا جائے۔ بڑے شہروں کے پاس اپنا بہت سارا فنڈ ہوتا ہے اور یہ فنڈز دیہات سے منڈیوں تک جن کے لئے 4۔ارب روپے رکھے گئے تھے ان فنڈز کو اس میں شامل کر دیا جائے تاکہ کھیت سے منڈی تک کے جو فنڈز ہیں ان کو 14۔ارب روپے کے قریب کیا جا سکے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! wind up کریں۔

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر! میرے چند points آپ سن لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ wind up کریں۔

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر! اسی طرح میری ایک اور تجویز بھی ہے کہ انڈسٹریل سٹی کے لئے جو فنڈز ہیں وہ بھی دیہاتوں کو دیئے جائیں۔ پنجاب اسمبلی کی بلڈنگ کے حوالے سے گزارش کروں گا کہ پنجاب اسمبلی کی بلڈنگ کو کسی موٹروے پر، کالا شاہ کاکو یا ملتان روڈ پر شفٹ کیا جائے اور یہاں پر کوئی بڑی یونیورسٹی بنا دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت بہت شکریہ۔ جناب عبدالرزاق ڈھلوں صاحب!

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر! اس کے علاوہ میری ایک تجویز ہے کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اپنی تجاویز منسٹر صاحب کو لکھ کر دے دیں۔ چودھری عبدالرزاق ڈھلوں!

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ میں انتہائی اہم نوعیت کی کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں اور اس میں یہ بات ضرور کروں گا کہ ہمیشہ اچھے لیڈر ہی اچھی قوم پیدا کرتے ہیں۔ میں قائد محترم میاں محمد نواز شریف کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے 32۔ارب ڈالر کا چائنا سے package کرنے کے بعد یہ ثابت کر دیا کہ وہ اس قوم کا مخلص لیڈر ہے اور مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ جس طرح میرے قائد نے ڈالر کی قیمت میں کمی کی ہے، یہ بھی ایک بہت بڑی بات ہے۔ ڈالر کی قیمت کم ہونا انتہائی ضروری ہے، اس کے لئے باقاعدہ ایک قانون پاس کیا جائے جس طرح کے بجلی چوروں، گیس چوروں کو پکڑا جاتا ہے، اسی طرح اس ملک کے بڑے بڑے سفید پوش ڈاکوؤں کو بھی پکڑا جائے جو ڈالر لاد کر اس ملک میں تباہی پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں اور اگر ان کے خلاف کارروائی کی گئی تو انشاء اللہ تعالیٰ ڈالر بہت کم قیمت پر آ جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں اس کے لئے

خاص طور پر سٹیٹ بنک کو ہدایات جاری کی جائیں کہ ڈالرز صرف ان لوگوں کو دیئے جائیں جنہوں نے اپنی ضرورت کے لئے استعمال کرنے ہیں۔اس سے اس ملک میں ایک بہت بڑی انقلابی تبدیلی آئے گی اور میں سمجھتا ہوں کہ قائد محترم نے انقلابی تبدیلی لانے کے لئے جو پروگرام، جو مشن شروع کیا ہے میں اس کے لئے صرف اتنا کہوں گا کہ:

میں اکیلا ہی چلا تھا جانب منزل
لوگ ملتے گئے کارواں بنتا گیا

جناب سپیکر! پنجاب کے لئے تین چیزیں انتہائی ضروری ہیں، مجھے اس بات پر بڑا افسوس ہے کہ بجٹ بیوروکریٹس تیار کرتے ہیں آج اگر ہمارے وزراء بیٹھے ہوتے اور یہ سب باتیں سنتے اور وہ بیٹھ کر بجٹ میں سب باتیں discuss کرتے تو آدھا کام بیوروکریٹس کرتے اور آدھا کام قوم کے نمائندے کرتے اور میں سمجھتا ہوں کہ ان وزراء کا یہاں پر ہونا بہت ضروری تھا۔ تین چیزوں میں ایک چیز اس پنجاب میں لاء اینڈ آرڈر ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ ملک میں کئی ایسی تکلیف دہ چیزیں ہیں، وارداتیں ہو رہی ہیں لیکن کیا بیس یا پچیس پولیس افسر دو لاکھ کی آبادی کے لئے کافی ہیں؟ میری استدعا ہے کہ پورے پنجاب میں موازنہ کیا جائے اور پھر تمام اضلاع میں ایک جیسے پولیس افسر تعینات کئے جائیں، ان کو بہترین گاڑیاں دی جائیں، ان کو بہترین اسلحہ دیا جائے اور ان کی strength مضبوط کی جائے، پولیس میں زیادہ سے زیادہ بھرتی کرنے کے بعد انہیں باقی شہروں میں بھیج کر قانون کی گرفت کو مضبوط کیا جائے جس طرح میرے قائد محترم نے سختی کی ہوئی ہے اسے مزید سخت کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! اب میں ہیلتھ کے متعلق بات کروں گا کہ ہیلتھ بہت ضروری ہے ہر ڈویژن ہیڈکوارٹر پر ہمیں کم از کم انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی قائم کرنا چاہئے تاکہ لوگوں کو ہیلتھ کی سہولتیں مل سکیں۔ میں اس میں ایک بہت اہم بات وزیر خزانہ کے notice میں لانا چاہتا ہوں آپ نے دیکھا کہ پورا پنجاب پانی کے لئے تڑپ رہا ہے۔ پانی کے لئے جو پائپ استعمال کیا جاتا ہے وہ پائپ ہمارے محکموں میں بیس سے پچیس قسم کا ہوتا ہے اس میں اگر پہلا پائپ ایک سو روپے فٹ ملتا ہے تو دوسرا پائپ پچاس روپے فٹ ملتا ہے جو کہ انتہائی ناقص ہوتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جن کمپنیوں کے ناقص پائپ رجسٹرڈ کئے گئے ہیں ان کو فوری طور پر black list کر کے ختم کیا جائے تاکہ جو پائپ لگے اس کی زندگی کم از کم پچاس سال تک ہو تو وہ بہترین کام کر سکتا ہے اور وہاں پر ہمیں بار بار ڈویلپمنٹ کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ ہیلتھ کے ساتھ ساتھ تیسرا پراجیکٹ تعلیم کا ہے میں سمجھتا ہوں کہ پولیس، ہیلتھ اور تعلیم میں

25/25 فیصد بجٹ مختص کر کے انہیں بہترین کیا جائے، جو سب سے ضروری چیز ہے وہ بنیادی سکول کا بہتر ہونا ہے، کالج کی تعلیم کا بہتر ہونا ہے ہم نے سہولتیں بڑھا کر پنجاب کو آگے لے جانا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔wind up کریں۔

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: میری صرف اتنی بات سن لیں کہ اگر یہ 75 فیصد بجٹ ان تین چیزوں پر لگایا جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہماری بہت ساری چیزیں بہتر ہوں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔بہت شکریہ

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب سپیکر! میں اپنے قائد اور اس ملک کے لئے اتنا کہوں گا کہ:

نثار تیری گلیوں پہ اے وطن کہ جہاں
چلی ہے رسم کہ کوئی نہ سر اٹھائے کے چلے
ہم بدلتے ہیں رخ ہواؤں کا
آئے دنیا ہمارے ساتھ چلے

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ ڈھلوں صاحب۔ محترمہ گلناز شہزادی صاحبہ!

محترمہ گلناز شہزادی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! میں pre-budget بحث پر اپنی تجاویز کا آغاز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے کرنا چاہوں گی کہ خاص طور پر معزز وزیراعلیٰ میاں محمد شہباز شریف کی بھرپور توجہ کی وجہ سے سکولوں میں missing facilities کے reference سے جس تیزی سے کام ہو رہا ہے اور ایجوکیٹرز کی بھرتی کو جس شفاف طریقے سے کیا جا رہا ہے میں اس پر خاص طو پر اپنے قائد میاں محمد شہباز شریف اور ان کی ٹیم کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ میں پڑھا لکھا پنجاب کے reference سے ایک تجویز دینا چاہوں گی کہ صوبائی سطح پر موبائل ایجوکیشن نیٹ ورک کا ہونا انتہائی ناگزیر ہے اس کو introduce کروانے کے لئے بجٹ allocate کرنا چاہئے اور ہم اس کے ذریعے کم ترین بجٹ میں بہترین نتائج حاصل کر سکتے ہیں۔ میں منسٹر صاحب کی خصوصی توجہ چاہوں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ اپنی بات جاری رکھیں وہ سن رہے ہیں۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! میں اس کو repeat کرنا چاہوں گی کہ میں provincial level پر موبائل ایجوکیشن نیٹ ورک کی بات کر رہی تھی کہ اس کو introduce کروانا انتہائی ضروری ہو چکا ہے چونکہ یہی وہ ایک نیٹ ورک ہے جس سے ہم کم ترین بجٹ میں بہترین نتائج حاصل کر سکتے ہیں۔ جو

لوگ دور دراز علاقوں میں رہائش رکھتے ہیں اور وہ سکول approach نہیں کر سکتے اس کے علاوہ وہ لوگ جو daily wages پر کام کرتے ہیں ہم انہیں Saturday or Sunday کو ان کے علاقے تک approach کر کے وہاں پہنچ کر ان کو بنیادی تعلیم فراہم کر سکتے ہیں جس کے ذریعے ہم اپنے قائد وزیر اعلیٰ پنجاب کے vision کو بھی achieve کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! Provincial level پر امن و امان کی صورتحال مزید بہتر کرنے کے لئے پولیس سٹیشن کے لئے بجٹ کی percentage میں اضافہ کیا جائے انہیں آبادی کے تناسب سے نفری اور موبائل گاڑیاں مہیا کی جائیں۔میں اس کے ساتھ ہی تھانہ صدر سیالکوٹ کی بات کرتی چلوں جو قریباً 118 گاؤں پر مشتمل ہے عرصہ دراز سے وہاں پر صرف دو موبائل گاڑیاں ہیں، تقریباً 60 کی strength موجود ہے اور تھانہ کی اپنی بلڈنگ بھی نہیں ہے بلکہ کرائے کی بلڈنگ میں قائم ہے۔ میری استدعا ہے کہ اس تھانے کی performance بہتر کرنے کے لئے انہیں موبائل گاڑیاں، اپنی بلڈنگ اور مزید strength provide کی جائے۔ میری یہ بھی تجویز ہے کہ تھانہ صدر سیالکوٹ کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے اور خاص طور پر سیالکوٹ میں وومن پولیس سٹیشن کا قیام انتہائی ضروری ہے۔

جناب سپیکر! سیالکوٹ کے وسط سے گزرنے والا نالہ ڈیک ہر سال برسات میں شہر اور گردو نواح کے گاؤں میں تباہی پھیلاتا ہے حاجی پورہ سے دو برجی ملیاں تک کے گنجان آباد اربن ایریا میں سکول اور قبرستان بھی موجود ہیں۔ دو برجی ملیاں کے قبرستان میں کرسچیئن کمیونٹی کے لئے بھی قبرستان موجود ہے۔کافی بڑا قبرستان ہے براہ مہربانی اس کی چار دیواری کرا دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت بہت شکریہ۔ بہت مہربانی۔ جی جناب خان محمد جہانزیب خان کھچی صاحب! آپ نا امید ہو گئے تھے؟

جناب خان محمد جہانزیب خان کھچی: جناب سپیکر! جی، میں نا امید ہو گیا تھا لیکن آپ کا بہت شکریہ۔ موجودہ حکومت پچھلے پانچ سال بھی اور اب بھی ماشاء اللہ دوسرا بجٹ پیش کرنے جا رہی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ دو شعبوں کو بری طرح نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ایک شعبہ ہماری زراعت ہے اور دوسرا جنوبی پنجاب۔ جنوبی پنجاب کے ساتھ ترقیاتی کاموں کے حوالے سے بہت نا انصافی کی جا رہی ہے جس وجہ سے وہاں پر علیحدہ صوبے کی تحریک زور پکڑ رہی ہے۔ ہماری گزارش ہے کہ موجودہ حکومت زراعت کے لئے خصوصی توجہ دے آج ہم جس طرح بجلی کے لئے بڑے پریشان ہیں وہ وقت دور نہیں جب ہمارے دریا سوکھ جائیں گے۔اگر ہم نے اسی انداز میں اس کو deal کیا تو ہندوستان ہمارے دریاؤں پر

اپنے ڈیم بنا کر پانی روک رہا ہے۔ میری گزارش ہے کہ حکومت اس پر فوری توجہ دے اور پانی کے مسئلے کو فوری addressکرے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہماری زراعت پر خصوصی توجہ ہونی چاہئے۔ روز بروز inputsکی قیمتیں بڑھتی جارہی ہیں جس سے ہمارے کاشتکار متاثر ہو رہے ہیں۔ ہمیں یہ نوید سنائی گئی تھی کہ یورپی یونین نے کاٹن کی ایکسپورٹ پر ہمیں کوئی سہولتیں دی ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ روز بروز ہماری کاٹن کی قیمت گرتی جارہی ہے۔ ہم ہندوستان سے دھاگہ importکر رہے ہیں جس کی وجہ سے ہماری مقامی معیشت بری طرح متاثر ہو رہی ہے۔ اسی طرح ہمارے کاشتکارtunnel formingذریعے سبزیاں اگا رہے ہیں لیکن آپ ہندوستان سے وہ سبزیاں منگوا رہے ہیں جس سے ہماری ایگریکلچر فارمنگ اور ویجیٹیبل فارمنگ کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ ہم اس وقت بلاضرورت وہ سبزیاںimportکر رہے ہیں جو کہ ہمارے کاشتکار produceکر رہے ہیں جس کی وجہ سے مارکیٹ میں ان کی حوصلہ شکنی ہو رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ وقت دُور نہیں کہ جب ہمارے وہ کاشت کار بھائی جو tunnel farming کی طرف آرہے ہیں دل برداشتہ ہو کر اس کو چھوڑ نہ جائیں جس سے یقیناً ہماری عوام متاثر ہو گی۔

جناب سپیکر! ہمیں یہاں پر موجودہ حکومت کی پالیسیوں کے بارے میں بتایا جاتا ہے لیکن ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ موجودہ حکومت کی سب سے بڑی پالیسی حزب اختلاف کو دیوار کے ساتھ لگانے کی ہے۔ بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: بہت مہربانی۔ جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! کل سے آپ کی محبت کا طالب انتظار کر رہا تھا کہ آپ مجھے بات کرنے کا موقع دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! مجھے اندازہ ہے لیکن ساری صورتحال آپ کے سامنے ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بڑی مہربانی کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ میں جو باتیں کرنا چاہتا تھا اور میرے جو جذبات تھے وہ مجھ سے پہلے میرے سینئرز نے بیان کر دیئے ہیں۔ بہر حال میں عرض کرتا ہوں کہ جو لوگ دیہات سے تعلق رکھتے ہیں یا جن سیاستدانوں کا تعلق دیہاتی حلقہ جات سے ہے انہیں کوئی priorityنہیں دی جاتی جبکہ شہر سے تعلق رکھنے والے معزز ممبران کوtop priorityپر رکھا جاتا ہے۔ آپ کے علم میں ہے کہ شعبہ زراعت سے وابستہ لوگ ملک کے لئے ریڑھ کی ہڈی کا درجہ رکھتے ہیں۔ دیہاتوں میں زیادہ تر لوگ زراعت کے پیشہ سے منسلک ہیں۔ آپ کا تعلق بھی زراعت سے ہے اور آپ بخوبی جانتے ہیں کہ دیہاتوں کو اب شہروں کے درجہ پر لانا انتہائی ضروری

ہے۔دیہاتی علاقوں اور دیہات میں رہنے والے لوگوں کی بھی بہت سی ضروریات ہیں۔شہر کی نسبت دیہات کے لوگ جدید سہولتوں کے لئے زیادہ deserve کرتے ہیں۔میں یہ نہیں کہتا کہ آپ گندم کی قیمت بڑھائیں لیکن یہ ضرور کہوں گا کہ کسان کو ٹیوب ویل کے لئے سستی بجلی مہیا کی جائے۔کسان کو کھاد پر subsidy نہیں دی جارہی اور زرعی آلات بھی مہنگے ہوتے جارہے ہیں۔ہمارے ملک کی بڑی آمدنی شعبہ زراعت سے آرہی ہے لہذا اس جانب توجہ دی جائے اور زراعت سے متعلقہ تمام inputs کھاد، بیج، پانی اور بجلی پر کسان کو subsidy دی جائے۔ٹریکٹر کی درآمد پر ڈیوٹی ختم کی جائے تاکہ کسان کو سستے ٹریکٹر میسر آسکیں۔

جناب سپیکر! مجھے پتا ہے کہ منکر نکیر ہمارا وقت نوٹ کر رہے ہیں لہذا میں جلدی سے چند گزارشات کروں گا۔میرا حلقہ دریائے راوی کے گردونواح میں واقع ہے اور اس بارے میں پنجابی میں کہا جاتا ہے کہ "راوی نہ کوئی آوی نہ کوئی جاوی" تو ایسے علاقے سے میں اللہ کے فضل سے پہلی دفعہ منتخب ہوں۔وہاں پر جب لوگ اپنی گاڑی پر جاتے ہیں تو واپسی پر شاید انہیں گاڑی کے بغیر ہی آنا پڑتا ہے۔اس حلقے کو خصوصی طور پر نظر میں رکھا جائے اور وہاں پر ترقیاتی کام کرائے جائیں۔

جناب سپیکر! وزیراعلیٰ کی طرف سے دانش سکول سسٹم کا بڑا تاریخی قدم اُٹھایا گیا ہے۔میری یہ گزارش ہے کہ ساہیوال میں بھی دانش سکول بنایا جائے۔ساہیوال کے لئے انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی دیا جائے اور وہاں پر ہائی کورٹ کا بنچ بھی قائم کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! آپ اپنی باقی تجاویز وزیر خزانہ کو تحریری طور پر دے دیں۔نوابزادہ حیدر مہدی صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مینجمنٹ اینڈ پروفیشنل ڈویلپمنٹ (نوابزادہ حیدر مہدی): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آج جمعہ والے دن آپ نے اپنے قیمتی وقت میں سے وقت نکال کر ہمیں موقع دیا کہ ہم اپنی تجاویز وزیر خزانہ کو پہنچا سکیں۔سب سے پہلے میں محکمہ تعلیم کے حوالے سے بات کروں گا۔ہمیں ٹیچرز کی بہت زیادہ کمی کا سامنا ہے اس بارے میں کوئی خصوصی توجہ دی جائے اور funds مختص کئے جائیں۔پچھلے بجٹ میں ہمیں missing facilities کے حوالے سے funds ملے ہیں اور حکومت اس پر سنجیدگی سے کام کر رہی ہے۔میں چاہتا ہوں کہ اس میں مزید بہتر لائی جائے اور آنے والے بجٹ میں اس مقصد کے لئے مزید funds مختص کئے جائیں۔

جناب سپیکر! میری یہ تجویز ہے کہ ہم پنجاب میں امریکی طرز پر skill colleges بنائیں تاکہ میٹرک کے بعد بچے ان میں داخلہ لیں۔ اس سے ہم job fulfill کر سکتے ہیں۔ ہزاروں اور لاکھوں گریجویٹ ہر سال یونیورسٹیوں سے نکلتے ہیں لیکن ہم انہیں job provide نہیں کر سکتے۔ پاکستان سمیت دنیا کا کوئی بھی ملک ایسا نہیں جو کہ اپنے لوگوں کو سو فیصد نوکریاں مہیا کر سکے۔ ہوٹل مینجمنٹ کا ڈپلومہ کرنے والے جتنے بھی طالب علم ڈپلومہ کر کے نکلتے ہیں تو ان کی jobs آگے ان کا wait کر رہی ہوتی ہیں۔ اگر ہمارے ہاں skilled workers ہوں گے تو پرائیویٹ سیکٹر انہیں attract کرے گا اور اس طرح employment میں improvement آ سکتی ہے۔

جناب سپیکر! صحت کا شعبہ بہت اہم ہے۔ ہمیں اس شعبہ میں بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اس وقت بنیادی مراکز صحت میں بہت مشکل سے ایم بی بی ایس ڈاکٹر ملتے ہیں۔ اگر ہم ان کی تنخواہوں میں اضافہ کر کے اور انہیں special package دے کر دیہاتی علاقوں میں بھیجیں تو بہت بہتری آ سکتی ہے کیونکہ ہمیں ہر BHU میں ایک ایم بی بی ایس ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔ میرا حلقہ پی پی-108 تقریباً دو لاکھ سے زیادہ آبادی پر مشتمل ہے۔ ہمیں وہاں پر ایک ٹی ایچ کیو عنایت کر دیا جائے تو بہت مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر! اب میں شعبہ زراعت کے حوالے سے بات کروں گا۔ شعبہ زراعت کو develop کرنے کی بہت ضرورت ہے۔ پاکستان میں بہت ساری ایسی جگہیں ہیں کہ جہاں پر land develop نہیں لیکن نیچے میٹھا پانی موجود ہے۔ ان کے لئے special package دیا جائے تاکہ ان زمینوں کو develop کیا جائے اور ان سے فائدہ اُٹھایا جا سکے۔ چونکہ ہم ایک agro-based ملک ہیں اس لئے اس جانب توجہ دینا انتہائی ضروری ہے۔ کسانوں کو laser-leveler اور ضلع کی سطح پر بلڈوزر مہیا کئے جائیں۔ میں ایک خصوصی درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ہو سکے تو گندم کی قیمت پر نظر ثانی کریں کیونکہ کھاد، ڈیزل اور دوسرے inputs بہت مہنگے ہو چکے ہیں۔ اسی طرح منڈیوں میں سے مڈل مین کو eliminate کر دینا چاہئے تاکہ ایک زمیندار کو اس کا حق مل سکے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ عرض کروں گا کہ میرے حلقہ پی پی-108 میں road infrastructure is close to zero. اور ہمیں اس کی urgently ضرورت ہے لہذا مہربانی فرما کر اس road infrastructure کے لئے ہمیں کوئی special funds عنایت کئے جائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ جی، قاضی عدنان فرید صاحب!

قاضی عدنان فرید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ دیر آید درست آید۔ میرا تعلق جنوبی پنجاب سے ہے اور آپ جانتے ہیں کہ جنوبی پنجاب کی اکثریت کا روزگار کاشتکاری سے وابستہ ہے۔ ہمارے علاقہ میں انڈسٹری بہت قلیل ہے اور اس سے بہت زیادہ لوگوں کا روزگار وابستہ نہیں ہے۔ کاشتکاری میں جو چیز ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے وہ پانی ہے۔ میرا حلقہ بلکہ پورا علاقہ پنجاب کی tail پر واقع ہے۔ میرے حلقہ میں non perennial system ہے، جب پانی کی تقسیم کی جاتی ہے تو اسی بنیاد پر ہوتی ہے کہ جہاں پر زیر زمین پانی میٹھا ہے وہاں پر ششماہی پانی دیا جاتا ہے اور جہاں پر پانی brackish ہے وہاں سالانہ پانی دیا جاتا ہے۔ ہمارا علاقہ بدقسمتی سے ان علاقوں میں شامل ہے جہاں پر نہ صرف پانی brackish ہے بلکہ ہمارے پینے کے پانی کے اندر arsenic contamination بھی موجود ہے۔ احمد پور شرقیہ کی ایک واٹر سپلائی سکیم پچھلے بجٹ میں منظور ہوئی تھی لیکن ابھی تک وہ execute نہیں ہو سکی۔ میری وزیر خزانہ صاحب سے گزارش ہوگی کہ وہ مہربانی کریں اور اس دفعہ ensure کریں کہ ہماری واٹر سپلائی سکیم بجٹ میں ضرور شامل ہو جائے۔ ہمارے علاقہ میں پینے کے پانی کی وجہ سے بہت بیماریاں پھیل رہی ہیں۔ اگر آپ پورے پاکستان یا پنجاب کا سروے کریں تو باقی پنجاب میں اگر ہر چوتھے آدمی کو ہیپاٹائٹس ہے تو میرے علاقہ میں ہر دوسرے یا تیسرے آدمی کو ہیپاٹائٹس ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے ہاں سیوریج سسٹم صحیح نہ ہے جس کی وجہ سے گردوں کی بیماریاں عام ہیں۔ مجھ سے پہلے ایک معزز ممبر بتا رہے تھے کہ پینے کا پانی جو human consumption کے لئے ضروری ہے اس کے اندر TDS 250 ہونا چاہئے لیکن میں نے جو ٹیسٹ کرائے ہیں ان میں TDS دس ہزار سے زیادہ ہیں جو کہ انسانوں کے لئے ہی نہیں بلکہ جانوروں کے پینے کے لئے بھی نہیں ہے اس لئے مہربانی کی جائے۔

جناب سپیکر! ہمارے ہاں جو dialysis کے انتظامات ہیں ان کے لئے وافر فنڈز مہیا کئے جائیں۔ ہمارے ہاں لوگوں میں ہیپاٹائٹس اور گردوں کی بیماریاں عام ہیں اس لئے میری وزیر خزانہ سے گزارش ہوگی کہ اس مسئلہ کے حل کے لئے زیادہ فنڈز allocate کریں تاکہ ہم اپنے dialysis Centres کو round the clock چلا سکیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: قاضی صاحب! مختصر کریں۔ آج منسٹر صاحب نے بھی تقریر کرنی ہے۔

قاضی عدنان فرید: جناب سپیکر! مجھے دو منٹ زیادہ دیئے جائیں۔ میرے خیال میں میرے بعد ایک دو ممبر ہی ہوں گے جنہوں نے بات کرنی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس کے بعد منسٹر صاحب نے بھی تقریر کرنی ہے۔ آپ wind up کریں۔

قاضی عنان فرید: جناب سپیکر! آخری بات کرتا ہوں کہ میری تحصیل کی آبادی تقریباً بارہ لاکھ ہے۔ مجھے اس ایوان کے ممبران میں سے کوئی بھی بتادے کہ کیا ایک تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال جو 90 بستروں کا ہسپتال ہے وہ بارہ لاکھ لوگوں کو طبی سہولیات مہیا کر سکتا ہے؟ میں وزیر اعلیٰ صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مہربانی کی اور ہماری تحصیل کو ضلع کا درجہ دینے کے لئے ایک کمیٹی قائم کی ہے۔ میری وزیر خزانہ صاحب سے گزارش ہو گی کہ وہ اس دفعہ ہماری تحصیل کو ضلع کا درجہ دینے کے لئے بجٹ میں provision رکھیں۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: قاضی صاحب! بہت شکریہ۔ جی، فیضان خالد ورک صاحب!

جناب فیضان خالد ورک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ (اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں) جناب سپیکر! اس کے بعد میں آپ کا شکریہ ادا کروں گا اور سب دوستوں اور colleagues کو مبارک دوں گا کہ آج ایک ٹریفک وارڈن جس کا اِدھر ابھی تھوڑی دیر پہلے ذکر ہوا تھا وہ معطل ہو گیا اور معزز ممبر کی کوئی عزت نظر آئی کہ ہوئی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر قائدین کی بات کروں تو میرے خیال میں وقت کم پڑ جائے گا۔ اس لئے میں کوشش کرتا ہوں کہ تجاویز پر ہی آ جاؤں۔

جناب سپیکر! پچھلے سال جون میں جو بجٹ پیش ہوا تھا اس میں دو roads رکھی گئی تھیں، ایک گوجرانوالہ تا شیخوپورہ تھی جس کے بارے میں وزیر خزانہ صاحب نے سب کو یہاں سنایا تھا اور ہم لوگوں نے سنا بھی تھا۔ اب تقریباً پورا سال بیت گیا ہے مگر اور آج کے دن تک اس کی کوئی خبر نہ آئی۔ ہم لوگوں نے علاقہ میں جا کر بڑی باتیں بھی کیں کہ یہ road بن جائے گی۔ میں چاہوں گا کہ اس کے بارے میں وزیر خزانہ صاحب کم از کم ہمیں کچھ بتائیں، یہ road گوجرانوالہ کو موٹروے سے ملانے والی واحد road ہے۔ یہ زیادہ نہیں صرف چالیس پینتالیس کلو میٹر کی road ہے۔ اس پر ابھی تک کوئی کام بھی نہیں ہوا اور یہ جوں کی توں ہی ہے۔ اسی طرح ایک مریدکے road ہے جو تحصیل مریدکے کو ڈسٹرکٹ شیخوپورہ سے connect کرتی ہے اور موٹروے کے interchange تک بھی وہی لاتی ہے۔ وہ تقریباً بیس کلو میٹر کی road ہے جس کا کوئی پرسان حال نہیں۔ اس کے بعد جیسے میرے سب دوستوں نے کہا کہ ہم میں سے زیادہ لوگ دیہاتوں سے تعلق رکھتے ہیں اور ہمیں اِدھر آ کر اپنی ہی نمائندگی کرنی

چاہئے۔اس کے علاوہ بہت سے لوگوں کا یہ بھی خیال ہے میں ان سے کافی حد تک اتفاق اور تائید بھی کرتا ہوں کہ ان لوگوں کا یہ خیال ہے کہ ہمیں شہری لوگوں سے کم اہمیت دی جاتی ہے۔ farm to market تو بعد کی بات ہے میں نے پانچ roads لکھ کر دی تھیں اس کی estimation بھی ہو کر آئی۔ میرا خیال ہے کہ وہ پانچ roads جو link roads ہیں جن کے بارے میں، میں آپ کے گوش گزار کرتا ہوں کہ وہ لاہور تا شر قپور، مرید کے تا حافظ آباد (جس میں ایک پاور ہاؤس اور دیہات وقصبے آتے ہیں)، حافظ آباد تا گوجرانولہ اور حافظ آباد تا فاروق آباد ہے۔ یہ تقریباً پانچ ایسی roads ہیں جو کم از کم تیس تیس ہزار کی آبادی کو connect کرتی ہیں اور link roads کہلاتی ہیں۔اگر نیا structure بنانے چلیں تو شاید ایک ارب روپیہ بھی کم ہو۔ اس کی صرف repairing میں دس کروڑ روپے تھے جس کی feasibility report بھی آ گئی ہے جو امداد بوسال صاحب کے پاس پڑی ہے۔اگر منسٹر صاحب شفقت کریں اور اس پر نظر کر لیں تو مہربانی ہو گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب!آپ اس کو دیکھ لیں۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر!ہم دیہاتی لوگوں کے لئے بھی کوئی special package announce دیا جائے جو farm to market یا کم از کم قصبوں کو شہر کے ساتھ ملانے اور repairing کے لئے ہو۔

جناب سپیکر!میں آخر میں ہیلتھ کے حوالے سے کہوں گا کہ میں نے اپنی مدد اور DCO کے تعاون سے 120 بستروں کا Children Hospital بنا لیا ہے، جس میں گورنمنٹ کے صرف 4 ملین روپے استعمال کئے ہیں۔ خواجہ عمران نذیر (پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت) اس ہسپتال کا visit بھی کر آئے ہیں۔ہسپتال بن گیا ہے، ہر چیز مکمل کر لی ہے اور لوگوں کو facilitate کرنے کے لئے کھول بھی دیا ہے لیکن وہاں پر ڈاکٹروں کی کمی ہے۔ میں چاہوں گا کہ اس ہسپتال کے لئے ڈاکٹر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ماشاءاللہ۔ منسٹر صاحب!آپ personally اس کو دیکھ لیں۔بہت شکریہ۔جی، چودھری محمد اکرم صاحب!

چودھری محمد اکرم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر!بہت شکریہ۔ میں اپنے حلقہ پی پی۔122 سیالکوٹ کے متعلق ہی بات کروں گا۔ سیالکوٹ تا گوجرانوالہ روڈ جو عرصہ تین چار سال سے ویسے ہی پڑی ہوئی ہے اس کو مکمل کرنے کے لئے اس بجٹ میں فنڈز مختص کئے جائیں۔ سیالکوٹ تا ایمن آباد کو dual road بنایا جائے اور لاہور رنگ روڈ کے ساتھ ملایا جائے اس کے لئے بھی فنڈز مہیا کئے جائیں۔ سیالکوٹ

سرکلر روڈ، رَنگ پورہ چوک، سیالکوٹ ڈیفنس روڈ، شہاب پورہ چوک اور کوٹلی بہرام چوک پر overhead bridges بنانے کی بہت ضرورت ہے کیونکہ ہمارے شہر میں ٹریفک بے ہنگم ہو چکی ہے اس لئے میری گزارش ہے کہ یہ overhead bridges ضرور بنائے جائیں اور اس کے لئے فنڈز آئندہ بجٹ میں فراہم کئے جائیں۔ گورنمنٹ علامہ اقبال ہسپتال اور گورنمنٹ سردار بیگم ہسپتال کی حالت اس وقت یہ ہو چکی ہے کہ مریض برآمدوں میں پڑے ہوئے ہیں کیونکہ اس کی جگہ کم پڑ گئی ہے۔ میری وزیر خزانہ صاحب سے یہ گزارش ہو گی کہ وہ آنے والے بجٹ میں ان ہسپتالوں میں نئے وارڈز بنانے کے لئے فنڈز مختص کریں۔

جناب سپیکر! سیالکوٹ ڈسٹرکٹ جیل جو کہ 1870 میں بنی تھی۔ اس کی عمارت اتنی پرانی ہو چکی ہے کہ اندر جانے سے ڈر لگتا ہے۔ اس جیل میں صرف سات سو قیدیوں کی گنجائش ہے لیکن اس وقت اس جیل میں تقریباً بائیس سو قیدی ہیں۔ میری گزارش ہو گی کہ سیالکوٹ میں جیل کی نئی عمارت کے لئے فنڈز آئندہ مالی سال کے بجٹ میں فراہم کئے جائیں۔ میں نے پچھلے بجٹ پر تقریر کرتے ہوئے گزارش کی تھی کہ سیالکوٹ میں تھانہ سول لائن، تھانہ رَنگ پورہ اور تھانہ نیکاپورہ کی عرصہ تین سال سے عمارتیں demolish کی ہوئی ہیں مگر وہ عمارتیں آج تک نہیں بن سکیں۔ میں نے پچھلے سال بھی بجٹ تقریر کرتے ہوئے request کی تھی کہ ان تھانوں کی عمارتیں بنائی جائیں۔ تھانہ سول لائن بارہ فٹ کی گلی میں ہے جس کی وجہ سے عوام کو بہت پریشانی ہوتی ہے، وہاں کوئی گاڑی کھڑی کر سکتا ہے اور نہ موٹر سائیکل کھڑی کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ وہاں کے رہنے والے لوگوں کو اپنے گھروں میں آنے جانے کی شدید مشکلات ہیں اس لئے میری request ہے کہ اس سال ان تھانوں کی عمارتوں کو بنانے کے لئے بجٹ میں فنڈز مختص کئے جائیں تاکہ وہ مکمل ہو جائیں۔

جناب سپیکر! میرے قائد نے 6-مارچ کو سیالکوٹ چیمبر آف کامرس میں وعدہ کیا تھا کہ ٹریفک وارڈنز اور پانچ سو ملین روپے ڈویلپمنٹ کے لئے دیئے جائیں گے۔ میری گزارش ہو گی کہ وہ رقم ہمیں مہیا کی جائے تاکہ ڈویلپمنٹ کے کام ہو سکیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب عبدالرؤف مغل صاحب! آپ کل بھی موجود تھے۔ میں آپ سے معذرت خواہ ہوں لیکن آپ باہر چلے گئے تھے۔ آج آپ اپنی بات کریں۔ جی، جناب عبدالرؤف مغل صاحب!

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ وزیر خزانہ notes لے رہے ہیں۔ میں اختصار کے ساتھ بات کروں گا تاکہ کچھ چیزیں note کرا سکوں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پورا پنجاب دیکھ رہا ہے کہ ہمارے نمائندے کیا کیا تجاویز دیتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ سب سے پہلے تعلیم کا شعبہ ہے جو اہم ترین شعبہ ہے جس میں باوجود اس کے کہ پچھلے پانچ سال سکولوں کے لئے کافی کام کیا گیا۔ میرے حلقہ پی پی۔94 میں 26 سکول بنائے گئے لیکن حقیقت یہ ہے کہ کم و بیش اتنے ہی مزید سکول ایسے ہیں جن کو نئی عمارتیں مہیا کرنی چاہئیں۔ سکولوں میں چھتوں کے بالے ٹوٹے ہوئے ہیں، لوگوں نے اپنی مدد آپ کے تحت گورنمنٹ سکول بنائے ہوئے ہیں لیکن ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہے اس لئے میری گزارش ہو گی کہ سکولوں کی missing facilities جہاں چار دیواریاں نہیں ہیں، لائبریری نہیں ہے اور لیبارٹری نہیں ہے وہ مہیا کی جائیں۔ اس کے علاوہ جہاں کمرے کم ہیں اور بچوں کی تعداد کافی زیادہ ہے وہاں نئے سرے سے کمرے تعمیر کر کے دیئے جائیں اور جو خستہ حال عمارتیں ہیں انہیں گرا کر تعمیر کیا جائے تاکہ ایسا نہ ہو کہ چھتیں گر جائیں اور بچوں کا جانی نقصان ہو۔

جناب سپیکر! اس کے بعد میں یہ گزارش کروں گا کہ گوجرانوالہ میں راولپنڈی بائی پاس چوک پر ٹریفک ہر وقت jam رہتی ہے، خاص طور پر چار پانچ بجے لوگ گوجرانوالہ کینٹ کو نکلتے ہیں تو آدھ آدھ، پون پون گھنٹہ ٹریفک jam رہتی ہے۔ اس کے لئے جناب حمزہ شہباز نے میٹنگ بھی لی تھی۔ میں نے وہاں بحیثیت صدر گوجرانوالہ سٹی اور سب دوستوں نے مل کر ایک ہی بات کی تھی اور مطالبہ کیا تھا کہ یہاں پر ٹریفک کے مسئلہ کو حل کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ وزیرآباد میں کارڈیالوجی سنٹر عرصہ تین چار سال سے نامکمل پڑا ہے اس کو مکمل کیا جائے اور اس سے استفادہ کیا جائے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ تمام دل کے مریض لاہور پہنچیں تو پھر ہی انہیں کوئی دیکھنے والا ہو گا۔ وہ کارڈیالوجی سنٹر Art of the State ہے اسے مکمل ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں آخری بات کے طور پر یہ کہوں گا کہ پولیس کے سسٹم کو بہتر کیا جائے۔ اس سے ہماری بچیوں کی تعلیم بھی متاثر ہوتی ہے کیونکہ لوگ تحفظ سے محروم رہتے ہیں اور اس خوف سے لوگ اپنی بچیوں کو سکولوں اور کالجوں میں نہیں بھیجتے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ مغل صاحب! آپ اپنی باقی تجاویز تحریری طور پر منسٹر صاحب کو دے دیں۔

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چودھری محمد اشرف صاحب!

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! مجھے بھی بات کرنے کا موقع دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری محمد اشرف صاحب کے بعد منان صاحب نے بات کرنی ہے، ان کے بعد چودھری افتخار حسین چھچھر، جناب ظفر، جناب کانجی رام اور آخر میں محترمہ راحیلہ انور صاحبہ بھی ہیں۔ جی، چودھری صاحب!

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! اپوزیشن والے بھی ایوان کی کارروائی میں پورا interest show کر رہے ہیں۔ وزیر خزانہ فراخدلی کا مظاہرہ کریں اور جو صاحبان بیٹھے ہیں ان کے لئے special package announce کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: اس میں، میں بھی موجود ہوں۔ (قہقہہ)

جی، چودھری صاحب!

چودھری محمد اشرف: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کی نوازش ہے کہ آپ نے مجھ جیسے ایم پی اے کو موقع فراہم کیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! آپ کیسی بات کر رہے ہیں؟ آپ ہمارے لئے قابل احترام ہیں اور آپ کی عزت ہمارے لئے مقدم ہے۔

چودھری محمد اشرف: جناب سپیکر! میرے حلقہ پی پی۔112 میں لالہ موسیٰ تحصیل کھاریاں میں بڑا unit ہے۔ میری گزارش ہے کہ لالہ موسیٰ سول ہسپتال کو تحصیل ہسپتال کا درجہ دے کر مہربانی فرمائی جائے تاکہ وہاں کے لوگوں کو بہتر علاج کی سہولت میسر ہو سکے۔ لالہ موسیٰ میں ہی ایک ٹراما سنٹر موجود ہے جس کی بڑی اچھی عمارت بنی ہوئی ہے، وہاں پر عملہ کی کمی ہے اور جس مشینری کی ضرورت ہوتی ہے وہ موجود نہیں ہے اس لئے گزارش ہے کہ وہاں تمام equipments فراہم کئے جائیں تاکہ لوگوں کو وہاں سے دوسرے ہسپتالوں کی طرف منتقل نہ کیا جائے بلکہ اسی جگہ پر ان کا علاج ہو سکے۔

جناب سپیکر! میں میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کا بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے نہایت مہربانی فرماتے ہوئے میرے حلقہ میں ایک ڈگری کالج دینے کی منظوری دی ہے۔ اگر میں اس پر ان کا شکریہ ادا نہ کروں تو یہ ناانصافی ہے۔ میرے حلقہ پی پی۔112 کو نالہ بھمبر سیلاب کے دنوں میں بہت زیادہ متاثر کرتا ہے اس نالے کو chanalize کرنے کے لئے بھی جناب وزیر اعلیٰ نے خصوصی طور پر مہربانی فرمائی ہے۔

(اذان عصر)

جناب سپیکر! میں تعلیم کے حوالے سے یہ گزارش کروں گا کہ لالہ موسیٰ میں اساتذہ کی ٹریننگ کے لئے ایک سکول موجود ہے۔ اس کی عمارت خراب ہو چکی ہے تو اس کی بہتری کے لئے بڑے اچھے طریقے سے غور فرما کر وہاں جناب پبلک سکول بنایا جائے۔

جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ صاحب کا ایک دفعہ پھر مشکور ہوں کہ انہوں نے پی پی۔112 میں میری درخواست پر لالہ موسیٰ سٹی اور تمام دیہی علاقوں میں واٹر سپلائی سکیمیں منظور کر کے میرا سر فخر سے اونچا کر دیا ہے۔ میں infrastructure کے حوالے سے یہ عرض کروں گا کہ پی پی۔112 میں سڑکیں بہت خراب ہیں، بے شک پانچ کروڑ سے ایک سڑک بن رہی ہے لیکن اس کے دوسرے حصہ کے لئے بھی پیسے فراہم کئے جائیں تاکہ یہ مکمل ہو جائے اور مزید سڑکوں کو بہتر کرنے کے لئے فنڈز مہیا کئے جائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! بہت شکریہ۔ جی، منان صاحب!

جناب منان خان: جناب سپیکر! میاں محمد نواز شریف کے vision اور چیف منسٹر پنجاب کے عمل اور محنت کی وجہ سے ہمارا ملک اور صوبہ مضبوط ہو رہا ہے اور انشاءاللہ آئندہ آنے والے سالوں میں مسائل میں کمی آئے گی اور ہم ایک قوت کی صورت میں ابھریں گے۔ سب سے پہلے میں نوجوانوں کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ چونکہ چیف منسٹر پنجاب نے youth پر کافی توجہ دی ہے لیکن اس کے ساتھ مزید تجاویز کی گنجائش ہوتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہر UC level پر سپورٹس گراؤنڈ قائم کی جائے۔ پنجاب کی ہر UC میں نوجوانوں کے لئے ایک سپورٹس گراؤنڈ ہونی چاہئے جس سے نوجوان سپورٹس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ نوجوانوں کے روزگار کے لئے فنی تعلیم پر خصوصی توجہ دینی چاہئے کیونکہ جو بچے simple ایف اے، بی اے یا ایم اے پاس کر لیتے ہیں تو اس تعلیم کی بناء پر انہیں روزگار نہیں ملتا لہذا فنی تعلیم پر ہمیں توجہ دینی چاہئے۔

جناب سپیکر!اس کے ساتھ پنجاب میں جو پولیس کلچر اور نظام ہے اس کی بہتری کے لئے بھی چیف منسٹر صاحب خصوصی توجہ دے رہے ہیں۔ میری یہ تجویز ہے کہ جو ماڈل پولیس سٹیشن ہم نے شروع کئے تھے اس مد میں اس بجٹ میں مزید فنڈز رکھ کر پورے پنجاب میں ماڈل پولیس سٹیشن قائم کئے جائیں کیونکہ اس سے پولیس کے نظام میں بہتری آئے گی۔ ٹائم بہت shortہے اس لئے میں ہیلتھ کے حوالے سے مختصر بات کروں گا۔ جس طرح کے لاہور شہر کے حالات ہیں اور ہسپتالوں میں جتنا رش ہوتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ DHQ level پر توجہ دی جائے اور ہر شعبہ کے ڈاکٹرز وہاں پر تعینات ہوں تاکہ مریض بڑے شہروں مثلاً لاہور کی طرف نہ آئیں اور وہاں پر ہی لوگوں کے مسائل حل ہوں۔ اس کے علاوہ ایجوکیشن پر چیف منسٹر نے خصوصی توجہ دی ہے۔ پچھلے tenureمیں matric level تکcomputer labs قائم کی تھیں میں سمجھتا ہوں کہ اس دفعہ middle level تک computer labsبنائی جائیں تاکہ ایجوکیشن کے نظام میں مزید بہتری آئے۔ میرا خیال ہے کہ آپ لوگوں نے ٹائم اتنی جلدی ختم کر دیا ہے۔ شاید دو منٹ رہتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منان صاحب!میں آپ کی بات سن رہا ہوں لیکن timeویسے ختم ہو گیا ہے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر!اس کے ساتھ ہی میں اپنے علاقے کی طرف آتا ہوں کیونکہ وہاں پر roadsکاinfrastructureخصوصاً میرے حلقے کا بہت بُرا ہے۔ میرے حلقہ پی پی۔134 میں دریائے راوی، نالہ بھٹیں اور ایک بسنتر گزرتا ہے۔ جب سیلاب آتا ہے تو سڑکوں کو بہت نقصان ہوتا ہے۔ پچھلے سال جو سیلاب آیا تھا اس کے نتیجے میں تمام سڑکیں تباہ ہو گئی تھیں لیکن ان پر بالکل ہی توجہ نہ دی گئی۔ سڑکوں کی تعمیر کے لئے estimateبنے تھے لیکن فنڈز کی کمی کی وجہ سے کچھ نہ ہو سکا۔ میں وزیر خزانہ اور حکومت پنجاب کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ہمارے علاقے میں road sectorکی بہتری کے لئے توجہ دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منان صاحب!بہت شکریہ۔ جناب مہدی عباس صاحب!

جناب مہدی عباس خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر!بہت مہربانی۔ گوجرانوالہ کے میرے ایک بھائی نے farm to market roads کے حوالے سے بڑا اچھا لفظ "پرسان حال" استعمال کیا ہے تو وہی لفظ میں دہرانا چاہتا ہوں مگر مزید کوئی بات نہیں کروں گا۔ ہمارے پنجاب کی ہزاروں سڑکیں ہیں لیکن ان کا وہی پرسان حال ہے کہ وہ پُر ہو چکی ہیں اور پُرباش ہیں۔ ان کی مرمت کے لئے اس بجٹ میں براہ مہربانی ضرور کچھ نہ کچھ فنڈز رکھے جائیں کیونکہ ان کی مرمت بہت ضروری ہے۔

جناب سپیکر!دوسری بات یہ کرنی تھی کہ پچھلے منصوبے جو ہماری حکومت نے بنائے ان پر 60فیصد خرچ ہوا مگر وہ مکمل نہ ہوئے۔ میں اپنے حلقے کی مثال دیتا ہوں کہ ایک واٹر سپلائی سکیم جو تقریباً پندرہ ہزار لوگوں کو میٹھا پانی فراہم کرے گی یہ 72ملین کی سکیم تھی جس پر 41ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں جبکہ مزید32ملین چاہئیں۔اگر یہ سکیم مکمل نہ ہو تو وہ 41ملین بھی ضائع ہو جائیں گے لہذا براہِ مہربانی ایسی سکیموں کو ضرور مکمل کیا جائے۔

جناب سپیکر!اگر آپ اجازت دیں تو ایک بات میں اور کروں گا جو کیمرہ کے حوالے سے ہے۔ ابھی ہمارا کیمرہ بھی بند ہو گیا ہے کوئی فوٹو شوٹ نہیں لے رہا۔یہاں ایک اِن کیمرہ سیشن بھی ہوتا ہے۔اگر وزیر قانون یہاں موجود ہوتے تو میں ان سے ایک چھوٹا سا قانون پوچھتا کہ ایک کیمرہ کسی خاتون یا کسی بچی کی عصمت دری کے لئے لگایا جاتا ہے اس پر بھی تعزیر لگتی ہے۔ میں کسی کی ذات پر بات نہیں کروں گا کہ ایک کیمرہ معصوم جان کی خود سوزی کے لئے لگایا جاتا ہے اس بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں جیسا کہ مظفر گڑھ کا واقعہ ہوا۔اس سے اگلے دن ملتان شہر میں کچہری چوک میں دس کیمرے لگے ہوئے تھے وہاں ایک بوڑھی خاتون پٹرول کی بوتل ہاتھ میں لے کر کھڑی ہوئی تھی تو جیسے ہی پولیس پہنچی اس نے اپنے اوپر پٹرول ڈالنا شروع کر دیا۔یہ بے چاری وہ خواتین ہیں جن کو مٹی کا تیل بھی میسر نہیں ہے ان کو پٹرول کی اہمیت کا پتا نہیں کہ یہ کتنی جلدی effect کرتا ہے۔ براہِ مہربانی اس پر بھی کچھ توجہ دی جائے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چھچھر صاحب!

CHAUDHARY IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR: Thank you honourable Speaker Sahib.

MR ACTING SPEAKER: You are welcome.

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر!وقت کم ہے اس لئے میں دو تین گزارشات پیش کروں گا۔ کافی لمبی چوڑی pre budget تجاویز آئی ہیں میری پہلی humble submission معزز فنانس منسٹر صاحب سے ہوگی کہ آئندہ جو بجٹ پیش کیا جائے اس میں چھوٹے سرکاری ملازمین کا بھی وہ دھیان رکھیں کیونکہ آج کل کے انتہائی مہنگائی کے دور میں 12/14ہزار روپے میں گزارہ کرنا بہت مشکل ہے۔ یہاں ایک وقت کا کھانا بھی ایک ہزار سے 12/15سو روپے میں ملتا ہے لہذا اس بجٹ میں ان کی pay increase کی جائے کیونکہ میرے خیال میں یہ میرے قائد میاں شہباز شریف صاحب کا ایک بہت بڑا

giftہو گا اگر وہ گریڈ16 سے نیچے والے چھوٹے سرکاری ملازمین کی تنخواہ20 سے 25ہزار روپے کے درمیان کر دیں گے۔

جناب سپیکر!دوسرا میری آپ کے توسط سے فنانس منسٹر صاحب سے یہ requestہے کہ دانش سکول بہت بڑا پراجیکٹ اور vision ہے جو ہمارے قائدین کا بہت ہی مثالی پراجیکٹ ہے لیکن سرکاری سکولوں پر بھی کچھ توجہ دی جائے۔ میں سوسائٹی کا نمائندہ ہونے کی حیثیت سے محسوس کر رہا ہوں کہ ہمارے ایجوکیشن سسٹم میں ایک بہت بڑا خلاء پیدا ہو رہا ہے کیونکہ ہمارا ایجوکیشن سسٹم divide ہو گیا ہے جس کے بڑے خطرناک نتائج ہم in future دیکھیں گے لہذا ہمارے جو سکول exist کر رہے ہیں چاہے وہ میرے حلقے کے ہیں یا یہاں پر بیٹھے public representatives کے حلقوں کے ہیں ان پر بھی ہمیں دانش سکولوں کی طرح توجہ دینی چاہئے۔

جناب سپیکر!اس کے علاوہ میری requestہے کہ RHCs and BHUs پر بہت بات ہوئی ہے، میرا تعلق تحصیل دیپالپور سے ہے جس کی آبادی بارہ لاکھ ہے لیکن اتنی آبادی کے لئے صرف ایک ٹی ایچ کیو ہے جو نہ ہونے کے برابر ہے۔ تحصیل سطح کے ٹی ایچ کیو کو لاہور سطح کے ہسپتالوں کے مطابق adjustکر دیا جائے تو لاہور اور بڑے شہروں کا رش ختم ہو جائے گا۔

جناب سپیکر!آخر پر میں اپنے حلقے کے حوالے سے کہنا چاہوں گا کہ پبلک پارکس کا بڑا اچھا پراجیکٹ چیف منسٹر نے شروع کیا ہے جس کو میں endorse کروں گا اور request کروں گا کہ اگلے بجٹ میں اس کے پیسے بڑھائے جائیں۔ اسی طرح صاف پانی کے حوالے سے بھی خاطر خواہ پیسے رکھے جائیں۔

جناب سپیکر!لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کے حوالے سے ہم واقعی پولیس کو لاکھوں کروڑوں روپے دیتے ہیں لیکن حالت یہ ہے کہ آج پنجاب کے تھانوں میں انصاف بِکتا ہے۔ کوئی ایف آئی آر ایسی نظر نہیں آتی جس پر کسی غریب آدمی کے خون پسینے کی کمائی نہیں لگتی۔

جناب قائم مقام سپیکر: پلیز wind up کر دیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر!میں بس آخری بات کر رہا ہوں۔ میری فنانس منسٹر سے request ہو گی کہ لاء اینڈ آرڈر کے معاملات میں فنڈز کو increase کیا جائے لیکن اس سسٹم کو بھی revive کیا جائے بلکہ اس کو جڑ سے revive کرنے کی ضرورت ہے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ جی،اب کانجی رام صاحب کی باری ہے۔ شہزادصاحب!آپ تو کہہ کر گئے تھے کہ آپ نے مشترکہ ہیspeech کرنی ہے پھر کانجی رام صاحب بھی بات کرنا چاہ رہے ہیں۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! کچھ points رہ گئے تھے تو انہوں نے کہا کہ میں بول دوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کانجی رام صاحب!

جناب کانجی رام: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے آج کی اس pre budget بحث میں بولنے کا موقع فراہم کیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اجلاس کا وقت پندرہ منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

جناب کانجی رام: جناب سپیکر! ہمارے اس پیارے ملک پاکستان کے سبز ہلالی پرچم میں سفید رنگ اقلیتوں کی عکاسی کرتا ہے۔ اس سبز ہلالی پرچم کو اقلیتوں نے بڑی مضبوطی کے ساتھ تھاما ہوا ہے۔ میری آپ کے توسط سے وزیر خزانہ سے گزارش ہو گی کہ ہمارے علاقے کی چند گزارشات کو اس میں شامل کیا جائے۔ سب سے پہلے میری ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے گزارش ہو گی کہ اقلیتوں کے بچے سرکاری سکولوں میں پڑھتے ہیں تو وہاں کی سہولیات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ میرے قائد میاں محمد شہباز شریف کا جو دانش سکولوں کا مثالی قیام ہے تو میری گزارش ہو گی کہ اس میں بھی اقلیتوں کا پانچ فیصد کوٹا مختص کیا جائے۔ اس کے بعد آشیانہ ہاؤسنگ سکیم میں بھی اقلیتوں کا پانچ فیصد کوٹا مختص کیا جائے۔ اس کے علاوہ پچھلی دفعہ بجٹ میں اقلیتوں کے لئے بیس کروڑ روپے کا اعلان کیا گیا تھا جس کے بارے میں بعد میں وزیر خزانہ نے یقین دہانی کرائی تھی کہ اس کو بڑھا کر چالیس کروڑ کیا جائے گا لہذا میری گزارش ہو گی کہ اس بجٹ میں اضافہ کیا جائے۔ اسی طرح اقلیتوں کے تہوار جیسے ہندوؤں کا ہولی، دیوالی تہوار ہوتا ہے اس موقع پر مالی امداد دینے کے حوالے سے بجٹ میں شامل رقم مختص کی جائے۔ اس کے علاوہ کچی آبادیوں کے لئے بھی خصوصی فنڈ مختص کیا جائے۔ میری گزارش ہو گی کہ جس طرح ہمارے مسلم طلباء بھائیوں کو دینی بیس نمبر دیئے جاتے ہیں اسی طرح اقلیتی بچوں کو بھی اقلیتی مذہبی نصاب کے بیس نمبر دیئے جائیں۔ اس کے علاوہ ہمارا سب سے اہم مسئلہ پانی کا ہے کیونکہ میرا تعلق تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان سے ہے جو کہ چولستان سے منسلک ہے۔ وہاں زیر زمین پانی بہت کھارا ہے اس لئے میری گزارش ہو گی کہ وہاں پر واٹر فلٹریشن پلانٹ فراہم کئے جائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کانجی رام صاحب! آخری بات کریں۔

جناب کانجی رام: جناب سپیکر! صادق آباد میں ایک ہی ٹی ایچ کیو ہسپتال ہے جو اتنی بڑی آبادی کے لئے ناکافی ہے۔ صادق آباد تحصیل کو سندھ کا بارڈر لگتا ہے اور بلوچستان کے لوگ بھی اپنے مریضوں کو وہاں لے کر آتے ہیں لہذا میری گزارش ہو گی کہ اس کو بھی upgrade کیا جائے اور اس کے بجٹ میں اضافہ کیا جائے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، ظفر اقبال صاحب!

جناب ظفر اقبال: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ایوان میں اپنے خیالات کے اظہار کرنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ میں وزیر اعلیٰ پنجاب کے توسط سے وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کا مشکور ہوں جنہوں نے جنڈ تراب روڈ کی توسیع کے لئے بجٹ میں رکھی گئی رقم فراہم کر کے علاقے کے لوگوں پر احسان عظیم کیا ہے۔ تحصیل جنڈ کے دیہات کو main road کے ساتھ ملانے کے لئے نئی سڑکوں کے لئے رقوم آمدہ بجٹ میں مختص کرنا ضروری ہیں۔ پی پی۔19 تحصیل جنڈ کی پرانی سڑکوں کی مرمت کے لئے بھی آمدہ بجٹ میں فنڈز مختص کرنا ضروری ہیں جن میں اٹک روڈ سے براستہ بسال شریف سلمان آباد بھٹیوٹ تک تقریباً چونتیس کلومیٹر سڑک کی مرمت اشد ضروری ہے۔ راولپنڈی کوہاٹ روڈ پر واقع پنڈ سلطانی سے دو میل تک جو تقریباً چھ کلومیٹر سڑک بنتی ہے اس کی بھی مرمت اشد ضروری ہے۔ موضع بھٹیوٹ تحصیل جنڈ سے ناوا گاؤں تحصیل اٹک تک تقریباً دس کلومیٹر سڑک دے کر ملایا جا سکتا ہے۔ جنڈ سے بر اگلیال جنڈ پنڈی گھیپ روڈ کو تقریباً تیرہ کلومیٹر سے ملایا جا سکتا ہے جس سے لوگوں کو سہولت میسر آ سکتی ہے۔ موضع اڈو والی سے بھر والہ کو چھ کلومیٹر سڑک دے کر تحصیل جنڈ اور تحصیل پنڈی گھیپ کو ملایا جا سکتا ہے۔ زیارت بیلا روڈ کا بننا بھی ضروری ہے اور پنڈی سرہال ٹھٹھہ یونین کونسل سگری کی پانچ چھ کلومیٹر سڑک سے ان کو ملایا جا سکتا ہے۔ جنڈ سے کھٹھی سیداں مین اٹک پنڈی گھیپ روڈ ملانا بھی ضروری ہے۔ نکہ افغان چوک یونین کونسل کھڈ شریف موضع تک تقریباً تیرہ کلومیٹر سڑک کی توسیع بھی اشد ضروری ہے۔

جناب سپیکر! تحصیل جنڈ کے بوائز اور گرلز سکولوں کو upgrade کرنا ضروری ہے۔ جنڈ گرلز ڈگری کالج کو پنجاب یونیورسٹی کا کیمپس بنانا یا upgrade کر کے ایم اے کی کلاسیں شروع کرنا بھی بہت ضروری ہے کیونکہ بارانی علاقہ ہونے کی وجہ سے لوگ اپنی بچیوں کو گھروں سے دُور تعلیم دلوانے سے قاصر ہیں۔ امید ہے کہ جناب وزیر خزانہ آمدہ بجٹ میں تعلیم کی مد میں زائد رقوم مختص فرما کر تحصیل جنڈ

کی عوام کا دیرینہ مسئلہ حل کروائیں گے۔اسی طرح گرلز ڈگری کالج جنڈ میں Bsc اور Msc کی تعلیم کے لئے عملہ اور دیگر سہولیات فراہم فرمائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ظفر اقبال صاحب! بہت شکریہ

جناب ظفر اقبال: جناب سپیکر! میری ایک دو گزارشات ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ جو بھی بات کرنا چاہیں لیکن یہ آخری گزارش ہو گی۔

جناب ظفر اقبال: جناب سپیکر! بڑا مسئلہ یہ ہے کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال جنڈ میں عرصہ دراز سے لیڈی ڈاکٹر تعینات نہ ہے۔تقریباً تین چار مہینے پہلے دو بچیوں کا قتل ہوا ہے لیکن ان کی dead bodies جنڈ کے backward area سے اٹک میں پوسٹ مارٹم کے لئے لانا پڑیں۔ میں جناب کے توسط سے وزیر خزانہ کے notice میں لانا چاہتا ہوں کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال جنڈ میں لیڈی ڈاکٹر کی تعیناتی ضروری ہے اور پانچ سو ampere کی ایکسرے مشین کی تنصیب بھی ضروری ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ باقی آپ اپنی تجاویز منسٹر صاحب کو دے دیں۔

جناب ظفر اقبال: جی، ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ راحیلہ انور صاحبہ!

محترمہ راحیلہ انور: شکریہ۔ جناب سپیکر! ہم سب کو ground realities کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی proposals دینی چاہئیں۔ میری منسٹر صاحب سے التجاء ہے کہ وہ ہماری suggestions کو ground realities کے ساتھ kindly seriously آگے لے کر جائیں اور کوشش کریں کہ جتنی بھی تجاویز میری بہنوں اور بھائیوں نے دی ہیں ان میں سے جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اس قابل ہیں کہ ان کے لئے کچھ کیا جائے تو ان کو ضرور serious لیں کیونکہ ہم لوگ یہاں پر آتے ہیں۔۔۔I am sorry...

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! نہیں، ایسی کوئی بات نہیں ہوئی۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! یہاں پر جب بھی بات ہوتی ہے تو اس ایوان میں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: کسی نے بات نہیں کی۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! اس ایوان میں کتنی بڑی توہین ہے کہ آپ اگر کوئی بات کرنا چاہتے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر:اب آپ بات کریں اور میرے خیال میں کسی نے کچھ نہیں کہا۔

محترمہ راحیلہ انور:جناب سپیکر!اس ایوان کی کتنی بڑی توہین ہے کہ اگر آپ کوئی بات کرنا چاہتے ہیں تو ایسی بات کرتے ہیں کہ اس کے بعد دوسرا کبھی کوئی بات کر ہی نہ سکے۔ میری اپنے بھائیوں سے بڑی humble request ہے کہ kindly دیکھا کریں کہ کون آپ کے jokes لے سکتا ہے اور کون نہیں لے سکتا؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ!یہاں سے کسی نے بات نہیں کی ہے۔آپ پلیز بات کریں۔

محترمہ راحیلہ انور:جناب سپیکر!جس طرح سے میرے سارے بھائیوں اور بہنوں نے بات کی ہے تو میں سکولوں پر ضرور بات کروں گی کیونکہ اگر ایجوکیشن ہے تو سب کچھ ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس سیکٹر میں سب سے زیادہ اس وقت کام کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ وزیر اعلیٰ کا بھی یہی vision ہے کہ "پڑھا لکھا پنجاب"۔یہاں پر میں خاص طور پر اپنے علاقے کی بات کروں گی کیونکہ اتنا وقت نہیں ہے اور مجھے مختصراً بات کرنی ہے۔ میرے علاقے میں خاص طور پر بچیوں کے لئے بہت سے مسائل ہیں،ان کے سکولز اپ گریڈ کئے جائیں کیونکہ اب وہ وقت نہیں رہا کہ ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں میں بچیاں اکیلی آ جائیں،ماں باپ کے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا کہ وہ جا کر بچوں کو pick and drop کریں اور نہ ان کے پاس ایسی سہولتیں ہوتی ہیں۔ یہ بہت serious matter ہے جس کی وجہ سے بچیاں اپنی ایجوکیشن سے رہ جاتی ہیں۔

جناب سپیکر!دس سال پہلے چکوال کے علاقے میں یونیورسٹی آف انجینئرنگ کا سب کیمپس بن چکا ہے جبکہ ہمارے علاقے پنڈ دادن خان میں منظور ہوا تھا تو منسٹر صاحب سے میری یہ بڑی humble request ہے کہ دس سال پہلے چکوال میں تو شروع بھی ہو گیا اور کام بھی کر رہا ہے تو ہمارے اوپر بھی عنایت کریں کیونکہ ہم لوگ بھی ترقی کرنا چاہتے ہیں اور ہمارے بچوں کے لئے بھی بڑی شدید ضرورت بنی ہوئی ہے کہ وہ بھی ایسے اداروں میں تعلیم حاصل کر سکیں۔

جناب سپیکر!ٹیچرز کی بھرتیاں رک چکی ہیں اور سب کو پتا ہے کہ فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے رکی ہیں۔ ٹیچرز کے بغیر سکولز کیسے چلیں گے تو میری بڑی humble request ہے کہ ان کے لئے فنڈز ضرور allocate کئے جائیں کیونکہ ٹیچرز ایک طرح سے سکولوں کے لئے ریڑھ کی ہڈی ہیں تو مہربانی کر کے ان کے لئے فنڈز ضرور allocate کریں تاکہ ٹیچرز کی بھرتیاں ہو سکیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! مختصر کریں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں کوشش کرتی ہوں۔ وہاں کے ڈی ایچ کیو ہسپتال کی حالت زار کا وہاں سے تعلق رکھنے والوں کو پتا ہے کہ وہاں پر ایک ہی ڈی ایچ کیو ہسپتال ہے جہاں پر کوئی سپیشلسٹ ہے، کوئی برن سنٹر ہے، ای این ٹی سپیشلسٹ ہے، کارڈیک سنٹر ہے، ایمرجنسی ہے اور نہ کڈنی سنٹر ہے اور تو اور وہاں کی ایمرجنسی میں بھی facilities نہیں ہیں تو میں بڑی humbly request کروں گی کہ وہاں کے لئے کچھ کیا جائے۔ دینہ بہت بڑی تحصیل ہے لیکن وہاں پر ٹی ایچ کیو ہسپتال نہیں ہے اور ہمیں وہاں پر ٹی ایچ کیو ہسپتال کی ضرورت ہے۔ اسی طرح نرسوں کی vacancies بہت short ہیں کیونکہ کچھ نرسیں UAE جا رہی ہیں اور کوئی سعودی عرب جا رہی ہیں تو ان کے لئے نرسنگ سکولز بنائے جائیں۔ بجٹ میں پیسے ہوں گے تو یہ سارے کام ہوں گے لہذا مہربانی کر کے اسے ضرور دیکھیں۔

جناب سپیکر! لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے بات کروں گی۔ پولیس والوں کے پاس جاؤ تو وہ کہتا ہے کہ ڈیزل کے لئے بھی پیسے نہیں ہیں لہذا آپ ڈیزل ڈلواؤ تو میں آپ کے ساتھ چلنے کو تیار ہوں۔ پولیس کو دیکھ کر ایسے لگتا ہے جیسے پہلے انکم سپورٹ پروگرام چل رہا ہے تو اب کرائم سپورٹ پروگرام چل رہا ہے کیونکہ پولیس نے جو حالات کر دیئے ہیں ان کا سب کو پتا ہے تو مہربانی کر کے ان کے لئے بھی کچھ نہ کچھ کیا جائے تاکہ ہمیں مسائل کا سامنا کرنے سے چھٹکارا ملے۔ جلالپور شریف سے کندوال نہر بننے کا مطالبہ انگریز کے وقت سے چل رہا ہے، میرا علاقہ بہت ہی ریموٹ ایریا ہے جہاں پر پانی کی شدید قلت ہے اور دن بدن پانی زیر زمین نیچے جا رہا ہے اور اس کا bed level کم ہو رہا ہے تو میری بڑی humble request ہے کہ ہمارے لئے یہ ضرور کیا جائے کیونکہ ہماری زمینیں بنجر ہوتی جا رہی ہیں جس کی وجہ سے وہاں پر زمیندار کے حالات بہت خراب ہیں کیونکہ چھوٹے زمیندار کے لئے ٹربائن لگوانا آسان نہیں ہے۔ چونکہ یہ ایک منصوبہ بنا ہوا ہے اگر اس پر عملدرآمد ہو جائے تو وہاں پر ہمارے لاکھوں لوگ خوشحال ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر! اتنے پیسے میٹرو بس پر لگ گئے اس میں سے اگر 1/4 بھی پنا پُل کے لئے لگا دیئے جاتے، ہمارے ضلع جہلم کا ایک کنارہ اس کے ساتھ effected ہے اور سی ایم ایچ جیسا ہسپتال اس کی وجہ سے effected ہے، اگر میں بتانے لگ جاؤں تو وہاں پر کافی سارے علاقے آ جاتے ہیں لیکن اگر وہاں پر پکا پُل بنا دیا جائے تو ہمارے حلقہ این اے۔63 کے 99 فیصد مسائل حل ہو جائیں گے۔ آخر میں پھر میری

humble request ہے کہ ہمیں بھی وہاں پر یہ سہولیات چاہئیں۔آپ مہربانی کر کے ہمارے لئے seriously کچھ سوچیں کیونکہ اگر ہماری حکومت کرے گی تو کسی کا نام ہوگا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! wind up کردیں۔

وزیر خزانہ /آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو تمام معزز ممبران اسمبلی کا بے حد مشکور ہوں جنہوں نے pre-budget discussion میں بھرپور حصہ لیا اور اپنی قیمتی آراء اور تجاویز سے آگاہ کیا۔ میں یہاں پر یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ بہت سے معزز ممبران اسمبلی اس بجٹ speech میں participate کرنا چاہتے ہیں مگر انتہائی معذرت کے ساتھ ہماری اپوزیشن کی وجہ سے ہمارے pre budget بحث کے دو دن ضائع ہوئے لیکن آپ کی مہربانی ہے کہ آج ممبران اسمبلی کو جمعہ کے دن اس وقت تک time دیا جس سے ممبران اسمبلی کی طرف سے ہمیں بھرپور تجاویز ملیں۔

جناب سپیکر! مختصراً میں بتانا چاہوں گا مگر اپوزیشن لیڈر یہاں پر موجود ہوتے تو بہتر تھا کیونکہ انہوں نے اپنی تقریر میں بات کی اور بہت سے ہمارے اپوزیشن کے معزز ممبران اسمبلی نے یہ کہا کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اجلاس کا وقت دس منٹ مزید بڑھایا جاتا ہے۔

وزیر خزانہ /آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جو بجٹ یہاں پر پیش کیا جاتا ہے اسے کلی طور پر بیوروکریسی پیش کرتی ہے مگر ایسی بات نہیں ہے۔ یہاں پر موجود معزز ممبران اسمبلی کو میں یہ بتانا چاہوں گا کہ ہماری ہی اس سے پچھلی گورنمنٹ تھی جس نے یہ روایت قائم کی کہ یہاں پر pre budget بحث کا آغاز اسمبلی کے floor پر کیا اور یہ ہمارے budget making کا process ہے کہ یہاں پر pre budget بحث میں ممبران اسمبلی جو یہاں سے مفید مشورے اگلے بجٹ کے حوالے سے پیش کرتے ہیں اور ہمیں یہاں پر مشورے ملتے ہیں۔ نئے معزز ممبران اسمبلی کو میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ ہماری باقاعدہ کمیٹیاں بنتی ہیں جن میں ہمارے منتخب نمائندے شامل ہوتے ہیں اور یہ بجٹ کا process چلتا رہتا ہے۔ بات یہ ہے کہ آخری وقت تک بجٹ کے حوالے سے تبدیلیاں لاتے رہتے ہیں اور یہ نہیں ہوتا کہ بجٹ totally بیوروکریسی کے اوپر یا سرکاری افسران کے اوپر چھوڑ دیا جائے کیونکہ عوامی بجٹ دینے کے لئے ضروری ہے کہ ہمارے یہاں پر موجود منتخب عوامی نمائندے ہیں اور انہیں پتا ہے کہ ان کے علاقوں اور اضلاع میں کیا مسائل ہیں تو اس حوالے سے ان ساری چیزوں کو

دیکھ کر بجٹ بنایا جاتا ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ بیوروکریسی کی مدد کے بغیر بجٹ نہیں بن سکتا تو وہ ہمارے ساتھ بجٹ سازی میں شامل ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف صوبہ بھر کے ترقیاتی کاموں میں بھرپور دلچسپی لیتے ہیں لہذا ان کی ترجیحات میں تعلیم کا فروغ، بنیادی ہیلتھ یونٹس کا قیام، امن وامان کی بہتری، زرعی پیداوار میں اضافہ، ریونیو ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن، انفارمیشن ٹیکنالوجی کا فروغ، صاف پانی کی فراہمی اور basic infrastructure کے لئے موجودہ سال کے بجٹ میں مناسب رقوم مختص کی گئی ہیں۔ محکمہ تعلیم کے بجٹ میں سابق سال کی نسبت 30 فیصد اضافہ کرتے ہوئے 41۔ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے، سکولوں میں missing facilities کی فراہمی کے لئے 7۔ارب 70 کروڑ روپے کے فنڈز جاری کر دیئے گئے ہیں جس سے موجودہ مالی سال میں پنجاب کے تمام گرلز سکولوں میں اور جنوبی پنجاب کے 11 اضلاع میں لڑکوں کے تمام سکولوں میں missing facilities کی فراہمی پر کام تیزی سے جاری ہے۔ علاوہ ازیں یہاں پر ہماری اپوزیشن کی معزز خاتون ممبر نے لیپ ٹاپ کے حوالے سے بات کی کہ 17۔ارب روپے لیپ ٹاپ کی مد میں خرچ کئے گئے تو میں یہاں پر بتانا چاہوں گا کہ 12-2011 میں لیپ ٹاپس سکیم شروع کی گئی۔ پہلے سال ہم نے ایک لاکھ دس ہزار لیپ ٹاپ خریدے جو تقریباً 4۔ارب روپے کی مالیت کے تھے۔ اس کے بعد 13-2012 میں پھر ایک لاکھ لیپ ٹاپ میرٹ پر پنجاب کی یونیورسٹیوں کے ہونہار طلباء کو دیئے گئے اور اس کی مد میں بھی 3۔ارب 80 کروڑ روپے خرچ ہوئے۔ اگر آپ دیکھیں تو 17۔ارب نہیں بلکہ تقریباً 7۔ارب اور کچھ کروڑ روپے لیپ ٹاپ کی مد میں اب تک خرچ کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! pre budget سیشن میں مختلف موضوعات پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ معزز ممبران اسمبلی نے نہ صرف اپنے حلقوں کے مسائل پر بات کی بلکہ ایسے شعبہ جات کی بھی نشاندہی کی جس میں بہتری لانے سے صوبے کا مجموعی معاشی اور سماجی ڈھانچہ مزید مضبوط ہو گا۔ میں یہاں پر یہ عرض کرتا چلوں کہ معزز ممبران کی مثبت تجاویز کو خصوصی توجہ دی جائے گی اور صوبے کے محاصل کو سامنے رکھتے ہوئے ان آراء پر عملدرآمد کرنے کی بھرپور کوشش کی جائے گی۔ زیادہ تر ممبران نے مندرجہ ذیل شعبہ جات کو ترجیح دینے پر زور دیا ہے، تعلیم اور صحت کے شعبہ جات میں مزید اصلاحات بشمول missing facilities کی فراہمی اور ان کے لئے ترجیحی بجٹ allocation، امن وامان اور پولیس کی کارکردگی میں بہتری اور اصلاحات، معزز ممبران کا ترقیاتی منصوبہ جات کی نشاندہی میں

مؤثر کردار، خواتین، اقلیت، کسان، خصوصی افراد اور مزدور دوستانہ پالیسی اور بجٹ کی فراہمی، صاف پانی کی فراہمی، سڑکوں کی تعمیر و مرمت اور farm to market roads کے لئے فنڈز کی فراہمی، فلائی اوورز، انڈر پاسز کی تعمیر، لڑکیوں اور لڑکوں کے فنی تعلیم کے اداروں کا قیام، ترقیاتی سکیموں کی بروقت تکمیل کے لئے مؤثر نظام کا قیام، ٹیکس وصولی کے نظام میں مزید اصلاحات شامل ہیں۔

جناب سپیکر! مختلف اضلاع میں ٹراما سنٹرز کا قیام موجودہ سال میں لایا جا رہا ہے تاکہ بڑے شہروں میں موجود ہسپتالوں میں مریضوں کو علاج کی بروقت سہولت میسر آسکے اور پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور پر دباؤ کم ہو سکے۔ علاوہ ازیں کارڈیالوجی انسٹیٹیوٹ وزیر آباد کی تکمیل کے لئے موجودہ سال میں 487 ملین روپے جاری کر دیئے گئے ہیں کیونکہ اس علاقے سے ہمارے بہت سارے ممبران اسمبلی کا concern تھا کہ وزیر آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کا کام شاید فنڈز کی وجہ سے رکا ہوا ہے۔ میں نے کہا کہ میں انہیں بتا دوں کہ 487 ملین روپے اب تک حکومت پنجاب نے اس کے لئے جاری کر دیئے ہیں اور اس کا کام بڑی تیزی سے شروع ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر! امن و امان کی صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے محکمہ پولیس اور جیلوں کی سکیورٹی میں مزید اضافہ اور اصلاح کے لئے ضمنی گرانٹ کا اجرا کیا گیا ہے جو کہ سکیورٹی کی موجودہ صورتحال میں بے حد ضروری تھا علاوہ ازیں یہاں پر ماڈل تھانوں کے حوالے سے اپوزیشن لیڈر نے اور ہمارے اپوزیشن کے کچھ دوستوں نے اور کچھ ہمارے حکومتی بنچوں سے معزز ممبران نے بات کی تو ان کو بتانا مقصود ہے کہ ساٹھ عدد نئے پولیس سٹیشن کا قیام کیا جا رہا ہے اس پر کام شروع ہو چکا ہے۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں اس وقت جس طرح کے ملکی حالات ہیں اس میں دہشت گردی ہمارے لئے بہت بڑا چیلنج بنی ہوئی ہے تو اس حوالے سے پنجاب میں دو عدد counter terrorism department بنائے گئے ہیں اس میں دو عدد building بھی اس کے لئے بنائی جا رہی ہیں جہاں پر counter terrorism department کا staff بیٹھے گا اس کے لئے بھی funds مختص کر دیئے گے ہیں۔

جناب سپیکر! زراعت کا شعبہ بھی ہماری حکومت کی اوّلین ترجیحات میں شامل ہے لہذا موجودہ بجٹ میں زراعت، آبپاشی اور Livestock کے شعبوں کی ترقی کے لئے 28۔ارب روپے سے زائد رقم مختص کی گئی ہے bio gas tubewell کے حوالے سے یہاں پر بات ہوئی تو اس کے لئے 8534 ملین روپے کا منصوبہ منظور کیا گیا ہے جس کے تحت 20 ہزار tube well بائیو گیس پر منتقل کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر! لوگوں کو صاف پانی کی فراہمی کے لئے 12-ارب روپے کی لاگت سے منصوبہ منظور کیا گیا ہے کیونکہ یہاں پر صاف پانی پینے کے حوالے سے بھی کافی ممبران کا concern تھا اور کافی ممبران نے اس پر بات کی۔ صاف پانی کے حوالے سے سکیم کے بارے میں بھی بتانا مقصود سمجھتا ہوں صاف پانی کے حوالے سے 12-ارب روپے کا منصوبہ منظور کیا گیا ہے جس کے تحت 1480 filtration plant پورے صوبے میں لگائے جائیں گے جس میں سے 5-ارب روپے خصوصی طور پر جنوبی پنجاب کے گیارہ اضلاع کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں water supply اور 200 sewerage سے زائد منصوبہ جات شروع کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! یہاں youth festival کے حوالے سے بات کی گئی ہے اس پر میں کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ملک کی اس وقت 70 فیصد آبادی نوجوانوں پر مشتمل ہے اور ہمیں اپنے نوجوانوں کو ایسی facilities دینی ہیں جیسے ہم تعلیم کے شعبہ میں دے رہے ہیں۔ اسی طرح sports اور اس سے related activates میں بھی اپنی youth، اور پاکستان میں کسی talent کی کمی نہیں ہے ہم اس talent کو سامنے لے کر آ رہے ہیں۔ یہاں پر یہ بھی کہا گیا کچھ ممبران کی جانب سے کہ شاید youth festival کو ہم نے directly Punjab میں یہاں پر لاہور میں start کیا ہے۔ آپ بھی اس چیز کے پوری طرح سے گواہ ہیں آپ کا تعلق ضلع راجن پور سے ہے جو کہ ہمارا ایک دور افتادہ ضلع ہے اور آپ نے اپنی constituency میں بھی دیکھا ہو گا کہ ہم نے یہ union council grass root level سے youth sports festival کا آغاز کیا اور اس میں ہم نے تمام کھیلوں اور تمام چیزوں کو جس سے ہمارے نوجوانوں کی صلاحیتیں ابھر کر سامنے آئیں تو اس حوالے سے union council level اور ضلع کی بنیاد پر کھیلوں کے مقابلہ جات کا انعقاد کیا گیا۔ اس کے بعد پھر پنجاب level پر اور April میں ہمارا international youth festival ہے جس میں تقریباً 30 سے زائد ممالک کی ٹیمیں یہاں پر شامل ہوں گی وہ یہاں پر تشریف لا رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اجلاس کا وقت دس منٹ اور بڑھایا جاتا ہے۔

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس میں ہمارے ملک پاکستان کا image ہے وہ softer image دنیا میں اس youth festival سے promote ہوا ہے۔ دوسرا ہمارے پاکستان کے نوجوانوں کا جو talent ہے وہ ابھر کر سامنے آتا ہے science اور technology سے related fields کے ہم اُن سے competition کراتے ہیں۔ Sports کے competition اور

Guinness Book of World Record ایکinternationalادارہ ہے اور اس کے parametersہیں جن کے مطابق دنیا میں بڑے بڑے ملکوں اورdeveloped countries کے لوگوں نے جوrecordsقائم کئے ہوئے ہیں اسی طرح پاکستان کے نوجوانوں نے بھی اس سال تقریباً40 کے قریبGuinness Book of World Recordsکے بین الاقوامیrecordsقائم کئے ہیں تو تمام محکمہ جات کا آڈٹ قاقاعدہAuditor General of Pakistanکرتا ہے جس کیreport Public Accounts Committeeمیں زیر بحث لائی جاتی ہے۔یہاں پر یہ بھی ہمارے معزز اپوزیشن کے ممبران کی جانب سے کہا جاتا رہا کہ شاید بہت سارے محکموں کا کوئیproper auditنہیں ہوتا اور وہاں پر شایدcorruptionبہت کی جاتی ہے تو اس حوالے سے یہ بھی بتانا ضروری تھا اور قائد حزب اختلاف نے بھی یہpoint raiseکیا تھا جبکہ وہ خودPublic Accounts Committeeچیئرمین بھی ہیں تو اگر وہ ہوتے تو میں ان کو یہ بتانا چاہتا تھا کہ تمام محکمہ جات کا باقاعدہAuditor General of Pakistanسے آڈٹ کروایا جاتا ہے اور اس کیreportsپھرPublic Accounts Committee میں زیر بحث لائی جاتی ہیں اورmisappropriationپر متعلقہ محکموں کے ذمہ دار اہلکاروں کے خلاف تادیبی کارروائی کی جاتی ہے۔ہماری حکومت نے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے اجلاس میں باقاعدگی پیدا کرتے ہوئے اس کے احکامات پر فوری عملدرآمد کا سلسلہ شروع کیا ہے تاکہ حکومتی اخراجات کا ضیاع روکا جا سکے۔

جناب سپیکر! یہاں پر ضمنی گرانٹ کے حوالے سے بات کی گئی، قائد حزب اختلاف نے بھی بات کی کہ ضمنی گرانٹ کو حکومت بہت زیادہ استعمال کرتی ہے تو اس پر میں بتانا چاہوں گا کہ جو ضمنی گرانٹسChief Minister officeکی ہیں باہر سے بہتdelegationآرہے ہیںforeignersآرہے ہیں،head of the stateآرہے ہیں اور اسی طرح بہت سے ممالک چائنا سے ترکی اور دیگر ممالک سے تشریف لا رہے ہیں تو ان کی جوhospitalityہے ان کے یہاںvisitپر جو اخراجات ہوتے ہیںdelegationچونکہunseen expenditureہوتا ہے تو ان کے اخراجات کے لئے ہمیں ضمنی گرانٹ کی ضرورت ہوتی ہے۔یہاں پر قائد حزب اختلاف نے ایکpoint raiseکیا تھا جو ہماراnon developmentکا بجٹ تھا اس میں جو ہم نےcutلگایا تھا اس حوالے سے میں یہ بتانا چاہوں گا کہ انہوں نے یہاں پر کہا کہ آپ نے بجٹ میں یہ کہا تھا کہ 30فیصد اور اب آپopening speechمیں15فیصد کہہ رہے ہیں چیف منسٹر ہاؤس کا جو بجٹ تھا اس میں 30فیصد کٹوتی کی گئی ہے اس سال کے لئے اور

جو باقی پنجاب کے ڈیپارٹمنٹس ہیں وہاں پر ہم 15فیصد اس میں کٹوتی کریں گے اسoverall کی figuresبھی ان کو دے دیتا ہوں کہ ہمارے جو2012-13 کےChief Minister officeکے اخراجات تھے وہ419.86ملین روپے تھے اور2013-14میں Chief Minister officeکے اخراجات کے لئے جوfundsمختص کئے گئے وہ199.9ملین ہیں جو کہ 30فیصد کمی کے ساتھ ہم نے پیش کئے تھے۔بجٹ میں ہماری حکومت نےtaxesکی وصولی کے لئے نظام میں اصلاح کرتے ہوئے صوبائی محاصل میں خاطر خواہ اضافہ کیا نا صرف غیر ترقیاتی اخراجات میں15فیصد کمی کی بلکہ وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ کے بجٹ میں مختلف اسامیوں کو بھی ختم کر کے اخراجات میں تیس فیصد کمی کی ہے۔ farm to market roads and infrastructure کی ترقی کے لئے موجودہ بجٹ کے اندر 4۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں اور اگلے سال اس مد میں مزید رقم مختص کی جائے گی جس میں flyovers and under passes منصوبوں کا بغور جائزہ لے کر انہیںconsiderکیا جائے گا۔

جناب سپیکر!میں آخر میں معزز ممبران اسمبلی کو یقین دلاتا ہوں کہ آئندہ مالی سال کے بجٹ اہداف کو ترتیب دیتے وقت قابل عمل اور مثبت تجاویز پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔pre budget sessionکو آئندہ سالوں میں آپ کے تعاون سے مزید مؤثر بنایا جائے گا۔بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(42)/2014/1060. Dated: 21st March, 2014. The following Order, made by the Acting Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Rana Muhammad Iqbal Khan,** Acting Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab with effect from 21st March 2014 (Friday) after the conclusion of the proceedings of the Assembly on that day.

Dated Lahore, the 20th March, 2014

RANA MUHAMMAD IQBAL KHAN
ACTING GOVERNOR OF THE PUNJAB"

INDEX

PAGE NO.

A

AAMIR SULTAN CHEEMA, CH.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Failure of LDA in achievement of its targets 672

question REGARDING-
-Incidents of wood theft in district Sargodha and other details *(Question No. 2356*)* 617
QUORUM-
-Indication of quorum of the House during session held on 19th March, 2014 892
AAMIR TALAL GOPANG, SARDAR
DISCUSSION
-Pre-Budget discussion for the year 2014-15 1156
ABDUL RAUF MUGHAL, MR.
DISCUSSION
-Pre-Budget discussion for the year 2014-15 1216
ABDUL RAZZAQ DHILLON, CH.
DISCUSSION
-Pre-Budget discussion for the year 2014-15 1206
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-ANXIETY AMONGST BS STUDENTS OF MURRAY COLLEGE SIALKOT DUE TO TUSSLE BETWEEN PUNJAB HIGHER EDUCATION DEPARTMENT AND REGISTRAR UNIVERSITY OF GUJRAT 681 760 877 672

-ANXIETY AMONGST FARMERS DUE TO LATE STARTING OF CRUSHING SEASON BY SUGAR MILLS OWNERS 764 1128

-CONTINUOUS INCREASE IN INCIDENTS OF KIDNAPPING AND CAR SNATCHING IN LAHORE 670 980

-CORRUPTION IN REGISTRY BRANCH RAVI TOWN, REVENUE DEPARTMENT 991

-Day by day increase in prices of edibles due to connivance of staff 672

PAGE NO.

of Food Authorities and other Government Institutions 1124
-Demand for getting the damaged roads of Northern Punjab repaired
by the contractor of Multan-Faisalabad Motorway
-Deprivation from required facilities of Sheikh Zayed Hospital due to 978
cutting half the budget thereof
-Disclosure of embezzlement in provision of computerized number
plates by Excise & Taxation Department 883
-Disclosure of heavy loss to Government due to ineligible employees
of Fodder Research Institute Sargodha 676
-Failure of LDA in achievement of its targets
-Heavy loss to Government by officers of Irrigation Department in 1122
the name of work charge recruitments
995
-Ignoring shifting of 267 dangerous factories by District Government
Lahore 679
-Illegal possession over shops of Unit No.30 of Auqaf Department
in Chak No.43 Sargodha by influential persons with connivance of 758
the department
-Increase in crimes due to non-consideration of DNA Test as 989
witness by Islamic Ideology Council
-Increase in deaths due to incidents of one wheeling due to negligence 762
of concerned department in Lahore
-Increase in fatal diseases due to non disposal of waste by Health 771
Department and hospital administration
-Increase in patients of Thalassemia due to non establishment of Bone 880
Marrow Transplant Centre in Children Hospital Lahore 1127
-Increase in problems of business community of Anarkali Lahore due
to carelessness of Government 759
-Issuance of development budget of four big cities to City Government 1125
Lahore under Big City Package
-Looting by private educational institutions due to carelessness
of Government Educational authorities 680
-Looting people by Eden Developers in the name of Eden Housing
Scheme Ferozpur Road Lahore 768
-Murder of one Maria d/o Abdul Hameed resident of Mozang Lahore
by her in-laws due to not bringing dowry 982
-Non-availability of Audiologists in Hospitals of the Punjab
-Non-availability of new syllabus to students of 8th class due to 756
stubbornness of Schools Education Department
-Openly sale of meat of ill cattle in Tollinton Market Lahore 1129
-Payment of more 20 million rupees for the land purchased for University of
Engineering and Technology Taxila due to mala fide intention of the 989
authority
-Possession over LDA City Housing Scheme by Estate Agents and 1123
capitalists and deprivation of middle class people of their rights 996

	PAGE NO.
-Problems faced by dealers and people due to shifting fruit & vegetable market from Lahore to Lakhodehr	
-Problems faced by medical students of the Punjab due to continuous increase in seats for medical students of Azad Kashmir	891
-Problems faced by passengers due to worst condition of Narowal-Muridkey Road	671
-Problems faced by patients due to non-availability of medicines in dispensaries and basic health units of Lahore	769
-Problems faced by patients due to shortage of ventilators in Government Hospitals of Lahore due to carelessness of Health Department	979
-Problems faced by people due to increase in water bills	674
-Problems faced by people for burial of dead bodies in the area from Chauburji to Yateem Khana Lahore due to non-availability of space in graveyards	1126
-Problems faced by students due to monopoly of Punjab Board of Technical Education Lahore	
-Problems faced by students due to non coordination between Punjab Education Department and District Education Offices	
-Restart of construction of sealed plaza at Mall Road Lahore without permission of Chief Secretary	
-Suspect about wastage of funds granted to District Councils for public awareness about Consumer Courts	
-Worst condition of women convicted in jails of the Punjab	
ADNAN FAREED, QAZI	
DISCUSSION	
-Pre-Budget discussion for the year 2014-15	1213
AGENDAS FOR THE SESSIONS HELD ON-	
-17th March, 2014	602
-18th March, 2014	691
-19th March, 2014	795
-20th March, 2014	914
-21st March, 2014	1078
AGRICULTURE DEPARTMENT-	
questions REGARDING-	
-Abolishment of Agricultural Market Committees of Lahore facing deficit and other details *(Question No. 2897*)*	725
-Action taken against market committees facing deficit in the province and other details *(Question No. 2815*)*	741
-Appointment of Director Marketing Agriculture Lahore and other details *(Question No. 2826*)*	720
-Details about agricultural machniery and equipment of Agriculture Department *(Question No. 2453*)*	738
-Details about Agricultural Market Committees in the Punjab facing	733

	PAGE NO.
deficit *(Question No. 1807*)*	
-Details about Chairman of Punjab Seed Corporation *(Question No. 2454*)*	740
-Details about completion of Greater Thal Canal Project in district Khushab *(Question No. 2638*)*	716
-Details about establishment of Fodder Market in Pakpattan Sharif *(Question No. 2125*)*	698
-Details about making waterlogged and damped land cultivatable in the province *(Question No. 1171*)*	705
-Details about pavement of water courses in district Kasur *(Question No. 2823*)*	723
-Details about steps taken for control over Citrus Scab Fungus for protection of fruits *(Question No. 3134*)*	727
-Details about steps taken for development of agriculture in district Kasur *(Question No. 1839*)*	734
-Details about water courses made for irrigating arid area of district Pakpattan *(Question No. 2200*)*	700
-Details of illegal vegetable market in district Kasur *(Question No. 1804*)*	708
-Details of offices constructed for Agriculture Officers in the province *(Question No. 2331*)*	711
-Details of reinstatement of 46 Supervisors of Agriculture Department *(Question No. 2083*)*	702
-Head office of Punjab Agriculture Research Board and other details *(Question No. 2282*)*	735
-Number of government and private shops in vegetable market Badami Bagh Lahore and other details *(Question No. 3170*)*	744
-Number of market committees in Gujranwala and other details *(Question No. 2862*)*	743
-Number of tractor factories in the province and other details *(Question No.2393*)*	737
-Offices of Agriculture Department in district Rawalpindi and other details *(Question No. 819*)*	729
-Paved water courses in PP-73, district Chiniot and other details *(Question No. 1731*)*	732
-Provision of bulldozers for levelling agricultural land in district Chiniot and other details *(Question No. 1730*)*	731
-Steps taken for development of agriculture in district Rawalpindi during last five years *(Question No. 820*)*	730
AHMAD ALI KHAN DRESHAK, MR.	
DISCUSSION	
-PRE-BUDGET DISCUSSION FOR THE YEAR 2014-15	1176
QUORUM-	689

PAGE NO.

-Indication of quorum of the House during session held on 17th March, 2014

AHMAD KARIM QASWAR LANGRIAL, MALIK *(Parliamentary Secretary for Planning & Development)*

Answers to the questions REGARDING-

-Approval of development projects of PP-152, Lahore and other details *(Question No. 672*)* 1083

-Details about sanction of development projects of Local Government of PP-152, Lahore *(Question No. 673*)* 1086

-Number of employees of IT Department in district Jhelum and other details *(Question No. 1165*)* 1090

-Offices of IT Department in district Gujranwala and other details *(Question No. 2033*)* 1099

-Projects of schools and higher education of Bahawalpur and other details *(Question No. 1772*)* 1094

-Sanction of schemes for local government Chakwal and other details *(Question No. 1049*)* 1089

-Sanction of water supply & sewerage for Gujranwala and other details *(Question No. 2252*)* 1104

-Sanction of water supply & sewerage for Lahore and other details *(Question No. 2034*)* 1103

-Sanction of water supply & sewerage projects of Chakwal and other details *(Question No. 1048*)* 1087

-Sanction of water supply & sewerage projects for PP-45, Mianwali and other details *(Question No. 1785*)* 1095

-Water supply and sewerage projects of Bahawalpur and other details *(Question No. 1771*)* 1092

AHMAD SHAH KHAGGA, MR.

DISCUSSION

-PRE-BUDGET DISCUSSION FOR THE YEAR 2014-15 1069

questions REGARDING- 698

-Details about establishment of Fodder Market in Pakpattan Sharif *(Question No. 2125*)* 856

-Details about provision of educational facilities upto matric level in the province according to the Constitution *(Question No. 1694*)* 700

-Details about water courses made for irrigating arid area of district Pakpattan *(Question No. 2200*)* 922

-Land of Revenue Department in district Pakpattan and other details *(Question No. 46*)* 939

-Number of villages victimized by flood in district Pakpattan

PAGE NO.

(Question No. 2128*) 778

Resolution REGARDING-

-DEMAND FOR PUBLICATION OF NOCS FROM THE AUTHORITIES WITH ADVERTISEMENTS OF PRIVATE HOUSING SCHEME FOR SAFETY OF THE PEOPLE

AHMED KHAN BHACHER, MR.

DISCUSSION

-PRE-BUDGET DISCUSSION FOR THE YEAR 2014-15 1157

questions REGARDING-

-Details about employees of Schools Education Department working in Civil Secretariat Lahore since long *(Question No. 1464*)* 849

-Sanction of local government projects for PP-45, Mianwali and other details *(Question No. 1786*)* 1120

-Sanction of water supply & sewerage projects for PP-45, Mianwali and other details *(Question No. 1785*)* 1094

AHMED SAEED, QAZI

question REGARDING-

-Details about allotment of land to landless and small farmers in district Rahim Yar Khan *(Question No. 2705*)* 963

AHMED YAR HUNJRA, MALIK

questions REGARDING-

-Number of Imam Masjid in Primary Schools of Muzaffargarh and other details *(Question No. 1746*)* 858

-Number of schools in district Muzaffargarh and other details *(Question No. 1745*)* 857

AKHTAR ALI, BAO

-Leave of absence 749

ALI ASGHAR MANDA, CH.*(Parliamentary Secretary for S & GAD)*

DISCUSSION

-PRE-BUDGET DISCUSSION FOR THE YEAR 2014-15 1189

ALI RAZA KHAN DRESHAK, SARDAR

DISCUSSION

-PRE-BUDGET DISCUSSION FOR THE YEAR 2014-15 1165

PAGE NO.

ALLAUDDIN, SHEIKH
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Increase in crimes due to non-consideration of DNA Test as witness by Islamic Ideology Council 676
-Payment of more 20 million rupees for the land purchased for University of Engineering and Technology Taxila due to mala fide intention of the authority 680
-Problems faced by dealers and people due to shifting fruit & vegetable market from Lahore to Lakhodehr 982
-Problems faced by medical students of the Punjab due to continuous increase in seats for medical students of Azad Kashmir 756
-Suspect about wastage of funds granted to District Councils for public awareness about Consumer Courts 674
DISCUSSION
1181
-PRE-BUDGET DISCUSSION FOR THE YEAR 2014-15
point of order REGARDING- 667
-VICTIMIZATION OF MOTOR VEHICLES OWNERS BY EXCISE AND TAXATION 870
Department
1113
PRIVILEGE MOTION regarding-
-Insulting blames upon MPA by Dr. Safdar Mehmood Columnist
1112
847
questions REGARDING-
-Details about sanction of education projects for PP-181, Kasur *(Question No. 683*)* 844
-Details about sanction of health projects for PP-181, Kasur *(Question No. 682*)*
-Details about upgraded schools in PP-181, Kasur *(Question No. 1451*)*
-Shortage of teachers in Government Primary School Poran district Okara *(Question No. 1347*)*
AMJAD ALI JAVAID, MR.
DISCUSSION
1170
-PRE-BUDGET DISCUSSION FOR THE YEAR 2014-15
PRIVILEGE MOTION regarding- 660
-ABUSING TO MPA BY EDO HEALTH TOBA TEK SINGH
ASHRAF ALI ANSARI, CH.

PAGE NO.

661

Call attention Notice REGARDING-

-DETAILS ABOUT ROBBERY IN HOUSE OF A LADY DOCTOR IN GUJRANWALA

642

743

questions REGARDING-

941

-Land of Forest Department in district Gujranwala and other details *(Question No. 2863*)*

1099

-Number of market committees in Gujranwala and other details *(Question No. 2862*)*

1102

-Number of offices of Revenue Department in district Gujranwala and other details *(Question No. 2864*)*

-Offices of IT Department in district Gujranwala and other details *(Question No. 2033*)*

-Sanction of water supply & sewerage for Gujranwala and other details *(Question No. 2034*)*

AWAIS QASIM KHAN, MR.

question REGARDING-

962

-LAND OF REVENUE DEPARTMENT IN DISTRICT NAROWAL AND OTHER DETAILS *(QUESTION NO. 2240*)*

785

Resolution REGARDING-

-Demand for issuance of Blue Passports to MPAs like MNAs

AYESHA JAVED, MRS.

question REGARDING-

-Details about embezzlements in heads of registries and stamp papers in towns of Lahore *(Question No. 348*)*

959

AZAD ALI TABASSUM, MR.

Call attention Notice REGARDING-

972

-ARREST OF ACCUSED PERSON OF SEXUAL ASSAULT IN DISTRICT NANKANA SAHIB AND OTHER DETAILS

1072

DISCUSSION

-Pre-Budget discussion for the year 2014-15

PAGE NO.

AZMA ZAHID BUKHARI, MRS.

questions REGARDING-

-Appointment of Director Marketing Agriculture Lahore and other details *(Question No. 2826*)* 720

-Number of Tehsildars and Naib Tehsildars in the province and other details *(Question No. 2912*)* 948

B

BILL-

-The Punjab Reproductive, Maternal, Neo-natal and Child Health Authority Bill, 2014 *(Considered and passed by the House)* 999-1006

C

Call attention Notices REGARDING-

-ARREST OF ACCUSED PERSON OF SEXUAL ASSAULT IN DISTRICT NANKANA SAHIB AND OTHER DETAILS 972

-DETAILS ABOUT KIDNAP FOR RANSOM AND RAPE OF 20 WOMEN IN DERA GHAZI KHAN 663

-DETAILS ABOUT ROBBERY IN HOUSE OF A LADY DOCTOR IN GUJRANWALA 661

-Robbery in sugar mill in Kot Radha Kishan Kasur and other details 973

CHIEF MINISTER OF THE PUNJAB

-SEE UNDER MUHAMMAD SHAHBAZ SHARIF, MIAN

D

DISCUSSION

-Pre-Budget discussion for the year 2014-15 682, 898, 1006, 1134

E

EHSAN RIAZ FATYANA, MR.

questions REGARDING-

-Areas victimized by flood in district Faisalabad and other details 964

PAGE NO.

(*Question No. 2924**)
-State land in district Toba Tek Singh and other details (*Question No. 3105**) 966
EXTENSION IN PERIOD FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Privilege Motion Nos.6, 7, 11, 12 and 13 of 2013 968

f

FAISAL FAROOQ CHEEMA, CH.
question REGARDING-
-Details about illegal possession over land of Forestry Department district Sargodha (*Question No. 3229**) 654
FAIZA AHMED MALIK, MRS.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Problems faced by people due to increase in water bills 996
questions REGARDING-
-Number of government and private shops in vegetable market Badami Bagh Lahore and other details (*Question No. 3170**) 744
-Number of students in Government High School 5/82-L Katorwala district Sahiwal and other details (*Question No. 1079**) 840
-Registration of Leads School System Lahore and other details (*Question No. 649**) 816
FAIZAN KHALID VIRK, MR.
DISCUSSION
-PRE-BUDGET DISCUSSION FOR THE YEAR 2014-15 1214
questions REGARDING-
-Details about vacating state land from possession mafia in district Sheikhupura (*Question No. 329**) 924
-Sale of forged stamp papers in district Sheikhupura and other details (*Question No. 330**) 927
FARHANA AFZAL, MRS.
DISCUSSION
-PRE-BUDGET DISCUSSION FOR THE YEAR 2014-15 1060
question REGARDING-
-Details about steps taken for control over Citrus Scab Fungus for protection of fruits (*Question No. 3134**) 727
FARRUKH JAVED, DR. (*Minister for Agriculture*)

	PAGE NO.
Answers to the questions REGARDING-	725
-Abolishment of Agricultural Market Committees of Lahore facing deficit and other details *(Question No. 2897*)*	741
-Action taken against market committees facing deficit in the province and other details *(Question No. 2815*)*	721
-Appointment of Director Marketing Agriculture Lahore and other details *(Question No. 2826*)*	738
-Details about agricultural machniery and equipment of Agriculture Department *(Question No. 2453*)*	733
-Details about Agricultural Market Committees in the Punjab facing deficit *(Question No. 1807*)*	740
-Details about Chairman of Punjab Seed Corporation *(Question No. 2454*)*	717
-Details about completion of Greater Thal Canal Project in district Khushab *(Question No. 2638*)*	698
-Details about establishment of Fodder Market in Pakpattan Sharif *(Question No. 2125*)*	705
-Details about making waterlogged and damped land cultivatable in the province *(Question No. 1171*)*	723
-Details about pavement of water courses in district Kasur *(Question No. 2823*)*	727
-Details about steps taken for control over Citrus Scab Fungus for protection of fruits *(Question No. 3134*)*	734
-Details about steps taken for development of agriculture in district Kasur *(Question No. 1839*)*	701
-Details about water courses made for irrigating arid area of district Pakpattan *(Question No. 2200*)*	709
-Details of illegal vegetable market in district Kasur *(Question No. 1804*)*	712
-Details of offices constructed for Agriculture Officers in the province *(Question No. 2331*)*	702
-Details of reinstatement of 46 Supervisors of Agriculture Department *(Question No. 2083*)*	736
-Head office of Punjab Agriculture Research Board and other details *(Question No. 2282*)*	745
-Number of government and private shops in vegetable market Badami Bagh Lahore and other details *(Question No. 3170*)*	744
-Number of market committees in Gujranwala and other details *(Question No. 2862*)*	738
-Number of tractor factories in the province and other details *(Question No.2393*)*	729
-Offices of Agriculture Department in district Rawalpindi and other details *(Question No. 819*)*	732

PAGE NO.

-Paved water courses in PP-73, district Chiniot and other details *(Question No. 1731*)* 731
-Provision of bulldozers for levelling agricultural land in district Chiniot and other details *(Question No. 1730*)* 730
-Steps taken for development of agriculture in district Rawalpindi during last five years *(Question No. 820*)*

FARZANA NAZIR, DR.

DISCUSSION

-PRE-BUDGET DISCUSSION FOR THE YEAR 2014-15 1199

FORESTRY, WILDLIFE & FISHERIES DEPARTMENT-

questions REGARDING- 610

-Area of forests in district Jhelum and other details *(Question No. 1226*)* 650
-Area of Lahore Zoo and other details *(Question No. 1271*)*
-Details about cases of wood theft and plantation in district Lahore *(Question No. 3264*)* 656
-Details about completion of Wildlife Park district Okara *(Question No. 3195*)* 653
-Details about illegal possession over land of Forestry Department district Sargodha *(Question No. 3229*)* 654
-Details about legislation about declaring the act of confinment of birds into cages as a crime *(Question No. 2449*)* 634
-Details about peacocks and pheasants died in Zoo Safari Park and Lahore Zoo *(Question No. 2569*)* 639
-Details about plantation at road banks in tehsil Daska *(Question No. 1902*)* 651
-Details about plantation campaign in PP-130, Daska *(Question No. 1901*)* 650
-Details about theft of 75 thousand trees in Multan Circle *(Question No. 2471*)* 635
654
-Forests in the province and other details *(Question No. 3263*)*
-Incidents of wood theft in district Kasur and other details *(Question No. 2357*)* 621
-Incidents of wood theft in district Rawalpindi and other details *(Question No. 2362*)* 624
-Incidents of wood theft in district Sargodha and other details *(Question No. 2356*)* 617
-Land of Forest Department in district Gujranwala and other details *(Question No. 2863*)* 642
-Land of Forestry Department in district Gujrat and other details *(Question No. 3162*)* 651
-Number of accused persons arrested in cases of wood theft in Rawalpindi and other details *(Question No. 2378*)* 629

PAGE NO.

-Number of employees of Fishries Department in district Vehari and other details *(Question No. 741*)* 608
-Number of employees of Forestry, Wildlife and Fishries Department in district Faisalabad and other details *(Question No. 1828*)* 614
-Number of forests in the province and other details *(Question No. 2975*)* 646

FOZIA AYUB QURESHI, MRS.
-Leave of absence 749

questions REGARDING-
-Projects of schools and higher education of Bahawalpur and other details *(Question No. 1772*)* 1093
-Water supply and sewerage projects of Bahawalpur and other details *(Question No. 1771*)* 1092

G

GULNAZ SHAHZADI , MRS.
DISCUSSION
-PRE-BUDGET DISCUSSION FOR THE YEAR 2014-15 1208

h

HAIDER MEHDI, NAWABZADA *(Parliamentary Secretary for Management & Professional Development)*
DISCUSSION
-PRE-BUDGET DISCUSSION FOR THE YEAR 2014-15 1211

HASEENA BEGUM, MRS.
-Leave of absence 750

HINA PERVAIZ BUTT, MS.
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Day by day increase in prices of edibles due to connivance of staff of Food Authorities and other Government Institutions 764
-Looting by private educational institutions due to carelessness of Government Educational authorities 762
DISCUSSION
-PRE-BUDGET DISCUSSION FOR THE YEAR 2014-15 1191

questions REGARDING- 656
-Details about cases of wood theft and plantation in district Lahore *(Question No. 3264*)* 937

PAGE NO.

-Details about computerization of land record in the province (*Question No. 1652**) 834
-Details about expenditures incurred upon repair and construction of schools in Lahore (*Question No. 867**) 654
-Forests in the province and other details (*Question No. 3263**)

HUSSAIN JAHANIA GARDEZI, SYED

EXTENSION IN PERIOD FOR SUBMISSION OF REPORT regarding- 968

-PRIVILEGE MOTION NOS.6, 7, 11, 12 AND 13 OF 2013 968

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-

-Privilege Motion No.10 of 2013

I

Iftikhar Hussain Chhachhar, Chaudry

DISCUSSION 1221

-Pre-Budget discussion for the year 2014-15

IHSAN UL HAQ BAJWA, MR.

DISCUSSION

-Pre-Budget discussion for the year 2014-15 1163

IJAZ AHMAD, SHEIKH

DISCUSSION

-Pre-Budget discussion for the year 2014-15 898

IJAZ KHAN, MR.

questions REGARDING-

-Area of Government M.U Muslim High School 97 R.B Johal, Faisalabad and other details (*Question No. 516**) 805
-Offices of Agriculture Department in district Rawalpindi and other details (*Question No. 819**) 729
-Steps taken for development of agriculture in district Rawalpindi during last five years (*Question No. 820**) 730

IRFAN DAULTANA, MIAN

DISCUSSION

-Pre-Budget discussion for the year 2014-15 1143

J

JAVED AKHTAR, MR.

-Leave of absence 746

questionS REGARDING-

PAGE NO.

-Details about teachers posted in Schools Education Department Civil Secretariat Lahore *(Question No. 1469*)* 850
-Number of schools and vacant posts of teachers in schools of district Okara *(Question No. 1560*)* 854
-Sanction of housing schemes for PP-195, Multan and other details *(Question No. 686*)* 1114
-Sanction of projects of local government for PP-195, Multan and other details *(Question No. 687*)* 1114

K

KANEEZ AKHTAR, MRS.
-Leave of absence 746
KANJI RAM, MR.
DISCUSSION
-Pre-Budget discussion for the year 2014-15 1223
KASHIF ALI CHISHTY, PIR

questionS REGARDING-
-Details about allocation of budget for projects in the province and utilization thereof *(Question No. 664*)* 1106
-Sanction of education projects for PP-231, Pakpattan and other details *(Question No. 728*)* 1117
KHALID GHANI CHAUDHRY, MR
DISCUSSION
-Pre-Budget discussion for the year 2014-15 1065
KHALID MEHMOOD SARGANA, MEHR

questions REGARDING-
-Details about projects of schools and higher education in Jhang *(Question No. 1773*)* 1119
-Number of teachers in Government Girls High School Moza Noon district Sheikhupura *(Question No. 1787*)* 859
-Sanction of health projects for district Jhang and other details *(Question No. 1774*)* 1119
KHAN MUHAMMAD JAHANZAIB KHAN KHICHI, MR.
DISCUSSION
-Pre-Budget discussion for the year 2014-15 1209
KHURAM SHAHZAD, MR.
DISCUSSION
-PRE-BUDGET DISCUSSION FOR THE YEAR 2014-15 1178
KHURRAM JAHANGIR WATTOO, MIAN

PAGE NO.

question REGARDING- 653
-Details about completion of Wildlife Park district Okara *(Question No. 3195*)*

L

LEADER OF THE OPPOSITION
-See under Mehmood-ur-Rasheed, Mian
LEAVE OF ABSENCE OF-
-Akhtar Ali, Bao 749
-Fozia Ayub Qureshi, Mrs. 749
-Haseena Begum, Mrs. 750
-Javed Akhtar, Mr. 746
-Kaneez Akhtar, Mrs. 746
-Madiha Khan, Mrs. 748
-Muhammad Rafique, Mian 747
-Muhammad Saqib Khurshid, Mr. 746
-Muhammad Umar Jaffar, Mr. 748
-Muhammad Yousaf Kaselyia, Chaudhary 747
-Ramesh Singh Arora, Mr. 748
-Sultana Shaheen, Mrs. 749, 750
-Tahir Shabbir, Rana 750
LUBNA REHAN, MRS.

questions REGARDING-
-Details about establishment of I.T Laboratories in middle schools of the province *(Question No. 1284*)* 844
-Details about formation of rules and procedure for private educational institutions of the province *(Question No. 1283*)* 842

M

MADIHA KHAN, MRS.
-Leave of absence 748
MANAN KHAN, MR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Problems faced by passengers due to worst condition of Narowal-Muridkey Road 1129
DISCUSSION
-Pre-Budget discussion for the year 2014-15 1219
MASHHOOD AHMAD KHAN, RANA *(Minister for Schools Education Additional Charge of Higher Education, Youth Affairs, Sports, Archeology, Tourism)*

PAGE NO.

Answers to the questions REGARDING- 806

-Area of Government M.U Muslim High School 97 R.B Johal, Faisalabad and other details *(Question No. 516*)* 841

-Details about condition of school buildings of district Jhelum *(Question No. 1087*)* 846

-Details about construction of hall in Government Boys High School Raiwind Lahore *(Question No. 1375*)* 845

-Details about construction of two more rooms in Faiz ul Islam High School No.2, Rawalpindi *(Question No. 1374*)* 849

-Details about employees of Schools Education Department working in Civil Secretariat Lahore since long *(Question No. 1464*)* 844

-Details about establishment of I.T Laboratories in middle schools of the province *(Question No. 1284*)* 835

-Details about expenditures incurred upon repair and construction of schools in Lahore *(Question No. 867*)* 843

-Details about formation of rules and procedure for private educational institutions of the province *(Question No. 1283*)* 852

-Details about handing over Government Schools to NGOs in Lahore *(Question No. 1501*)* 852

-Details about missing facilities in schools of district Okara *(Question No. 1541*)* 823

-Details about problems of Government Girls Primary School Maliar district Jhelum *(Question No. 654*)* 838

-Details about problems of Government Girls High School Kalar Syedan, district Rawalpindi *(Question No. 1062*)* 837

-Details about problems of Government High School (Boys) Faisalabad *(Question No. 1018*)* 857

-Details about provision of educational facilities upto matric level in the province according to the Constitution *(Question No. 1694*)* 850

-Details about teachers posted in Schools Education Department Civil Secretariat Lahore *(Question No. 1469*)* 810

-Details about upgradation of schools in district Rawalpindi *(Question No. 621*)* 848

-Details about upgraded schools in PP-181, Kasur *(Question No. 1451*)* 842

-Dilapidation of building of Government Girls Middle School Mandiala Warraich district Gujranwala and other details *(Question No. 1130*)* 828

-Funds provided for construction of school building in PP-69, Faisalabad *(Question No. 691*)* 855

-Missing facilities in schools of tehsil Chobara district Layyah and other details *(Question No. 1642*)* 848

-Number of employees working on deputation in Punjab Civil Secretariat Lahore and other details *(Question No. 1462*)* 859

-Number of Imam Masjid in Primary Schools of Muzaffargarh 851

PAGE NO.

and other details *(Question No. 1746*)*
-Number of private schools in PP-145, Lahore and other details *(Question No. 1496*)* 854
-Number of schools and vacant posts of teachers in schools of district Okara *(Question No. 1560*)* 847
-Number of schools in Daska, Sialkot and other details *(Question No. 1440*)* 858
-Number of schools in district Muzaffargarh and other details *(Question No. 1745*)* 840
-Number of students in Government High School 5/82-L Katorwala district Sahiwal and other details *(Question No. 1079*)* 839
-Number of teachers and class IV emplyees of Government Girls High School 69/R.B Jarranwala, Faisalabad and other details *(Question No. 1064*)* 859
-Number of teachers in Government Girls High School Moza Noon district Sheikhupura *(Question No. 1787*)* 802
-Performance of Monitoring Cell of Education Department in Lahore *(Question No. 403*)* 816
-Registration of Leads School System Lahore and other details *(Question No. 649*)* 845
-Shortage of teachers in Government Primary School Poran district Okara *(Question No. 1347*)* 853
-Shortage of teachers in schools of district Okara and other details *(Question No. 1542*)*

MAZHAR ABBAS RAN, MALIK
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Demand for getting the damaged roads of Northern Punjab repaired by the contractor of Multan-Faisalabad Motorway 1128
DISCUSSION
-Pre-Budget discussion for the year 2014-15 1196

MEHDI ABBAS KHAN, MR.
DISCUSSION
-Pre-Budget discussion for the year 2014-15 1220

MEHMOOD-UR-RASHEED, MIAN *(Leader of the Opposition)*
BILL *(Discussed)*-
-The Punjab Reproductive, Maternal, Neo-natal and Child Health 1000
AUTHORITY BILL, 2014
DISCUSSION 1010
-PRE-BUDGET DISCUSSION FOR THE YEAR 2014-15 695, 785
points of order REGARDING- 606

PAGE NO.

-DAY BY DAY INCREASE IN HEINOUS CRIMES IN THE PROVINCE 784

-Demand for including MPAs of the Opposition in the Committee on making Southern Punjab a separate province

Resolution REGARDING-

-Demand for better arrangements of security at public places

MINISTER FOR AGRICULTURE

-See under Farrukh Javed, Dr.

MINISTER FOR FINANCE

-See under Mujtuba Shuja-ur-Rehman, Mian

MINISTER FOR FORESTRY, WILDLIFE & FISHERIES

-See under Muhammad Asif Malik, Mr.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT ADDITIONAL CHARGE OF LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS

-See under Sana Ullah Khan, Rana

MINISTER FOR SCHOOLS EDUCATION ADDITIONAL CHARGE OF HIGHER EDUCATION, YOUTH AFFAIRS, SPORTS, ARCHEOLOGY, TOURISM

-See under Mashhood Ahmad Khan, Rana

MOTION regarding-

-Suspension of rules for presentation of a resolution 998

MUHAMMAD AFZAL, DR.

question REGARDING-

-Matter about starting water supply in Cholistan, Bahawalpur *(Question No. 781*)* 1118

MUHAMMAD AHMAD KHAN, MALIK

DISCUSSION

-Pre-Budget discussion for the year 2014-15 1186

MUHAMMAD AKRAM, CHODHARY

DISCUSSION

-Pre-Budget discussion for the year 2014-15 1215

MUHAMMAD ANEES QURESHI, MR.

question REGARDING-

-Details of offices constructed for Agriculture Officers in the province *(Question No. 2331*)* 711

MUHAMMAD ARIF ABBASI, MR.

DISCUSSION

PAGE NO.

-PRE-BUDGET DISCUSSION FOR THE YEAR 2014-15 1152

questions REGARDING- 852

-Details about missing facilities in schools of district Okara *(Question No. 1541*)* 624

-Incidents of wood theft in district Rawalpindi and other details *(Question No. 2362*)* 629

-Number of accused persons arrested in cases of wood theft in Rawalpindi and other details *(Question No. 2378*)* 853

-Shortage of teachers in schools of district Okara and other details *(Question No. 1542*)*

MUHAMMAD ARSHAD, RANA *(Parliamentary Seceretary for Information & Culture)*

DISCUSSION

-Pre-Budget discussion for the year 2014-15 901

MUHAMMAD ARSHAD KHAN LODHI, MR.

DISCUSSION

-Pre-Budget discussion for the year 2014-15 1202

MUHAMMAD ARSHAD MALIK, ADVOCATE, MR.

DISCUSSION

-Pre-Budget discussion for the year 2014-15 1210

MUHAMMAD ASHRAF, CH.

DISCUSSION

-Pre-Budget discussion for the year 2014-15 1218

MUHAMMAD ASIF BAJWA, ADVOCATE, MR.

questions REGARDING-

-Details about plantation at road banks in tehsil Daska *(Question No. 1902*)* 651

-Details about plantation campaign in PP-130, Daska *(Question No. 1901*)* 650

-Number of schools in Daska, Sialkot and other details *(Question No. 1440*)* 846

MUHAMMAD ASIF MALIK, MR. *(Minister for Forestry, Wildlife & Fisheries)*

Answers to the questions REGARDING- 611

-Area of forests in district Jhelum and other details *(Question No. 1226*)* 650

-Area of Lahore Zoo and other details *(Question No. 1271*)*

-Details about cases of wood theft and plantation in district Lahore *(Question No. 3264*)* 656

-Details about completion of Wildlife Park district Okara *(Question 653

PAGE

NO.

No. 3195)*
-Details about illegal possession over land of Forestry Department district Sargodha *(Question No. 3229*)* 654
-Details about legislation about declaring the act of confinment of birds into cages as a crime *(Question No. 2449*)* 634
-Details about peacocks and pheasants died in Zoo Safari Park and Lahore Zoo *(Question No. 2569*)* 639
-Details about plantation at road banks in tehsil Daska *(Question No. 1902*)* 651
-Details about plantation campaign in PP-130, Daska *(Question No. 1901*)* 651
-Details about theft of 75 thousand trees in Multan Circle *(Question No. 2471*)* 636
-Forests in the province and other details *(Question No. 3263*)* 655
-Incidents of wood theft in district Kasur and other details *(Question No. 2357*)* 622
-Incidents of wood theft in district Rawalpindi and other details *(Question No. 2362*)* 624
-Incidents of wood theft in district Sargodha and other details *(Question No. 2356*)* 617
-Land of Forest Department in district Gujranwala and other details *(Question No. 2863*)* 642
-Land of Forestry Department in district Gujrat and other details *(Question No. 3162*)* 652
-Number of accused persons arrested in cases of wood theft in Rawalpindi and other details *(Question No. 2378*)* 630
-Number of employees of Fishries Department in district Vehari and other details *(Question No. 741*)* 608
-Number of employees of Forestry, Wildlife and Fishries Department in district Faisalabad and other details *(Question No. 1828*)* 614
-Number of forests in the province and other details *(Question No. 2975*)* 646

MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN
DISCUSSION
-Pre-Budget discussion for the year 2014-15 1023

MUHAMMAD ILYAS CHINIOTI, AL HAJ
DISCUSSION
-PRE-BUDGET DISCUSSION FOR THE YEAR 2014-15 1172

questions REGARDING-
-Paved water courses in PP-73, district Chiniot and other details *(Question No. 1731*)* 732
-Provision of bulldozers for levelling agricultural land in district 731

PAGE NO.

Chiniot and other details *(Question No. 1730*)*

MUHAMMAD ISLAM ASLAM, MIAN

DISCUSSION

-Pre-Budget discussion for the year 2014-15 1204

MUHAMMAD JAMAL KHAN LAGHARI, SARDAR

Call attention Notice REGARDING-

-DETAILS ABOUT KIDNAP FOR RANSOM AND RAPE OF 20 WOMEN IN DERA GHAZI KHAN 663

MUHAMMAD KHAN, MR.

-Oath of office 799

MUHAMMAD RAFIQUE, MIAN

-Leave of absence 747

DISCUSSION

-Pre-Budget discussion for the year 2014-15 1160

MUHAMMAD SAQIB KHURSHID, MR.

-Leave of absence 746

MUHAMMAD SHAHBAZ SHARIF, MIAN *(Chief Minister of the Punjab)*

Answers to the questions REGARDING-

-Areas victimized by flood in district Faisalabad and other details *(Question No. 2924*)* 965

-Details about allocation of budget for projects in the province and utilization thereof *(Question No. 664*)* 1107

-Details about allotment of agricultural land to military officers in Bahawalpur, Bahawalnagar and Rahim Yar Khan *(Question No. 698*)* 960

-Details about allotment of land to landless and small farmers in district Rahim Yar Khan *(Question No. 2705*)* 964

-Details about embezzlements in heads of registries and stamp papers in towns of Lahore *(Question No. 348*)* 959

-Details about illegal possession over land of Revenue Department in district Layyah *(Question No. 1637*)* 962

-Details about projects for development of education in Cholistan, Bahawalpur *(Question No. 132*)* 1105

-Details about projects of schools and higher education in Jhang *(Question No. 1773*)* 1119

-Details about sanction of education projects for PP-181, Kasur *(Question No. 683*)* 1113

-Details about sanction of health projects for PP-181, Kasur *(Question No. 682*)* 1113

	PAGE NO.
-Details about sanction of health projects for PP-144, Lahore *(Question No. 2251*)*	1121
-Details about sanction of health projects for PP-194, Multan *(Question No. 676*)*	1109
-Details about sanction of projects of local government and irrigation for PP-180, Kasur *(Question No. 679*)*	1110
-Details about sanction of projects of local government for PP-8, Rawalpindi *(Question No. 726*)*	1117
-Details about sanction of projects of local government PP-194, Multan *(Question No. 675*)*	1108
-Details about sanction of schemes of housing and livestock in PP-180, Kasur *(Question No. 680*)*	1111
-Details about vacation of state land from land mafia in district Layyah *(Question No. 1636*)*	961
-Establishment of Cholistan Development Authority and other details *(Question No. 134*)*	957
-Land of Revenue Department in district Narowal and other details *(Question No. 2240*)*	963
-Matter about starting water supply in Cholistan, Bahawalpur *(Question No. 781*)*	1118
-Sanction of education projects for PP-231, Pakpattan and other details *(Question No. 728*)*	1118
-Sanction of health projects for district Jhang and other details *(Question No. 1774*)*	1120
-Sanction of higher education projects for Lahore and other details *(Question No. 2253*)*	1122
-Sanction of housing schemes for PP-195, Multan and other details *(Question No. 686*)*	1114
-Sanction of local government projects for PP-45, Mianwali and other details *(Question No. 1786*)*	1120
-Sanction of projects of health and education for PP-8, Rawalpindi *(Question No. 725*)*	1116
-Sanction of projects of local government for PP-195, Multan and other details *(Question No. 687*)*	1115
-State land in district Toba Tek Singh and other details *(Question No. 3105*)*	967
MUHAMMAD SIBTAIN RAZA, SYED.	
DISCUSSION	
-Pre-Budget discussion for the year 2014-15	906, 1140
MUHAMMAD SIDDIQUE KHAN, MR.	
DISCUSSION	
-Pre-Budget discussion for the year 2014-15	1137
MUHAMMAD TAUFEEQ BUTT, MR.	
DISCUSSION	

PAGE NO.

-PRE-BUDGET DISCUSSION FOR THE YEAR 2014-15 1174

MUHAMMAD UMAR JAFFAR, MR.
-Leave of absence 748

MUHAMMAD WARIS KALLU, MALIK
DISCUSSION
-PRE-BUDGET DISCUSSION FOR THE YEAR 2014-15 1180

MUHAMMAD YOUSAF KASELYIA, CHAUDHARY
-Leave of absence 747

MUJTUBA SHUJA-UR-REHMAN, MIAN *(Minister for Finance)*
DISCUSSION
-Pre-Budget discussion for the year 2014-15 683, 1227

MUNAWAR HUSSAIN, RANA ALIAS RANA MUNAWAR GHOUS KHAN
DISCUSSION
-Pre-Budget discussion for the year 2014-15 910, 1007

MURAD RAAS, DR.
DISCUSSION
-PRE-BUDGET DISCUSSION FOR THE YEAR 2014-15 1042

point of order REGARDING- 969

-PROVISION OF CORRECT ANSWER TO QUESTION NO.524 LAID IN THE HOUSE 1082

ON 12TH MARCH, 2014 1085

questions REGARDING-
-Approval of development projects of PP-152, Lahore and other details *(Question No. 672*)*
-Details about sanction of development projects of Local Government of PP-152, Lahore *(Question No. 673*)*

PAGE NO.

N

Naat-e-Rasool-e-MaqbooL (saw) Presented in the House in sessions held on-
-17th March, 2014 605
-18th March, 2014 694
-19th March, 2014 798
-20th March, 2014 917
-21st March, 2014 1081

NABILA HAKIM ALI KHAN, MS.
Call attention Notice REGARDING-
-Robbery in sugar mill in Kot Radha Kishan Kasur and other details 973
DISCUSSION
-Pre-Budget discussion for the year 2014-15 1145

NABIRA INDLEEB, MRS.
DISCUSSION
-PRE-BUDGET DISCUSSION FOR THE YEAR 2014-15 **1184**

NAHEED NAEEM, MRS.
DISCUSSION
-PRE-BUDGET DISCUSSION FOR THE YEAR 2014-15 **1074**
question REGARDING-
-Dilapidation of building of Government Girls Middle School Mandiala Warraich district Gujranwala and other details *(Question No. 1130*)* **842**

NAJMA AFZAL KHAN, DR.
DISCUSSION
-Pre-Budget discussion for the year 2014-15 903

NAJMA BEGUM, MRS.
DISCUSSION
-PRE-BUDGET DISCUSSION FOR THE YEAR 2014-15 1169

PAGE NO.

NASEER AHMAD, MIAN.

questions REGARDING-

-Details about Tamandari System in the province *(Question No. 64*)* 923

-Difference between measurement of one marla land in Lahore and other cities of the province *(Question No. 24*)* 918

NAUSHEEN HAMID, DR.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

672

-CORRUPTION IN REGISTRY BRANCH RAVI TOWN, REVENUE DEPARTMENT 1066

DISCUSSION

-PRE-BUDGET DISCUSSION FOR THE YEAR 2014-15 733

846

questions REGARDING-

-Details about Agricultural Market Committees in the Punjab facing deficit *(Question No. 1807*)* 845

-Details about construction of hall in Government Boys High School Raiwind Lahore *(Question No. 1375*)* 708

-Details about construction of two more rooms in Faiz ul Islam High School No.2, Rawalpindi *(Question No. 1374*)* 1103

-Details of illegal vegetable market in district Kasur *(Question No. 1804*)*

-Sanction of water supply & sewerage for Gujranwala and other details *(Question No. 2252*)*

NAZAR HUSSAIN, MR. *(Parliamentary Secretary for Law & Parliamentary Affairs)*

ADJOURNMENT MOTIONS (Answers) regarding-

-ANXIETY AMONGST FARMERS DUE TO LATE STARTING OF CRUSHING SEASON 760

BY SUGAR MILLS OWNERS 877

672

-CONTINUOUS INCREASE IN INCIDENTS OF KIDNAPPING AND CAR SNATCHING IN LAHORE 765

670

-CORRUPTION IN REGISTRY BRANCH RAVI TOWN, REVENUE DEPARTMENT 980

-Day by day increase in prices of edibles due to connivance of staff of Food Authorities and other Government Institutions 991

	PAGE NO.
	672
-DEPRIVATION FROM REQUIRED FACILITIES OF SHEIKH ZAYED HOSPITAL DUE TO CUTTING HALF THE BUDGET THEREOF	978
-Disclosure of embezzlement in provision of computerized number plates by Excise & Taxation Department	883
-Disclosure of heavy loss to Government due to ineligible employees of Fodder Research Institute Sargodha	1122
-Failure of LDA in achievement of its targets	995
-Ignoring shifting of 267 dangerous factories by District Government Lahore	679
-Illegal possession over shops of Unit No.30 of Auqaf Department in Chak No.43 Sargodha by influential persons with connivance of the department	758
-Increase in deaths due to incidents of one wheeling due to negligence of concerned department in Lahore	989
-Increase in fatal diseases due to non disposal of waste by Health Department and hospital administration	763
-Increase in patients of Thalassemia due to non establishment of Bone Marrow Transplant Centre in Children Hospital Lahore	771
-Increase in problems of business community of Anarkali Lahore due to carelessness of Government	880
-Issuance of development budget of four big cities to City Government Lahore under Big City Package	759
-Looting by private educational institutions due to carelessness of Government Educational authorities	768
-Looting people by Eden Developers in the name of Eden Housing Scheme Ferozpur Road Lahore	983
-Murder of one Maria d/o Abdul Hameed resident of Mozang Lahore by her in-laws due to not bringing dowry	756
-Non-availability of new syllabus to students of 8th class due to stubbornness of Schools Education Department	989
-Possession over LDA City Housing Scheme by Estate Agents and capitalists and deprivation of middle class people of their rights	1123
-Problems faced by dealers and people due to shifting fruit & vegetable market from Lahore to Lakhodehr	997
-Problems faced by medical students of the Punjab due to continuous increase in seats for medical students of Azad Kashmir	891
-Problems faced by patients due to non-availability of medicines in dispensaries and basic health units of Lahore	671
-Problems faced by patients due to shortage of ventilators in Government Hospitals of Lahore due to carelessness of Health Department	769
-Problems faced by people due to increase in water bills	979

PAGE NO.

-Problems faced by people for burial of dead bodies in the area from Chauburji to Yateem Khana Lahore due to non-availability of space in graveyards 674
-Problems faced by students due to monopoly of Punjab Board of Technical Education Lahore
-Problems faced by students due to non coordination between Punjab Education Department and District Education Offices
-Restart of construction of sealed plaza at Mall Road Lahore without permission of Chief Secretary
-Suspect about wastage of funds granted to District Councils for public awareness about Consumer Courts

NIGHAT SHEIKH, MS.

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Anxiety amongst BS students of Murray College Sialkot due to tussle between Punjab Higher Education Department and Registrar University of Gujrat
-Increase in patients of Thalassemia due to non establishment of Bone Marrow Transplant Centre in Children Hospital Lahore 681
679
-PROBLEMS FACED BY STUDENTS DUE TO MONOPOLY OF PUNJAB BOARD OF TECHNICAL EDUCATION LAHORE 671

DISCUSSION 1040

-PRE-BUDGET DISCUSSION FOR THE YEAR 2014-15 851

questions REGARDING-

-Details about handing over Government Schools to NGOs in Lahore *(Question No. 1501*)* 639
-Details about peacocks and pheasants died in Zoo Safari Park and Lahore Zoo *(Question No. 2569*)* 735
-Head office of Punjab Agriculture Research Board and other details *(Question No. 2282*)* 945
-Land vacated from possession of land mafia in district Lahore and other details *(Question No. 2876*)* 851
-Number of private schools in PP-145, Lahore and other details *(Question No. 1496*)* 737
-Number of tractor factories in the province and other details *(Question No.2393*)*

NISHAT AHMED KHAN DAHA, MR.

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-

-The Punjab Reproductive Maternal Neo-Natal and Child Health Authority Bill, 2014 (Bill No.12 of 2014)

PAGE NO.

861

NOTIFICATION of-
-Prorogation of 7th session of 16th Assembly of the Punjab commenced on 7th March, 2014

1223

O

OATH OF OFFICE by-
-Muhammad Khan, Mr. (PP-81)

799

P

PARLIAMENTARY SECERETARY FOR INFORMATION & CULTURE
-See under Muhammad Arshad, Rana
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS
-See under Nazar Hussain, Mr.
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR MANAGEMENT & PROFESSIONAL DEVELOPMENT
-See under Haider Mehdi, Nawabzada
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR PLANNING & DEVELOPMENT
-See under Ahmad Karim Qaswar Langrial, Malik
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR REVENUE & COLONIES
-See under Zahid Akram, Choudhary
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR S & GAD
-See under Ali Asghar Manda, Ch.
PLANNING & DEVELOPMENT DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Approval of development projects of PP-152, Lahore and other details *(Question No. 672*)* 1082
-Details about allocation of budget for projects in the province and utilization thereof *(Question No. 664*)* 1106
-Details about projects for development of education in Cholistan, 1105

	PAGE NO.
Bahawalpur *(Question No. 132*)*	
-Details about projects of schools and higher education in Jhang *(Question No. 1773*)*	1119
-Details about sanction of development projects of Local Government of PP-152, Lahore *(Question No. 673*)*	1085
-Details about sanction of education projects for PP-181, Kasur *(Question No. 683*)*	1113
-Details about sanction of health projects for PP-181, Kasur *(Question No. 682*)*	1112
-Details about sanction of health projects for PP-144, Lahore *(Question No. 2251*)*	1121
-Details about sanction of health projects for PP-194, Multan *(Question No. 676*)*	1108
-Details about sanction of projects of local government and irrigation for PP-180, Kasur *(Question No. 679*)*	1109
-Details about sanction of projects of local government for PP-8, Rawalpindi *(Question No. 726*)*	1116
-Details about sanction of projects of local government PP-194, Multan *(Question No. 675*)*	1107
-Details about sanction of schemes of housing and livestock in PP-180, Kasur *(Question No. 680*)*	1111
-Matter about starting water supply in Cholistan, Bahawalpur *(Question No. 781*)*	1118
-Number of employees of IT Department in district Jhelum and other details *(Question No. 1165*)*	1089
-Offices of IT Department in district Gujranwala and other details *(Question No. 2033*)*	1099
-Projects of schools and higher education of Bahawalpur and other details *(Question No. 1772*)*	1093
-Sanction of education projects for PP-231, Pakpattan and other details *(Question No. 728*)*	1117
-Sanction of health projects for district Jhang and other details *(Question No. 1774*)*	1119
-Sanction of higher education projects for Lahore and other details *(Question No. 2253*)*	1121
-Sanction of housing schemes for PP-195, Multan and other details *(Question No. 686*)*	1114
-Sanction of local government projects for PP-45, Mianwali and other details *(Question No. 1786*)*	1120
-Sanction of projects of health and education for PP-8, Rawalpindi *(Question No. 725*)*	1115
-Sanction of projects of local government for PP-195, Multan and other details *(Question No. 687*)*	1114
-Sanction of schemes for local government Chakwal and other details *(Question No. 1049*)*	1088

PAGE NO.

-Sanction of water supply & sewerage for Gujranwala and other details *(Question No. 2252*)* 1103
-Sanction of water supply & sewerage for Lahore and other details *(Question No. 2034*)* 1102
-Sanction of water supply & sewerage projects of Chakwal and other details *(Question No. 1048*)* 1087
-Sanction of water supply & sewerage projects for PP-45, Mianwali and other details *(Question No. 1785*)* 1094
-Water supply and sewerage projects of Bahawalpur and other details *(Question No. 1771*)* 1092

points of order REGARDING- 695, 785

-DAY BY DAY INCREASE IN HEINOUS CRIMES IN THE PROVINCE 606

-DEMAND FOR INCLUDING MPAS OF THE OPPOSITION IN THE COMMITTEE ON MAKING SOUTHERN PUNJAB A SEPARATE PROVINCE 686

-DEMAND FOR PRESENTATION OF INQUIRY REPORT OF RAPE OF A GIRL OF MUZAFFARGARH 776, 800

-DEMAND FOR PROVISION OF SECURITY TO SIKH COMMUNITY IN KPK 969

-PROVISION OF CORRECT ANSWER TO QUESTION NO.524 LAID IN THE HOUSE ON 12TH MARCH, 2014 667

-VICTIMIZATION OF MOTOR VEHICLES OWNERS BY EXCISE AND TAXATION DEPARTMENT

PRIVILEGE MOTIONS regarding-

-ABUSING TO MPA BY EDO HEALTH TOBA TEK SINGH 660, 775
-Insulting blames upon MPA by Dr. Safdar Mehmood Columnist 870
-Refusal by DFO Bhakkar to attend the telephone of MPA 870

PAGE NO.

Prorogation-

-NOTIFICATION OF PROROGATION OF 7TH SESSION OF 16TH ASSEMBLY OF THE PUNJAB COMMENCED ON 7TH MARCH, 2014 1223

Q

QAISAR ABBAS KHAN MAGASSI, SARDAR

questions REGARDING-

-Details about illegal possession over land of Revenue Department in district Layyah *(Question No. 1637*)* 962

-Details about vacation of state land from land mafia in district Layyah *(Question No. 1636*)* 961

-Missing facilities in schools of tehsil Chobara district Layyah and other details *(Question No. 1642*)* 855

PAGE NO.

questions REGARDING-

AGRICULTURE DEPARTMENT-

-Abolishment of Agricultural Market Committees of Lahore facing deficit and other details *(Question No. 2897*)* 725
-Action taken against market committees facing deficit in the province and other details *(Question No. 2815*)* 741
-Appointment of Director Marketing Agriculture Lahore and other details *(Question No. 2826*)* 720
-Details about agricultural machniery and equipment of Agriculture Department *(Question No. 2453*)* 738
-Details about Agricultural Market Committees in the Punjab facing deficit *(Question No. 1807*)* 733
-Details about Chairman of Punjab Seed Corporation *(Question No. 2454*)* 740
-Details about completion of Greater Thal Canal Project in district Khushab *(Question No. 2638*)* 716
-Details about establishment of Fodder Market in Pakpattan Sharif *(Question No. 2125*)* 698
-Details about making waterlogged and damped land cultivatable in the province *(Question No. 1171*)* 705
-Details about pavement of water courses in district Kasur *(Question No. 2823*)* 723
-Details about steps taken for control over Citrus Scab Fungus for protection of fruits *(Question No. 3134*)* 727
-Details about steps taken for development of agriculture in district Kasur *(Question No. 1839*)* 734
-Details about water courses made for irrigating arid area of district Pakpattan *(Question No. 2200*)* 700
-Details of illegal vegetable market in district Kasur *(Question No. 1804*)* 708
-Details of offices constructed for Agriculture Officers in the province *(Question No. 2331*)* 711
-Details of reinstatement of 46 Supervisors of Agriculture Department *(Question No. 2083*)* 702

-Head office of Punjab Agriculture Research Board and other details *(Question No. 2282*)* 735
-Number of government and private shops in vegetable market Badami Bagh Lahore and other details *(Question No. 3170*)* 744
-Number of market committees in Gujranwala and other details *(Question No. 2862*)* 743
-Number of tractor factories in the province and other details *(Question No.2393*)* 737

729

	PAGE NO.
-Offices of Agriculture Department in district Rawalpindi and other details *(Question No. 819*)*	732
-Paved water courses in PP-73, district Chiniot and other details *(Question No. 1731*)*	731
-Provision of bulldozers for levelling agricultural land in district Chiniot and other details *(Question No. 1730*)*	730
-Steps taken for development of agriculture in district Rawalpindi during last five years *(Question No. 820*)*	610
FORESTRY, WILDLIFE & FISHERIES DEPARTMENT-	650
-Area of forests in district Jhelum and other details *(Question No. 1226*)*	
-Area of Lahore Zoo and other details *(Question No. 1271*)*	656
-Details about cases of wood theft and plantation in district Lahore *(Question No. 3264*)*	653
-Details about completion of Wildlife Park district Okara *(Question No. 3195*)*	654
-Details about illegal possession over land of Forestry Department district Sargodha *(Question No. 3229*)*	634
-Details about legislation about declaring the act of confinment of birds into cages as a crime *(Question No. 2449*)*	639
-Details about peacocks and pheasants died in Zoo Safari Park and Lahore Zoo *(Question No. 2569*)*	651
-Details about plantation at road banks in tehsil Daska *(Question No. 1902*)*	650
-Details about plantation campaign in PP-130, Daska *(Question No. 1901*)*	635
-Details about theft of 75 thousand trees in Multan Circle *(Question No. 2471*)*	654
-Forests in the province and other details *(Question No. 3263*)*	621
-Incidents of wood theft in district Kasur and other details *(Question No. 2357*)*	624
-Incidents of wood theft in district Rawalpindi and other details *(Question No. 2362*)*	617
-Incidents of wood theft in district Sargodha and other details *(Question No. 2356*)*	642
-Land of Forest Department in district Gujranwala and other details *(Question No. 2863*)*	651
-Land of Forestry Department in district Gujrat and other details *(Question No. 3162*)*	629
-Number of accused persons arrested in cases of wood theft in Rawalpindi and other details *(Question No. 2378*)*	608
-Number of employees of Fishries Department in district Vehari and other details *(Question No. 741*)*	614
-Number of employees of Forestry, Wildlife and Fishries Department in district Faisalabad and other details *(Question No. 1828*)*	646
-Number of forests in the province and other details *(Question*	

	PAGE NO.
No. 2975)*	
PLANNING & DEVELOPMENT DEPARTMENT-	1082
-Approval of development projects of PP-152, Lahore and other details *(Question No. 672*)*	1106
-Details about allocation of budget for projects in the province and utilization thereof *(Question No. 664*)*	1105
-Details about projects for development of education in Cholistan, Bahawalpur *(Question No. 132*)*	1119
-Details about projects of schools and higher education in Jhang *(Question No. 1773*)*	1085
-Details about sanction of development projects of Local Government of PP-152, Lahore *(Question No. 673*)*	1113
-Details about sanction of education projects for PP-181, Kasur *(Question No. 683*)*	1112
-Details about sanction of health projects for PP-181, Kasur *(Question No. 682*)*	1121
-Details about sanction of health projects for PP-144, Lahore *(Question No. 2251*)*	1108
-Details about sanction of health projects for PP-194, Multan *(Question No. 676*)*	1109
-Details about sanction of projects of local government and irrigation for PP-180, Kasur *(Question No. 679*)*	1116
-Details about sanction of projects of local government for PP-8, Rawalpindi *(Question No. 726*)*	1107
-Details about sanction of projects of local government PP-194, Multan *(Question No. 675*)*	1111
-Details about sanction of schemes of housing and livestock in PP-180, Kasur *(Question No. 680*)*	1118
-Matter about starting water supply in Cholistan, Bahawalpur *(Question No. 781*)*	1089
-Number of employees of IT Department in district Jhelum and other details *(Question No. 1165*)*	1099
-Offices of IT Department in district Gujranwala and other details *(Question No. 2033*)*	1093
-Projects of schools and higher education of Bahawalpur and other details *(Question No. 1772*)*	1117
-Sanction of education projects for PP-231, Pakpattan and other details *(Question No. 728*)*	1119
-Sanction of health projects for district Jhang and other details *(Question No. 1774*)*	1121
-Sanction of higher education projects for Lahore and other details *(Question No. 2253*)*	1114
-Sanction of housing schemes for PP-195, Multan and other details *(Question No. 686*)*	1120

	PAGE NO.
-Sanction of local government projects for PP-45, Mianwali and other details *(Question No. 1786*)*	1115
-Sanction of projects of health and education for PP-8, Rawalpindi *(Question No. 725*)*	1114
-Sanction of projects of local government for PP-195, Multan and other details *(Question No. 687*)*	1088
-Sanction of schemes for local government Chakwal and other details *(Question No. 1049*)*	1103
-Sanction of water supply & sewerage for Gujranwala and other details *(Question No. 2252*)*	1102
-Sanction of water supply & sewerage for Lahore and other details *(Question No. 2034*)*	1087
-Sanction of water supply & sewerage projects of Chakwal and other details *(Question No. 1048*)*	1094
-Sanction of water supply & sewerage projects for PP-45, Mianwali and other details *(Question No. 1785*)*	1092
-Water supply and sewerage projects of Bahawalpur and other details *(Question No. 1771*)*	
REVENUE & COLONIES DEPARTMENT-	928
-Area of "Ghorri Paal" Scheme in the province and other details *(Question No. 832*)*	964
-Areas victimized by flood in district Faisalabad and other details *(Question No. 2924*)*	
-Details about allotment of agricultural land to military officers in Bahawalpur, Bahawalnagar and Rahim Yar Khan *(Question No. 698*)*	960 963
-Details about allotment of land to landless and small farmers in district Rahim Yar Khan *(Question No. 2705*)*	937
-Details about computerization of land record in the province *(Question No. 1652*)*	959
-Details about embezzlements in heads of registries and stamp papers in towns of Lahore *(Question No. 348*)*	962
-Details about illegal possession over land of Revenue Department in district Layyah *(Question No. 1637*)*	930
-Details about possession over state land in Lahore *(Question No. 1056*)*	953
-Details about stoppage of consolidation of land in the province *(Question No. 3149*)*	923
-Details about Tamandari System in the province *(Question No. 64*)*	924
-Details about vacating state land from possession mafia in district Sheikhupura *(Question No. 329*)*	961
-Details about vacation of state land from land mafia in district Layyah *(Question No. 1636*)*	918
-Difference between measurement of one marla land in Lahore	

PAGE NO.

and other cities of the province *(Question No. 24*)* 957
-Establishment of Cholistan Development Authority and other details *(Question No. 134*)* 962
-Land of Revenue Department in district Narowal and other details *(Question No. 2240*)* 922
-Land of Revenue Department in district Pakpattan and other details *(Question No. 46*)* 945
-Land vacated from possession of land mafia in district Lahore and other details *(Question No. 2876*)* 941
-Number of offices of Revenue Department in district Gujranwala and other details *(Question No. 2864*)* 934
-Number of Tehsildars and Naib Tehsildars in Faisalabad and other details *(Question No. 1567*)* 948
-Number of Tehsildars and Naib Tehsildars in the province and other details *(Question No. 2912*)* 939
-Number of villages victimized by flood in district Pakpattan *(Question No. 2128*)* 927
-Sale of forged stamp papers in district Sheikhupura and other details *(Question No. 330*)* 931
-State Land in district Faisalabad and other details *(Question No. 1566*)* 966
-State land in district Toba Tek Singh and other details *(Question No. 3105*)*

SCHOOLS EDUCATION DEPARTMENT- 805

-Area of Government M.U Muslim High School 97 R.B Johal, Faisalabad and other details *(Question No. 516*)* 841
-Details about condition of school buildings of district Jhelum *(Question No. 1087*)* 846
-Details about construction of hall in Government Boys High School Raiwind Lahore *(Question No. 1375*)* 845
-Details about construction of two more rooms in Faiz ul Islam High School No.2, Rawalpindi *(Question No. 1374*)* 849
-Details about employees of Schools Education Department working in Civil Secretariat Lahore since long *(Question No. 1464*)* 844
-Details about establishment of I.T Laboratories in middle schools of the province *(Question No. 1284*)* 834
-Details about expenditures incurred upon repair and construction of schools in Lahore *(Question No. 867*)* 842
-Details about formation of rules and procedure for private educational institutions of the province *(Question No. 1283*)* 851
-Details about handing over Government Schools to NGOs in Lahore *(Question No. 1501*)* 852
-Details about missing facilities in schools of district Okara *(Question No. 1541*)* 823
-Details about problems of Government Girls Primary School Maliar district Jhelum *(Question No. 654*)* 838
-Details about problems of Government Girls High School Kalar

PAGE NO.

Syedan, district Rawalpindi *(Question No. 1062*)* 837
-Details about problems of Government High School (Boys) Faisalabad *(Question No. 1018*)* 856
-Details about provision of educational facilities upto matric level in the province according to the Constitution *(Question No. 1694*)* 850
-Details about teachers posted in Schools Education Department Civil Secretariat Lahore *(Question No. 1469*)* 810
-Details about upgradation of schools in district Rawalpindi *(Question No. 621*)* 847
-Details about upgraded schools in PP-181, Kasur *(Question No. 1451*)* 842
-Dilapidation of building of Government Girls Middle School Mandiala Warraich district Gujranwala and other details *(Question No. 1130*)* 827
-Funds provided for construction of school building in PP-69, Faisalabad *(Question No. 691*)* 855
-Missing facilities in schools of tehsil Chobara district Layyah and other details *(Question No. 1642*)* 848
-Number of employees working on deputation in Punjab Civil Secretariat Lahore and other details *(Question No. 1462*)* 858
-Number of Imam Masjid in Primary Schools of Muzaffargarh and other details *(Question No. 1746*)* 851
-Number of private schools in PP-145, Lahore and other details *(Question No. 1496*)* 854
-Number of schools and vacant posts of teachers in schools of 846
district Okara *(Question No. 1560*)*
-Number of schools in Daska, Sialkot and other details *(Question No. 1440*)* 857
-Number of schools in district Muzaffargarh and other details *(Question No. 1745*)* 840
-Number of students in Government High School 5/82-L Katorwala district Sahiwal and other details *(Question No. 1079*)*
-Number of teachers and class IV emplyees of Government Girls 839
High School 69/R.B Jarranwala, Faisalabad and other details *(Question No. 1064*)* 859
-Number of teachers in Government Girls High School Moza Noon district Sheikhupura *(Question No. 1787*)* 802
-Performance of Monitoring Cell of Education Department in Lahore *(Question No. 403*)* 816
-Registration of Leads School System Lahore and other details *(Question No. 649*)* 844
-Shortage of teachers in Government Primary School Poran district Okara *(Question No. 1347*)* 853
-Shortage of teachers in schools of district Okara and other details *(Question No. 1542*)*

QUORUM-

INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SESSIONS HELD ON-

PAGE NO.

-17th March, 2014 689
-19th March, 2014 892

R

RAHEELA ANWAR, MRS.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
672
-CORRUPTION IN REGISTRY BRANCH RAVI TOWN, REVENUE DEPARTMENT 1225
DISCUSSION
610
-PRE-BUDGET DISCUSSION FOR THE YEAR 2014-15
841
questions REGARDING-
705
-Area of forests in district Jhelum and other details *(Question No. 1226*)*
-Details about condition of school buildings of district Jhelum *(Question No. 1087*)* 1089
-Details about making waterlogged and damped land cultivatable in the province *(Question No. 1171*)*
-Number of employees of IT Department in district Jhelum and other details *(Question No. 1165*)*

RAHEELA KHADIM HUSSAIN, MRS.
questionS REGARDING- 650
-Area of Lahore Zoo and other details *(Question No. 1271*)*
823
-Details about problems of Government Girls Primary School Maliar district Jhelum *(Question No. 654*)*
1121
-Details about sanction of health projects for PP-144, Lahore *(Question No. 2251*)*
734
-Details about steps taken for development of agriculture in district Kasur *(Question No. 1839*)*
802
-Performance of Monitoring Cell of Education Department in Lahore *(Question No. 403*)*
1121
-Sanction of higher education projects for Lahore and other details *(Question No. 2253*)*

RAMESH SINGH ARORA, MR.
-Leave of absence 748
DISCUSSION
1048
-PRE-BUDGET DISCUSSION FOR THE YEAR 2014-15
776
point of order REGARDING-

PAGE NO.

-DEMAND FOR PROVISION OF SECURITY TO SIKH COMMUNITY IN KPK

RASHIDA YAQOOB, MS.

DISCUSSION

-Pre-Budget discussion for the year 2014-15 1198

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -

-17th March, 2014 604
-18th March, 2014 693
-19th March, 2014 797
-20th March, 2014 916
-21st March, 2014 1080

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-

-Privilege Motion No.10 of 2013 968
-The Punjab Reproductive Maternal Neo-Natal and Child Health Authority Bill, 2014 (Bill No.12 of 2014) 861

Resolutions REGARDING-

-Demand for better arrangements of security at public places 784
-Demand for issuance of Blue Passports to MPAs like MNAs 785
-Demand for legislation with reference to torture to students by teachers 783
-Demand for publication of NOCs from the authorities with advertisements of private housing schemes for safety of the people 778
-Making the training of Basic Life Support and Fire Safety Compulsory for students of Government Educational institutions 782

REVENUE & COLONIES DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Area of "Ghorri Paal" Scheme in the province and other details *(Question No. 832*)* 928
-Areas victimized by flood in district Faisalabad and other details *(Question No. 2924*)* 964
-Details about allotment of agricultural land to military officers in Bahawalpur, Bahawalnagar and Rahim Yar Khan *(Question No. 698*)* 960
-Details about allotment of land to landless and small farmers in district Rahim Yar Khan *(Question No. 2705*)* 963

937

PAGE NO.

-Details about computerization of land record in the province *(Question No. 1652*)* 959
-Details about embezzlements in heads of registries and stamp papers in towns of Lahore *(Question No. 348*)* 962
-Details about illegal possession over land of Revenue Department in district Layyah *(Question No. 1637*)* 930
-Details about possession over state land in Lahore *(Question No. 1056*)* 953
-Details about stoppage of consolidation of land in the province *(Question No. 3149*)* 923
-Details about Tamandari System in the province *(Question No. 64*)* 924
-Details about vacating state land from possession mafia in district Sheikhupura *(Question No. 329*)* 961
-Details about vacation of state land from land mafia in district Layyah *(Question No. 1636*)* 918
-Difference between measurement of one marla land in Lahore and other cities of the province *(Question No. 24*)* 957
-Establishment of Cholistan Development Authority and other details *(Question No. 134*)* 962
-Land of Revenue Department in district Narowal and other details *(Question No. 2240*)* 922
-Land of Revenue Department in district Pakpattan and other details *(Question No. 46*)* 945
-Land vacated from possession of land mafia in district Lahore and other details *(Question No. 2876*)* 941
-Number of offices of Revenue Department in district Gujranwala and other details *(Question No. 2864*)* 934
-Number of Tehsildars and Naib Tehsildars in Faisalabad and other details *(Question No. 1567*)* 948
-Number of Tehsildars and Naib Tehsildars in the province and other details *(Question No. 2912*)* 939
-Number of villages victimized by flood in district Pakpattan *(Question No. 2128*)* 927
-Sale of forged stamp papers in district Sheikhupura and other details *(Question No. 330*)* 931
-State Land in district Faisalabad and other details *(Question No. 1566*)* 966
-State land in district Toba Tek Singh and other details *(Question No. 3105*)*

	PAGE NO.
ruling of the chair REGARDING-	
-Whether the replies to the Adjournment Motions should be given by any minister instead of concerned minister or Law Minister	862

S

SAADIA SOHAIL RANA, MRS.	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	672
-CORRUPTION IN REGISTRY BRANCH RAVI TOWN, REVENUE DEPARTMENT	1061
DISCUSSION	
-PRE-BUDGET DISCUSSION FOR THE YEAR 2014-15	646
question REGARDING-	
-Number of forests in the province and other details *(Question No. 2975*)*	
SANA ULLAH KHAN, RANA *(Minister for Local Government & Community Development Additional Charge of Law & Parliamentary Affairs)*	
BILL *(Discussed)*-	
-The Punjab Reproductive, Maternal, Neo-natal and Child Health **AUTHORITY BILL, 2014**	999
Call attention Notices (ANSWERS) REGARDING-	972
-ARREST OF ACCUSED PERSON OF SEXUAL ASSAULT IN DISTRICT NANKANA SAHIB AND OTHER DETAILS	664 661 973
-DETAILS ABOUT KIDNAP FOR RANSOM AND RAPE OF 20 WOMEN IN DERA GHAZI KHAN	998 786
-DETAILS ABOUT ROBBERY IN HOUSE OF A LADY DOCTOR IN GUJRANWALA	686
-Robbery in sugar mill in Kot Radha Kishan Kasur and other details	660, 775
MOTION regarding-	872
-SUSPENSION OF RULES FOR PRESENTATION OF A	778

PAGE NO.

RESOLUTION

points of order (ANSWERS) REGARDING-

-Day by day increase in heinous crimes in the Punjab

-DEMAND FOR PRESENTATION OF INQUIRY REPORT OF RAPE OF A GIRL OF MUZAFFARGARH

PRIVILEGE MOTIONS (Answers) regarding-

-Abusing to MPA by EDO Health Toba Tek Singh

-Insulting blames upon MPA by Dr. Safdar Mehmood Columnist

Resolution REGARDING-

-Demand for publication of NOCs from the authorities with advertisements of private housing scheme for safety of the people

SCHOOLS EDUCATION DEPARTMENT-

questionS REGARDING-

-Area of Government M.U Muslim High School 97 R.B Johal, Faisalabad and other details *(Question No. 516*)* 805

-Details about condition of school buildings of district Jhelum *(Question No. 1087*)* 841

-Details about construction of hall in Government Boys High School Raiwind Lahore *(Question No. 1375*)* 846

-Details about construction of two more rooms in Faiz ul Islam High School No.2, Rawalpindi *(Question No. 1374*)* 845

-Details about employees of Schools Education Department working in Civil Secretariat Lahore since long *(Question No. 1464*)* 849

-Details about establishment of I.T Laboratories in middle schools of the province *(Question No. 1284*)* 844

-Details about expenditures incurred upon repair and construction of schools in Lahore *(Question No. 867*)* 834

-Details about formation of rules and procedure for private educational institutions of the province *(Question No. 1283*)* 842

-Details about handing over Government Schools to NGOs in Lahore *(Question No. 1501*)* 851

-Details about missing facilities in schools of district Okara *(Question No. 1541*)* 852

-Details about problems of Government Girls Primary School Maliar district Jhelum *(Question No. 654*)* 823

-Details about problems of Government Girls High School Kalar Syedan, district Rawalpindi *(Question No. 1062*)* 838

-Details about problems of Government High School (Boys) Faisalabad 837

	PAGE NO.
(Question No. 1018)*	856
-Details about provision of educational facilities upto matric level in the province according to the Constitution *(Question No. 1694*)*	850
-Details about teachers posted in Schools Education Department Civil Secretariat Lahore *(Question No. 1469*)*	810
-Details about upgradation of schools in district Rawalpindi *(Question No. 621*)*	847
-Details about upgraded schools in PP-181, Kasur *(Question No. 1451*)*	842
-Dilapidation of building of Government Girls Middle School Mandiala Warraich district Gujranwala and other details *(Question No. 1130*)*	827
-Funds provided for construction of school building in PP-69, Faisalabad *(Question No. 691*)*	855
-Missing facilities in schools of tehsil Chobara district Layyah and other details *(Question No. 1642*)*	848
-Number of employees working on deputation in Punjab Civil Secretariat Lahore and other details *(Question No. 1462*)*	858
-Number of Imam Masjid in Primary Schools of Muzaffargarh and other details *(Question No. 1746*)*	851
-Number of private schools in PP-145, Lahore and other details *(Question No. 1496*)*	854
-Number of schools and vacant posts of teachers in schools of district Okara *(Question No. 1560*)*	846
-Number of schools in Daska, Sialkot and other details *(Question No. 1440*)*	857
-Number of schools in district Muzaffargarh and other details *(Question No. 1745*)*	840
-Number of students in Government High School 5/82-L Katorwala district Sahiwal and other details *(Question No. 1079*)*	
-Number of teachers and class IV emplyees of Government Girls	839
High School 69/R.B Jarranwala, Faisalabad and other details *(Question No. 1064*)*	859
-Number of teachers in Government Girls High School Moza Noon district Sheikhupura *(Question No. 1787*)*	802
-Performance of Monitoring Cell of Education Department in Lahore *(Question No. 403*)*	816
-Registration of Leads School System Lahore and other details *(Question No. 649*)*	844
-Shortage of teachers in Government Primary School Poran district Okara *(Question No. 1347*)*	853
-Shortage of teachers in schools of district Okara and other details	

(QUESTION NO. 1542*)

SHAHABUDDIN KHAN, SARDAR

PAGE NO.

questionS REGARDING- 716
-Details about completion of Greater Thal Canal Project in district Khushab *(Question No. 2638*)* 702
-Details of reinstatement of 46 Supervisors of Agriculture Department *(Question No. 2083*)* 953
-Details about stoppage of consolidation of land in the province *(Question No. 3149*)*

SHAHZAD MUNSHI, MR.
DISCUSSION
1193
-PRE-BUDGET DISCUSSION FOR THE YEAR 2014-15

SHAMEELA ASLAM, MRS.
DISCUSSION
-PRE-BUDGET DISCUSSION FOR THE YEAR 2014-15 908

question REGARDING-
-Number of employees of Fishries Department in district Vehari and other details *(Question No. 741*)* 608

Resolution REGARDING- 782
-Making the training of Basic Life Support and Fire Safety Compulsory for students of Government Educational institutions

SHER ALI GORCHANI, SARDAR (Acting Speaker)

ruling of the chair REGARDING-
-Whether the replies to the Adjournment Motions should be given by any minister instead of concerned minister or Law Minister
862

SHOUKAT ALI LALEKA, MR.
DISCUSSION
-Pre-Budget discussion for the year 2014-15 1201

SHUNILA RUTH, MS.
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Heavy loss to Government by officers of Irrigation Department in the name of work charge recruitments 1124
-Openly sale of meat of ill cattle in Tollinton Market Lahore 1125
-Worst condition of women convicted in jails of the Punjab 1126
DISCUSSION

PAGE NO.

-PRE-BUDGET DISCUSSION FOR THE YEAR 2014-15 1150

point of order REGARDING- 800

-DEMAND FOR PROVISION OF SECURITY TO SIKH COMMUNITY IN KPK **783**

Resolution REGARDING-

-Demand for legislation with reference to torture to students by teachers

SOBIA ANWAR SATTI, MRS.

question REGARDING-

-Details about upgradation of schools in district Rawalpindi *(Question No. 621*)* 810

SULTANA SHAHEEN, MRS.

-Leave of absence 749, 750

T

TAHIR, MIAN

questions REGARDING-

-Funds provided for construction of school building in PP-69, Faisalabad *(Question No. 691*)* 827

-Number of employees of Forestry, Wildlife and Fishries Department in district Faisalabad and other details *(Question No. 1828*)* 614

-Number of Tehsildars and Naib Tehsildars in Faisalabad and other details *(Question No. 1567*)* 934

-State Land in district Faisalabad and other details *(Question No. 1566*)* 931

TAHIR SHABBIR, RANA

-Leave of absence

750

TAIMOOR MASOOD, MALIK

questions REGARDING-

-Details about sanction of projects of local government for PP-8, Rawalpindi *(Question No. 726*)* 1116

-Sanction of projects of health and education for PP-8, Rawalpindi *(Question No. 725*)* 1115

TARIQ MEHMOOD, MIAN

PAGE NO.

question REGARDING-
-Land of Forestry Department in district Gujrat and other details 651
(Question No. 3162)*

V

VICKAS HASSAN MOKAL, SARDAR
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Non-availability of Audiologists in Hospitals of the Punjab 1127
DISCUSSION
1054
-PRE-BUDGET DISCUSSION FOR THE YEAR 2014-15

questions REGARDING- 725
-Abolishment of Agricultural Market Committees of Lahore facing deficit and other details *(Question No. 2897*)* 723
-Details about pavement of water courses in district Kasur *(Question No. 2823*)* 837
-Details about problems of Government High School (Boys) Faisalabad *(Question No. 1018*)* 1109
-Details about sanction of projects of local government and irrigation for PP-180, Kasur *(Question No. 679*)* 1111
-Details about sanction of schemes of housing and livestock in PP-180, Kasur *(Question No. 680*)* 621
-Incidents of wood theft in district Kasur and other details *(Question No. 2357*)* 848
-Number of employees working on deputation in Punjab Civil Secretariat Lahore and other details *(Question No. 1462*)*

W

WASEEM AKHTAR, DR SYED

questions REGARDING-
-Details about agricultural machniery and equipment of Agriculture Department *(Question No. 2453*)* 738

-Details about allotment of agricultural land to military officers in Bahawalpur, Bahawalnagar and Rahim Yar Khan *(Question No. 698*)* 960
-Details about Chairman of Punjab Seed Corporation *(Question No. 2454*)* 740
-Details about legislation about declaring the act of confinment 634

PAGE NO.

of birds into cages as a crime *(Question No. 2449*)* 1105
-Details about projects for development of education in Cholistan, Bahawalpur *(Question No. 132*)* 635
-Details about theft of 75 thousand trees in Multan Circle *(Question No. 2471*)* 957
-Establishment of Cholistan Development Authority and other details *(Question No. 134*)*

Z

ZAFAR IQBAL, MR.
DISCUSSION
-Pre-Budget discussion for the year 2014-15 **1224**

ZAHEER-UD-DIN KHAN ALIZAI, MR.

questionS REGARDING-
-Action taken against market committees facing deficit in the province and other details *(Question No. 2815*)* 741
-Details about sanction of health projects for PP-194, Multan *(Question No. 676*)* 1108
-Details about sanction of projects of local government PP-194, Multan *(Question No. 675*)* 1107

ZAHID AKRAM, CHOUDHARY *(Parliamentary Secretary for Revenue & Colonies)*

Answers to the questions REGARDING-
-Area of "Ghorri Paal" Scheme in the province and other details *(Question No. 832*)* 928
-Details about computerization of land record in the province *(Question No. 1652*)* 937
-Details about possession over state land in Lahore *(Question No. 1056*)* 930
-Details about stoppage of consolidation of land in the province *(Question No. 3149*)* 954
-Details about Tamandari System in the province *(Question No. 64*)* 923
-Details about vacating state land from possession mafia in district Sheikhupura *(Question No. 329*)* 924
-Difference between measurement of one marla land in Lahore and other cities of the province *(Question No. 24*)* 918
-Land of Revenue Department in district Pakpattan and other details *(Question No. 46*)* 922

	PAGE NO.
-Land vacated from possession of land mafia in district Lahore and other details *(Question No. 2876*)*	946
-Number of offices of Revenue Department in district Gujranwala and other details *(Question No. 2864*)*	942
-Number of Tehsildars and Naib Tehsildars in Faisalabad and other details *(Question No. 1567*)*	934
-Number of Tehsildars and Naib Tehsildars in the province and other details *(Question No. 2912*)*	948
-Number of villages victimized by flood in district Pakpattan *(Question No. 2128*)*	939
-Sale of forged stamp papers in district Sheikhupura and other details *(Question No. 330*)*	927
-State Land in district Faisalabad and other details *(Question No. 1566*)*	931
ZEB-UN-NISA AWAN, MRS.	
questionS REGARDING-	
-Area of "Ghorri Paal" Scheme in the province and other details *(Question No. 832*)*	928
-Details about possession over state land in Lahore *(Question No. 1056*)*	930
-Details about problems of Government Girls High School Kalar Syedan, district Rawalpindi *(Question No. 1062*)*	838
-Number of teachers and class IV emplyees of Government Girls High School 69/R.B Jarranwala, Faisalabad and other details *(Question No. 1064*)*	839
-Sanction of schemes for local government Chakwal and other details *(Question No. 1049*)*	1088
-Sanction of water supply & sewerage projects of Chakwal and other details *(Question No. 1048*)*	1087